دنیا داروں کیواسطے

ضروری ہدایت

5

مصنفہ و مؤلفہ

[illegible] ٹارام صاحب پنڈت دھاری مدرس اول مدرسہ کول
تحصیل کیتھل ضلع کرنال

سنہ ۱۸۹۰ء

میں

مطبع رفاہ عام کرنال میں باہتمام پنڈت کاشی رام مالک و منیجر
مطبع کے چھپی

خدا کی تعریف

کوئی کہنے نہیں سکتا ہے کہ خدا اور اوس کا ارادہ اور اوسکی قدرت کیسی ہے کیونکہ اسکا علم انتہائے نظر اور امکان بشر سے برتر ہے۔ جبکہ ہمکو اپنی ہی ہستی کا لبواجبی علم نہیں ہے تو پھر خدا کی ہستی پر بحث کرنا محض کج فہمی ہے۔ پس اس باب میں خاموشی سچائی ہے اور زبان کشائی و خامہ فرسائی کرنے سے اپنی جہالت و کذابی ثابت کرنا ہے کیونکہ جو شخص بے تھاہ سمندر کی گہری تھاہ یعنی گہرائی بیان کرتا ہے وہ جھوٹا ہے۔ بیت۔

پڑے بھٹکتے ہیں لاکھوں داناکروڑوں پنڈت ہزاروں سیانی
جو خوب دیکھا تو یار آخر خدا کی باتیں خدا ہی جانے

والدین کو ہدایت

جب بچہ ماں کے پیٹ میں ہو اوسکی ماں کو اچھا کھانا اور کپڑا دے اور ملول ہونے نہ دے اور بیہیالی کی حرکتوں سے باز رکھے۔ اولاد کا نام بہتر رکھے جیسے لبھو کرما محبوب عالم۔ ناقص نام نہ رکھے جیسے جھنڈو مل۔ کوڑامل۔ چوہڑیا۔ گھسیٹا و چھیتر مل یعنی ٹوٹا ہوا جوتا۔ ننھو چھجو۔ میر حتا وغیرہ کیونکہ اولاد کے نام سے بزرگوں کی لیاقت ظاہر ہوتی ہے اور ناقص نام سے لڑکے کو تمام عمر خجالت رہتی ہے اور اوسکی اولاد کو اپنے باپ کا نام بتانے سے

شرم آتی ہے

جب لڑکا لڑکی بولنے سیکھیں اونکو کہانے کا ادب سکہاوے کہ لباس و فرش آلودہ نکرے کیونکہ نفاست و کثافت طبع سے آدمیونکی طفولیت اور اون کے ہنگاموں کا شعور ظاہر ہوتا ہے اور لڑکپن کی عادت عمر بھر رہتی ہے۔ جیسے بہوک میں دنکی اولاد اونگلی چاٹنا نہیں بھولتی ۔

نکمانے کے اور میلے کچیلے کپڑے نہ پہناوے۔ اور رونے مچلنے کی عادت نہونے دے اور زیور و گوٹہ کناری کے کپڑے نہ پہناوے کہ ہر جگہ میں بہت لڑکے لڑکیاں اونکی سبب لالچیوں کے ہاتھ سے مارے جاتے ہیں اور نیز زیور کے پہننے سے زیور گھسنے کے نقصان کے سوائے ہاتھ پانو میلے رہتے ہیں اور نفع کچھ نہیں ہوتا۔ اگر والدین کی غرض زیور و گوٹہ کناری کے کپڑے پہنانے سے لوگوں کو اپنی دولتمندی جتانا مقصود ہے تو اوسکی آسان ترکیب یہ ہے کہ اپنی تمام نقدی و زیور و اسباب وغیرہ کی فہرست ایک کاغذ پر جلی قلم سے لکھکر اپنے لڑکے لڑکی کے انگہ یا کرتہ پر چسپاں کر دیویں دیکھو ہلدی لگی نہ پھٹکری رنگ چوکھا۔ بچے کو پانو پہنے نہ دے کہ پانو سخت ہو جاتے ہیں اور بیفائدہ ڈر جاتے ہیں بہوت۔ چڑیل۔ جن۔ پری۔ دیو مسان وغیرہ سے بچوں کو نہ ڈراویں کیونکہ بچپن کا خوف تمام عمر دل سے نہیں جاتا اور اون سے اون کی اولاد کو بطور میراث ملتا ہے اور ڈرپوک آدمی سے حیوان اچھا ہے۔ اطفال کے روبرو کوئی مرد و عورت بے شرم کلام و بدحرکت نکرے کیونکہ نیک نصیحت بڑوں کی تعلیم سے بہی کم اثر کرتی ہے اور بدعادت مثل بارود کے بھک سے اوڑتی ہے۔ جب نیک حرکت کرتے دیکھیں تب شاباش دیں اور جب وہ بدحرکت کرے تب اوس کو ملامت کریں تاکہ نیک تربیت پاوے۔ جو علم ساری عمر درکار ہے وہ سکہاوے اور اوسکے سیکھنے کا وقت بچپن ہے کہ بقول تمام نقش پذیر

جاتا ہے اور سکے برتن میں کوشش بے سود ہے اگر اسوقت تکمیل کو وہیں جاتا ہے تو
علم سے پایا نہیں لگتا۔ اور دولت واسباب وجود ایک سی ایک بہتر جوانی ویسی ہی بھی
ملسکتی ہے اور جود و دولت و حکومت کوئی کتنی ہی پیدا کر لیوے مگر محرومی علم کا افسوس
اوسکے دل سے تا زیست نہیں جاتا۔ چنانچہ اس پر ایک نظیر سناتا ہوں ۔
ایک روز مہاراجہ رنجیت سنگھ والئی پنجاب شالا مار باغ کی سیر کو گئے وزیر صاحب بھی ہمرکاب
تھے۔ باغ کی سیر کرتے کرتے پھولوں کی اوس کیاری پر آئے جسمیں داروغہ باغ نے سفید
پھول اس ترتیب سے لگوا رکھے تھے کہ جس سے شعر مندرجہ ذیل پڑھی جاتی تھی ۔ شعر

الہی بخت تو بیدار بادا || ترا دولت ہمیشہ یار بادا

ترجمہ۔ خدا کرے تیرا نصیب جاگتا رہے اور دولت تیری ہمیشہ مددگار رہے۔
اس شعر میں خطاب مہاراجہ رنجیت سنگھ کی طرف ہے۔ چونکہ مہاراجہ صاحب ناخواندہ تھے
اون پھولوں کو دیکھکر وزیر سے کہنے لگے کہ داروغہ باغ نے یہ پھول بہت خراب ترتیب سے
لگوائے ہیں۔ اوسوقت وزیر صاحب نے عرض کی کہ نہیں مہاراج داروغہ نے ان
پھولوں کے لگوانے میں کمال کیا ہے۔ مہاراجہ صاحب وزیر کا یہ کلام سنکر حیران ہوئے
اور پوچھنے لگے کہ ان پھولوں کے لگوانے میں کیا کمال ہے۔ وزیر صاحب نے اون
کے معنی و مطلب و نیز ترتیب وغیرہ کا مفصل حال مہاراجہ صاحب کے گوش گذار کیا مہاراجہ
صاحب بہت خوش ہوئے اور اوسیوقت طلائی کنگنوں کی جوڑی اور پانسو روپیہ نقد اوس
کو انعام دیا اور وزیر سے مخاطب ہوکر کہنے لگے کہ درحقیقت جو لطف ان پھولوں کی ترتیب
سے تمکو حاصل ہوا ہے وہ مجھے حاصل نہیں ہوا۔ افسوس کہ میرے باپ مہان سنگھ
نے مجھے علم نہ پڑھایا۔
بعض ناخواندہ وناسمجھ کام لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ مدرسہ میں پڑھنے سے لڑکی بچلن

وخراب ہو جاتے ہیں یہ اونکی محض غلط فہمی ہے کیونکہ جیسے مصری میں زہر کی تاثیر نہیں
ہے ویسے مدرسہ کی تعلیم کا نتیجہ بدچلنی نہیں ہے اصل میں لڑکے باوجود ہر روز مدرسہ میں تعلیم
پانے کے بدچلن ہو جاتے ہیں اوسکا اصلی سبب یہ ہے کہ اکثر طلباء معمولی تیوہاروں
وغیرہ کی تعطیلوں کے ایام میں یا ہر روز مدرسہ سے چھٹی پاتے ہی بدچلن لڑکوں مثل
قمارباز۔ تماشہ بین۔ بھنگی۔ چرسی۔ شرابی وغیرہ کی صحبت میں جا شریک ہوتے ہیں اور
جیسے ایک تولہ پیاز کے عرق کی بدبو صدہا تولہ عطر کی خوشبو پر غالب آتی ہے ویسے بہت
سی تحصیل علم کے نیک اثر کو تھوڑی سی بد صحبت کا اثر نیچے دبا لیتا ہے۔ پس والدین
کو لازم ہے کہ جب اونکے لڑکے مدرسہ سے چھٹی پائیں یا کسی تیوہار یا معمولی تعطیل یا
اتوار کے سبب مدرسہ میں نہ جاویں ایسے موقع میں اونکے حال وقال وصحبت وغیرہ کی
نگرانی رکھیں اور بد صحبت میں جانے وبیحیائی کرنے وبدکلام زبان پر لانے سے اونہیں روکیں
اور نیک صحبت کیطرف رجوعیت دلائیں اور جبکہ مدرسہ جاری ہو خود ایکدفعہ ہر روز مدرسہ میں
بھی جاکر دیکھہ آیا کریں کہ آیا اونکے لڑکے مدرسہ میں موجود ہیں یا نہیں کیونکہ بعض طلباء
کسی دن مدرسہ جانے کے بہانہ سے تمام دن اپنے بدچلن یار آشناؤں کی صحبت
میں شریک رہتے ہیں اور شام کو مدرسہ میں چھٹی ہوجانے کے ٹھیک وقت پر گھر چلے
آتے ہیں والدین سمجھتے ہیں کہ ہمارا لڑکا مدرسہ سے علم پڑھکر آیا ہے اور اوس نے
اوس روز جو علم پڑھا ہے سب جانتے ہی ہیں۔ زیادہ اتا پتا لینے کی کچھ ضرورت نہیں
ہے۔ پس وہ صاحبان جو یہ کہتے ہیں کہ مدرسہ میں پڑھنے سے لڑکے بدچلن وخراب
ہوجاتے ہیں وہ میری مرقومہ بالا تحریر کو غور سے پڑھیں یا کسی پڑھے ہوئے سے سنیں
اور بعد ازاں اپنے گریبان میں منہ ڈالکر دیکھیں کہ آیا مدرسہ میں پڑھنے والے لڑکوں
کی بدچلنی کا باعث وہ لوگ ہیں جو اپنے لڑکوں کے حال وقال وصحبت وغیرہ کی نگرانی

نہیں کرتے یا مدرسان کی صحبت و تعلیم ہے - افسوس ہے اوس طائف کی
سمجھ پر جو خود ناچ نچاتے اور انگن کو ٹھٹھ عا قرار دیوے -
والدین کو لازم ہے کہ اپنے بچوں کو گنجفہ - چوسر - پتنگ و کبوتر وغیرہ کے کھیل سے
روکیں اور بہار دانش اصل میں خار دانش - لیلے مجنوں - شیریں خسرو - گل بکاولی -
بدر منیر اور جو کتابیں مثل اون کے جھوٹ فریب سے بھری ہیں اور بدفعلی کے سکھلانے
والی ہیں اون کا درس نہیں کہ جب جوان ہونگے اور جہالت باقی رہیگی - اپنے شوق سے
آپ پڑھیں گے - جب کوئی حرکت نالائق لڑکے کی نظر آوے - چاہیے کہ آہستہ سے
تنہائی میں اوسے منع کرے - ہر وقت اور بہت آدمیوں کے روبرو اوس کو شرمندہ
نکرے اور مار پیٹ بھی نکرے کیونکہ جو پٹتا گھسٹا رہتا ہے وہ بے غیرتی کا عادی ہو جاتا ہے
کمینوں کے چھوکروں کے ہمراہ جو امیروں کے اطفال کھیلتے ہیں وہ کمینوں کی خو و عادت
کے عادی ہو جاتے ہیں اور جب مالک اپنی وراثت کے ہوتے ہیں اونہیں کو مصاحب
بناتے ہیں پس کمین لڑکوں کے ساتھ کھیلنے اور انکی صحبت میں بیٹھنے سے روکنا چاہیے
ہند کے اطفال اسی سبب سے نالائق ہوتے ہیں کہ خوردی میں اچھی صحبت خاص
راجوں و نوابوں کے لڑکوں کو بھی حاصل نہیں ہوتی عام کا تو کیا ذکر ہے -
لڑکا ہو یا لڑکی :- دلو دنیا کے انتظام کو ہیں اگر لڑکی کسی کے پیدا نہوتی تو اسکے
لڑکے کو جورو کہاں سے ملتی - وہ نہایت بیوقوف ہے جو لڑکی پیدا ہونے سے رنجیدہ
اور لڑکا پیدا ہونے سے خوش ہوتا ہے - عاقل کو چاہیے کہ جو پیدا ہو اوسکو خدا کی
امانت یا مہمان سمجھے اور تا بمقدور اوسکی عزت و آسائش کا سبب ہو مر جاوے تو
سمجھے کہ جسکی امانت تھی اوس نے لے لی یا مہمان اپنے گھر گیا اور اگر جیتا رہے تو
سمجھے کہ جبتک میں جیتا ہوں تب تک اوسکی خدمت مجھپر فرض ہے پس جو [illegible]

سے کرے وہی لڑکی سے کرے اور جو خلاف کرتا ہے وہ خداوند عالم کے ارادہ کی خلاف
کرتا ہے اور وہ حیوان سے بھی کم عقل ہے ۔ جب لڑکا ہوشیار ہو جاوے تب اوسکی
معاش کا کوئی سبب کردے کہ علیحدہ پیدا کر کے اپنی گزران کرے اور اپنی قوت بازو سے
پیدا کرنے کا عادی ہو جاوے ۔ اور باپ کے ترکہ کا امیدوار اور باپ کی دولت کا نازاں نہ ہو ۔
تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ جو باپ کے مال و مرتبہ پر غرور کر کے خرچ کرنیکو دلیر اور پیدا کرنے
کو سست ہوتے ہیں وہ چند روز شان و شوکت سے قطع کر ساری عمر ذلت و خواری و
بدنامی و بد معاشی سے کاٹتے ہیں اور جن عیبوں و خرابیوں سے نفرت رکھتے ہیں پھر
اونہیں کو سعی و کوشش سے نہیں پاتے ہیں ۔ جو شخص اپنی اولاد کو تعلیم و تربیت کر کے
انسان نہیں بناتا اوس کو چاہیئے کہ بندر کا بچہ پالے اور پیدا ہونیکی تمنا نکرے ۔
والدین کو واجب ہے کہ جیسی توجہ جلد شادی کرنے بچوں کی رکھتے ہیں ۔
ویسی تکسیب علم کی کریں اور جتنا خرچ اونکی شادی میں کرنا چاہتے ہیں اوسکا نصف
اونکی تعلیم کو کافی سمجھیں اور معلوم کریں کہ ہند کے بزرگوں کا قول ہے کہ [illegible] سے بڑی
عقل ہے کہ عقل سے نہیں آجاتی ہے اور علم کا حاصل ہونا بغیر ماں باپ کی کوشش
کے ناممکن ہے اور جورو کا ملجانا ماں باپ کے مرجانے کے بعد بھی ممکن ہے اور وجہ
یہ ہے کہ امیر و غریب کے ماں باپ اپنے بیٹے کی ایک شادی کرتے ہیں سو وہ بڑا ہو
جب ہوش سنبھالتا ہے ۔ متعدد جورو و کسبیاں مثل بھیڑ و بکریوں کے جمع کر لیتا ہے
ماں باپ اپنے بچوں کو پرورش کر جوان کر دیتے ہیں اور استاد اونکو وہ راہ سکھاتے
ہیں جس سے وہ دنیا میں خوش گزران رہتے ہیں ۔
ہند کے مردم اطفال کی تربیت کا خیال نہیں رکھتے اور اونکی شادی کے
مصارف سے مفلس یا قرضدار کرتے ہیں کہ لاچار لڑکو بدمعاشی کرنی پڑتی ہے مگر

اولاد کی تربیت ماں باپ کریں اور اونکی شادی کا انتظام اونکی رائے پر چھوڑ دیں
تو اونکی دنیا و عاقبت دونوں درست ہو جاویں اس دستور العمل سے جو آجکل مروج ہے
اولاد کی دنیا و عاقبت خراب ہوتی ہے - اور بزرگ چند دین جانتے ہیں اور جو جسکو
گھر بیٹھے موجود کرتے ہیں - وہ بھی مر جاتی ہے اگر علم دلویں - اولاد کی عین حیات ہمراہ
رہے - بعض اشخاص اونکو خواندہ جانتے ہیں - جو دو کتاب پڑھ اور قلم کان میں اوڑلیں [illegible]
و اختراپردازی کرتے پھرتے ہیں - حقیقت میں ایسے خواندہ اشخاص ناخواندوں سے بدتر
ہیں - میں خواندہ اونکو سمجھتا ہوں جو علم معقول مثل ریاضی - طبی - تہذیب اخلاق تدبیر
منزلی و سیاست مدنی سے واقف ہوں - افسوس کہ اولوکو دن میں اور زاغ کو بوقت
شب نظر نہیں آتا ؎

اولاد کے فرائض

جس طرح مادر و پدر نے اونکی طفولیت میں اونکو پرورش کیا اور علم و ہنر و ادب
سے مشرف کیا اور اونکی ما یحتاج کو اپنے اوپر جبر اوٹھا کے سرانجام کیا اوسیطرح
والدین کی پیری و ناتوانی کے وقت اوس سے زیادہ خدمت کریں اور اونکی تابعداری
کریں اور جو لوگ رشتہ و مرتبہ و عمر و عزت و تجربہ و علم و عمل میں بڑے ہوں وہ سب لائق
تعظیم و تکریم ہیں اور حاکم وقت کا سب سے بڑا حق یہ ہے کہ اونکی ناراضی سے عزت و
حکومت کو کھو سکتا ہے - پس چاہیے کہ ان لوگوں کے اونکے غضب سے شوخی و
گستاخی نکرے اور ہمیشہ ادب سے پیش آوے ؎

شرف انسانیت

جسطرح سے بسبب نطق کے انسان کو حیوانات پر فضیلت ہے اوسیطرح علم کے
سبب سے تمام آدمیوں پر علم والوں کو شرف ہے ورنہ نطفہ انسان و حیوان کا ایک

سفینہ نگ کا قافیہ پانی ہے۔ آدمی وہی ہے جو عالم ہے اور بادشاہ وہی ہے جو دین
و دنیا کی نعمتوں پر لات مارتا ہے اور کمین وہی ہیں جو دین فروشی کرتے ہیں۔ یہ بیان
مبالغہ سے نہیں ہے کیونکہ آدمی سے قوت میں شتر اور فربہی میں ہاتھی زیادہ ہے اور
تندی میں گرگ و شغال اس سے زیادہ ہیں اور مکاری میں لومڑی اور کھانے میں
بیل اور مباشرت میں خوک زیادہ ہے پس آدمی کو جو شرف حیوانات پر ہے وہ صرف
علم و عمل معقول سے ہے ؎

فوائد علم

علم تنہائی میں انیس۔ سفر میں جلیس۔ خلوت میں افسانہ گو۔ مصیبت میں شفیق
تونگری میں وزیر۔ نادانی میں پیر و مرشد۔ افلاس کی تاریکی دور کرنے کو چراغ۔ دوستوں
میں دوستی کے زیادہ کرنے والا۔ دشمنوں میں دشمنی کا معالج۔ ناواقفوں سے الفت
کا اسباب مہیا کرنیوالا۔ بدخواہوں کو ڈرانے والا۔ دوزخ سے بچانے والا۔ بہشت
کی حقیقت سمجھانے والا۔ محسوسات پر لات مارنیوالا۔ غرضیکہ انسان کے لئے ایک
ایسا لاانتہا و لازوال خزانہ و ذخیرہ ہے جس سے اوسکی ہر ایک مراد ہر ایک ضروری
و مطلوبہ شے حاصل ہوسکتی ہے ؎

طالب علم کے آداب

طالب علم کو چاہئے کہ پہلے خاموش رہکر سماعت کرے۔ پھر غور کرے پھر یاد کرے
پھر عمل کرے پھر اورونکو ہدایت کرے۔ جبتک طالب العلم ہر لفظ کے معنی و مدعا پر غور
و بحث نکرے اور دلیل و حجت نہ لاوے تب تک اوس کو کمال نہیں ہوتا۔ اپنی
کسی مذہبی پوتھی و کتاب کا پاٹھ یا تلاوت بغیر سمجھے معنی و مدعا کے نکرے کیونکہ معا
[illegible] نام پڑھنے سے معلوم نہیں ہوتا مگر کہاتے تھے۔ غیر مذہب کی کتب کو بھی دیکھ

ذہن میں جس طرح سے آوے معنی و مطلب سمجھاوے اور شاگرد کو مشکلات میں مبتلا نکرے اور مفسد مزاج کو
علم و ہنر نہ سکھاوے جس سے وہ شر و فساد کو آمادہ ہوں - اوستاد کو چاہیے کہ شاگردوں کو سزا و جزا
دینے میں بلا لحاظ امیر و غریب اپنے و بیگانہ کے انصاف کو مدنظر رکھے - جو اپنی جایداد منقولہ و غیر منقولہ کی عطا
میں بخل کرتا ہے وہ بخیل نہیں ہے کیونکہ وہ اوسکی زندگی کا سرمایہ ہے یا وارثوں کا حق ہے - جب وہ صرف
ہو جاوے اسکو دوسرے کا محتاج ہونا پڑے پس جسکو مشکل پیدا کیا ہے اوسکو بضرورت صرف کرے
مگر بخیل وہ عالم ہے جو طالبعلم سے دریغ کرتا ہے کیونکہ تعلیم سے اوسکے فضل و کمال میں کمی نہیں آتی
بلکہ کمال کو پہنچتا ہے اور ایک چراغ سے ہزار مشعل روشن ہوتی ہیں اور علم کا دان یعنے خیرات آب از دریا
بخشیدن کے معنے رکھتا ہے - بعض علماء کا گمان ہوتا ہے کہ جو دوسرا عالم ہو جائیگا وہ ہمارا ہمسر ہو جائیگا
اور ہماری دوکان کو بے رونق کریگا - یہ اونکی جہالت ہے کیونکہ تمام دنیا کا مدار ایک شخص پر نہیں رہتا
ہے اور ایک شخص کی عمر جاودان نہیں ہے - ذہین طالبعلم کند ذہن اولاد سے تعلیم کا زیادہ استحقاق
رکھتا ہے + جاہل کے جہل کا دور کرنا بڑا ثواب ہے مگر جاہل کو جہل مرکب میں پھنسانا گناہ عظیم ہے۔

جہل مرکب کے معنی ہیں ایک نادانی و دوم غلط گمانی - جہل مرکب کے مبتلا کی نظیر -

ایک شاگرد نے اپنے اوستاد سے پوچھا کہ اوستاد جی بندر کیسا ہوتا ہے - اوستاد نے ایک کتی
کو بندر بتا دیا - شاگرد نے اوستاد کے کہنے پر یقین کرلیا - اب اوسکو ہر چند کوئی سمجھاوے کہ یہ بندر نہیں
ہے کتا ہے - اوسکو کسی کے کہنے کا یقین نہ آویگا - اور اپنے اوستاد ہی کے قول پر اڑا رہیگا - جبتک
شاگرد نے بندر نہیں دیکھا تھا - جہل بسیط یعنے جہل مفرد میں مبتلا تھا اور اس جہل کا دور ہونا ممکن
تھا - جب اوستاد نے کتے کو بندر اوسکے ذہن نشین کردیا تب وہ جہل مرکب یعنے دو جہل میں مبتلا
ہو گیا - پس اس جہل کا دور ہونا محال ہے - افسوس کہ دنیا میں جہل بسیط کے گرفتار ونکی نسبت جہل
مرکب کے مبتلاؤں کی تعداد بہت ہی زیادہ ہے - جس عالم نے علم کے مطابق عمل نکیا - اوس نے مشق
بیجا میں وقت ضایع کیا کیونکہ علم واسطے عمل کے ہے - پس عالم بے عمل مثل اوس گدھے کی ہے

نہیں ہے ؎

(۳) جسکو علم و عقل و دولت و حکومت ہو وہ جو چاہے سو کرے اور جسکا دل صاف ہو وہ جسکو چاہے بس میں لاوے اور صاحب علم و ہنر وہ جہاں جاوے وہیں اسکا وطن ہے اور جو خوش خلق ہے اسکا کوئی دشمن نہیں ہے ؎

(۴) آزمائش ملازمیں وقت جنگ کے ۔ بھائیوں کی وقت مصیبت کے ۔ دوست کی وقت آفت کے اور جورو کی وقت مفلسی کے ہوتی ہے ؎

(۵) غم و افسوس کی جڑ اختلاط الفت ہے ؎

(۶) وہ باپ بیٹے کا دشمن ہے جسنے بہت قرض اپنے ذمہ کیا اور وہ ماں بیٹی کی دشمن ہے جو بدکار ہو اور جو عورت سخت مزاج ہو وہ شوہر کی دشمن ہے ۔ نالائق و بے علم بیٹا باپ کا دشمن ہے ؎

(۷) جس شخص نے بیٹا بیٹی کے موجود ہوتے دوسری شادی کی وہ اپنی پہلی بیوی سے بیٹا بیٹی کا دشمن ہوا ؎

(۸) جس شخص نے اپنی حین حیات ترکہ کو تقسیم نکیا وہ اپنی اولاد کی امنیت و آسائش کا دشمن ہوا ؎

(۹) جس شخص نے اپنے بیٹا بیٹی کو علم و ادب [illegible] سکھلایا اوس نے اونکو بدکار بنایا ؎

(۱۰) زمانہ کیسا ہی موافق ہو اسپر جو اعتبار کرے وہ نادان ہے ؎

(۱۱) نیکی کا بدلا نیک ہے ۔ بدی کا بدلا بد ۔ اگر ظاہر نپائیگا پوشیدہ پائیگا ؎

(۱۲) نیکنام کا مرنا اور زندہ رہنا نیک ہے اور بدنام کے زندہ رہنے سے مرنا نیک ہے ؎

(۱۳) عقلمند کو چاہیے کہ ہر کام کے شروع میں غور کرے اور جس کام کو میں کرنا چاہتا ہوں [illegible] وقت کی مصلحت کے موافق ہے یا نہیں ؎

(۱۴) جسکے ساتھ کوئی احسان کرو اگر ممنون برخلاف کرے تم برخلاف مت ہو کہ تمہارا احسان اور اسکی حق فراموشی تمکو نیک اور اوسکو بد بناوے ؎

(۱۵) جنہوں نے اچھی صحبت میں تربیت نہیں پائی اون سے نیک افعالی کی امید رکھنا نادانی ہے

(۱۶) [illegible] حرام و حلال کے کھانے سے پرہیز نکریگا اور لالچی جائیز و ناجائز پر ہاتھ ڈالیگا اور ذلیل رسوا و

[illegible] میں رہیگا اور لذت پینے والا گفتنی و ناگفتنی کہے گا ؛

(۱۷) [illegible] شہد کی مکھی پھول پر بیٹھکر بقدر ضرورت اوسمیں سے صرف رس لیکر اوڑجاتی ہے اور اوسکی

[illegible] رنگ و بو وغیرہ کو ذرا نقصان نہیں پہنچاتی ہے اوسیطرح دانا لوگ دنیا میں زندگی بسر کرتے ہیں ؛

(۱۸) جبتک گناہ اپنا پھل نہیں لاتا ہے تب تک بیوقوف اوسے شہد کی مانند میٹھا خیال کرتے ہیں

[illegible] وہ اپنے وقت پر پہنچکر پھل لانا شروع کرتا ہے تب وہ اذیت و دکھ سے بیزار ہوتے ہیں ؛

(۱۹) [illegible] کی شرط ہے کہ بیماری و قید و ہر قسم کی سزا سے و ہر قسم کی ذلت و بدنامی سے

[illegible] رکھے ؛

(۲۰) عقلمندی کی شرط ہے کہ ایکایک کر مثل ایک چنا دو دال سمجھنا ؛

(۲۱) لطافت کی شرط ہے کہ جسم و لباس و مکان و سامان وغیرہ ہر شے ایسا صاف رکھنا کہ دیکھنے

و سونگھنے سے مکروہ نظر نہ آوے ؛

(۲۲) زبان کی شرط ہے کہ جو کہے اوسکو وفا کرے ؛

(۲۳) مردانگی شرط ہے - جان و مال سے عزت کو شریف سمجھے ؛

(۲۴) خدا پرستی کی شرط ہے کہ بجز اوسکے دوسرے کو سر نہ جھکاوے ؛

(۲۵) زندگی کو بہتر نہ جان - جبتک تجھ سے کوئی بھلا کام نہو ؛

(۲۶) زندگی کا بھروسہ نکر کہ موت روز بروز نزدیک ہوتی جاتی ہے ؛

(۲۷) [illegible] سکو مت سنا کہ دنیا تھوڑے دنوں کو ہے اور جسکو سنتا ہے وہ بھی مثل تیرے ہے ؛

(۲۸) [illegible] وہ ہے کہ جسکو آخرت کا فکر نہیں اور دنیا کی لذات میں بند ہے ؛

(۲۹) [illegible] بھلاؤ کو اور دوستی کو رکھو کیونکہ سب ایک ہی خدا کے بنائے ہوئے ہیں ؛

(۵) س۔ دنیا سے باہر کون ہے؟ ج۔ جس کا دل پرمیشر سے لگا ہے

(۶) س۔ زندگی کس طرح بسر کرنی چاہیئے؟ ج۔ بدفعلی سے بچ کر

(۷) س۔ دکھی کون ہے؟ ج۔ جو کسی لذت کا طالب ہے

(۸) س۔ کس کی صحبت سے پرہیز چاہیئے؟ ج۔ جاہل۔ بدافعال۔ ذلیل پیشہ ور۔ خود مطلبی

(۹) س۔ دشمن کون ہے؟ ج۔ ماتحتی

(۱۰) س۔ ہمیشہ ہمیں کونسا کام کرنا چاہیئے؟ ج۔ یاد الٰہی

(۱۱) س۔ نا شناسا آدمی جیسی چیز کیا ہے؟ ج۔ لذات دنیا کی آرزو

(۱۲) س۔ حباب پانی کی مانند کیا شے ہے؟ ج۔ جوانی۔ دولت۔ حکومت

التماس

ناظرین کرام [illegible] عقل والا نکتہ چینی کرے مضائقہ نہیں ہے کہ جائے اوستاد خالی است
یعنی یہ ہے کہ اگر اس رسالہ کے اشعار میں تصرف کریں
اور گذشتہ شیر کی کھال پہن کر شیر ہونا
ثابت کریں تو میں نے بنایا تارک الدنیا
کے روبرو ایستادہ

اللہ بس باقی ہوس

الراقم

منشی [illegible] رام اننت دھاری مدرس اول مدرسہ کول تحصیل کیتھل ضلع
کرنال

اعلان

(مطبع رفاہ عام کرنال میں مفصلہ ذیل کتابیں چھپکر تیار ہیں)

منتخب فیصلجات مال ـ مدار و صیغہ وار از آغاز تا [illegible] ؁ء — فی جلد [illegible]

قانون مزارعان ـ جسمیں ایکٹ نمبر ۱۸ ؁ء مع قواعد و انتخاب [illegible] ؁ء موجود ہیں — فی جلد [illegible]

منتخبات اردو ـ مڈل و انٹرنس کی اردو پڑھائی کیواسطے عمدہ نصاب — فی جلد [illegible]

ذریت شاہوار ـ جملہ شاعروں کی مختصر طور پر سوانح عمری اور اونکے چیدہ کلام کا ذخیرہ ہے زبان اردو میں اس سے بہتر کوئی ذخیرہ نظم کا نہیں ہے ـ قیمت بہت کم — فی جلد [illegible]

تسہیل خیج بالالتشین ـ تاریخ ہندوستان کا خلاصہ ـ کوزہ میں دریا بند کیا ہے کل تاریخ ہند صرف [illegible] صفحہ پر لکھی ہے ـ یہ محنت اور قیمت صرف — فی جلد [illegible]

عمدۃ المساحت ـ مساحت کے جملہ امور ضروری اس سے فوراً معلوم ہو جاتے ہیں — فی جلد [illegible]

گلدستہ ریاضی ـ یہ نادر کتاب ہے ـ خرید و اور ملاحظہ کرو ـ — فی جلد [illegible]

خلاصۃ البلاغت ـ یہ بہت عمدہ کتاب ہے — فی جلد [illegible]

نوٹ ـ جملہ کتب مندرجہ بالا کی قیمت بلا محصول ڈاک لکھی گئی ہے جو صاحب طلب فرمائینگے اونکو محصول ڈاک جدا دینا ہوگا ـ اور یہ سب کتابیں بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل مطبع ہذا سے ملسکتی ہیں ـ نیز جو صاحب مطبع ہذا کے ایجنٹ ہونا پسند فرمائیں ـ بذریعہ درخواست اطلاع دیکر مقرر ہو سکتے ہیں فقط

مجموعہ ایکٹہا و معہ رگیولیشن وغیرہ ـ من ابتدائی [illegible] ؁ء لغایت [illegible] ؁ء — فی جلد [illegible]

مجموعہ ایکٹہائے لشجہ صدر من ابتدائی [illegible] ؁ء لغایت [illegible] ؁ء زیر طبع ہیں فقط

فہرست مضامین کتاب ہذا

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ	نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۱	تمہید	۲	۸	سوگی یا بری	۸
۲	شادی و غمی مین فضول خرچی کا سبب	۳	۹	آتشبازی	۹
۳	شرط عقد	۴	۱۰	جہیز	۹
۴	رنڈیون کا ناچ و تماشہ	۴	۱۱	سٹھنیان	۱۲
۵	دعوت	۵	۱۲	گدا وغیرہ	۱۲
۶	برات	۶	۱۳	ہولی	
۷	بوارہ یا بکھیر	۷	۱۴	پرارتھنا	۱۶

ہند مین ناقص رسمون کا رواج جہالت سے ہوا ہے اور جہالت کا پھیلنا اس وجہ سے ہوا ہے کہ اول برہمنون نے قوم چھتری - بیش - شودر کو علم معقول یعنی وید کے پڑھنے سے روکا اور برہمنون کو بہ سبب علمی فضیلت کے بلا تردد ہر سہ اقوام مذکورہ بالا سے گذران کا سامان حاصل ہوا یعنی کوئی گورو بنا اور کوئی پروہت اور کسی کو جاگیر ملی اور کسی کا روزینہ مقرر ہوا چونکہ عہدہ گورتائی و پروہتائی وغیرہ کا قایم رہنا نسلاً بعد نسلٍ قرار پایا تھا اسلئے اب برہمنون کی اولاد نے وید و شاستر کا پڑھنا [illegible] اور اپنے عہدہ پروہتائی وغیرہ کی لیاقت بھی حاصل کرنی چھوڑ دی اور نقش کندہ ناتراش رہ گئے - ہائے افسوس سناتن پراتن وید وکت دہرم کا پرلوک ہوگیا اور ادہرم نے جنم لیا -

شادی وغمی مین فضول خرچی کا سبب

لوگ شادی وغمی وغیرہ مین فضول خرچی اس خیال سے کرتے ہین کہ برادری و میشہ و محلہ کے
لوگ کہین گے کہ یہہ بخیل ہے یا مفلس اور بہاٹ اور میراسی وغیرہ ہر قسم کے منگتے اور بھکاری
بدنام کرتے پہرین گے ہم ہے جب مسافر چلتے ہین کتے ضرور بھونکتے ہین اور اوس وقت ایک
خوف بھی معلوم ہوتا ہے کہ کوئی گلا کتا کاٹ نہ کہائے لیکن ایسا اتفاق کم ہوتا ہے جیسے کتے کو چوب
دستی سے ہٹا سکتے ہین ویسے بدگوئون کے کلام سننے سے دو چار روز کان بند کرنے سے علاج
ممکن ہے جیسے کتے بھونک بھونک کر از خود چپ ہو جاتے ہین بدنام کرنے والے بھی سمجھہ جاتے
ہین کہ جو ناحق کسی کی مذمت کرتا ہے وہ سگ کا سگا ہے۔

اکثر صاحب قرض کرنے اور جایداد فروخت کرنے اور اس لحاظ سے شادی مین توقف کرنے اور
لڑکی کی قیمت لینے سے جو گناہ و ذلت و تکلیف و خرابی ہوتی ہے اور عاقبت کی خرابی کے سامان
جمع ہوتے ہین اوتنے نقصان حرام خورون اور مفت خورون کے بدکہنے سے نہین ہوتے
ہین اور رسم عام ہے کہ شادی مین سالے اور سسرے اور ان کی مستورات دشنام دیتی
ہین اور اون کی کچھہ چوٹ نہین لگتی ہے اور نہ سر مین درد ہوتا ہے پس یہی سمجھنا چاہیے کہ بدنام
کرنے والے بھی سالے سسرے ہین - تمیز کرنی چاہیئے کہ تمام عمر خرابی سے زندگی بسر کرنی اور گہر
برباد کرنے مین زیادہ نقصان ہے یا حرام خورون کے بدنام کرنے سے - بدنامی ہوتی
ہے - چوری - خیانت - خون - زنا - دنگہہ فساد - حجت و تکرار سے پس ان سے ہمیشہ پرہیز
کرنا چاہیئے - مفت خورون کے بدنام کرنے سے ڈرنا حماقت وجہالت ہے -

ہندیون کی عقل مندی کی سب سے عمدہ یہہ دلیل ہے کہ چنے چبا چبا کر عمر کاٹتے ہین اور سلی
ہوئی جین حیات پہنتے ہین اور جس مکان مین اوپلے اور بھوسہ و کہنہ غلہ بہرا رہتا
ہے وہان سوتے ہین اور شب و روز ایسے صورت بنائے رکھتے ہین کہ جو ثر سے چار بھی
اون کے صورت سے نفرت کرتے ہین اور جب شادی لڑکے یا لڑکی کی کرتے ہین
باپ دادا کی جایداد فروخت یا رہن کرتے ہین یا گران سود و نیا کر کے قرض کر لیتے ہین

اور مفت خورون کو ناحق دے اور لوگون کو خانہ بربادی کی ترغیب دیتے ہین اون سے زیادہ عقل ہندو وے ہین جو پیر مرد و عورت کے مرنے پر فضول خرچی کرتے ہین -
اسی یار رواج کل ہند مین شادی نہین خانہ بربادی ہوتی ہے یعنی عوام جسکو شادی قرار دیتے ہین وہ میری دانست مین خانہ بربادی ہے ایک کی نہین بلکہ دو کی -

شرط عقد

دہرم شاستر مین لکہا ہے کہ بائیس ۲۲ برس کے عمر تک آدمی اطراف و جوانب و دیس و بلاد کی سیر کرے اور اس عرصہ مین سوائے تحصیل علم و ہنر اور اپنے قوت بازو سے پیدا کرنے کی تمیستہ کے اور کچہہ دنیاداری کا تعلق نہ چاہئے کہ مباشرت سے طاقت زائل ہوتی ہی اور جب اس شغل مین مشغول ہوتا ہی تحصیل علم سے باز رہتا ہی اور کاہل ہوجاتا ہی برعکس اس کے آدمی سفر سے تجربہ کار و چست و چالاک ہوجاتا ہی جو آدمی کم سنی مین کتخدا ہوا اگر وہ سفر کرے تو اوس کی جورو کا غدار کہوالا اور اگر گہر مین رہے ناتجربہ کار رہے جورو کرنا گویا اپنا گہر علیحدہ کرنا ہی اور اپنے تئین ذمہ وار مہمات جورو و بچون کا بنانا ہی پس واجب ہی پہلے وہ لیاقت پیدا کرے کہ جس سے متعلقان کے مایحتاج کو پورا کرنے کو توانا ہو لڑکیون کے عقد کے واسطے یہہ ہدایت ہی کہ قبل اس کے کہ وہ حیض سے ہون اون کا عقد کردین اس سے یہہ مراد ہی کہ جب عورت کو حیض ہوتا ہی مرد کی خواہش ہوتی ہی اور جب خواہش ہوا ور شوہر نہو بدکار ہونے کا گمان ہی - عقل بھی یہ بات قریب ہی لیکن حیض ہونے کا وقت قبل سولہ ۱۶ سال کے کم کسیکو ہوتا ہی اوس وقت تک عورت تعلیم پا سکتی ہے اور نیک و بد کو تمیز کرسکتی ہے - عوام نے اس حکم کے تعمیل کے وعوسے سے چہار و پنج سالہ چہوکریون کا بیاہ کرنا شروع کیا اوس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ اوس وقت ہندوستان مین ایک لاکہہ کے قریب ایسے چہوکریان کہ جنکے عمر سولہ سال سے کم ہے بیوہ موجود ہین

رنڈیون کا ناچ و تماشہ

لڑکے والے لڑکے کی شادی مین اپنے گہر ناچ کراتا ہی اور دلہن کے گہر دو چار طائفہ کسبیون کے لیجاتا ہی - ناچ کے سبب سو پچاس روپیہ اوس کے خرچ ہوتے ہین اور برادری والے دلہن والے بھی بہت روپیہ خرچ ہوتے ہین اکثر کو ایسے خرچ سے کچہہ نقصان نہین ہوتا ہی لیکن غربا آدمی جو اون کی محفل مین شریک ہوتے ہین یا

جب اون کے گہر لڑکے کی شادی ہوتی ہے اونکی پیروی کر برباد و تباہ ہوجاتے ہین کوئی
اون سے پوچہے کہ کسبیون کے ناچ کرانے کو شادی کے مقدمہ کی درپیشی کے وقت کون سی
وید و شاستر مین لکہا ہی بجز اسکے جواب نہ دینگے کہ احکام مذہبی مین تو رقم نہین مگر یہ رسم مین داخل ہوگیا ہی
بیشک یہہ قول اونکا صحیح ہی لیکن غور کرنا چاہیئے کہ کسبیون کی صحبت اور اونکے ناچ و تماشہ دیکہنے سے
جو لوگ اس فعل مین شریک ہوتے ہین نیک راہی سیکہتے ہین یا بدراہی اگر نیک راہی پیدا ہوتی
ہو تو کچہہ مضائقہ نہین اگر بدراہی پیدا ہوتی ہو تو قطعی اوس کو ترک کرنا چاہیے کہ کسبیون کے
ناچ و تماشہ و مجالست سے ہند کے شہزادیون مین سے اکثر بدکار ہوگئے ہین اور جو اون کو
جائز جانے وہ بدحرام ہے - جس کو ناچ و تماشہ کرانا ہو وہ بعد شادی یا قبل شادی جب چاہے
اس بدراہی کو کرے شادی کے موقع پر اس کو ترک کرنا چاہیئے تاکہ غریب بہائی اس آفت
سے بچی ہوجاوین - کسبیون کا وجود واسطے اون لوگون کے موجود ہوا ہی جنکی ہنوز شادی
نہین ہوئی ہے یا اون کی جورو مرگئی ہی یا دور دراز سفر مین مدت سے مجرد ہین شادی مین
ایسی بدکار عورت کا حاضر رہنا کسی طرح سے مصلحت نہین ہے -

دعوت

ہندوستانیون کی دعوت مین جس قدر مہمان کہاتے ہین اوس سے دوچند رائیگان جاتا ہے
دل مین میزبان کے رنج ہوتا ہے مگر بدنامی کے خوف سے لب کشا نہین ہوسکتا ہے اور بعض
گہرون مین کمی سامان سے رسوائی ہوتی ہے چنانچہ چند نظیرین ظاہر کرتا ہون - جب شادی
یا غمی مین دعوت ایک شخص کی ہوتی ہے مہمان اپنے خاندان کے تمام بوڑہے بچون بلکہ
مہمانون دعوت کو بہی ہمراہ لیکر مثل فوج روس میزبان کے گہر جاتا ہے یہ رسم ہندوستان
کے آدمیون کی ہے - تقسیم طعام اس کثرت سے کرتے ہین کہ نصف سے زیادہ پس خوردہ
رہتا ہی اوس مین سے کچہہ تو غریب مہمانون کے بچے صریح اوٹہا لیجاتے ہین اور کچہہ جو ذرا
لیجاتے ہین اور باقی فائدہ مہتر کو دیا جاتا ہی - جو تیلیین لیتے ہین اگر وے دس تیلون کے
مقدار ہین سو پچاس لیجاتے ہین میزبان اگرچہ دیتے ہین مگر دل مین رنجیدہ ہوتے ہین معاملہ
وہ خوب ہی جس مین طرفین خوش رہین - بسبب اسکے کہ میزبان کا گہر چہوٹا ہوتا ہی اور نوکر کم ہوتے ہین
اور سامان آسکو اتنا کرنا پڑتا ہی جتنا کیرو پانڈو کے جنگ کا - وقت پر احباب کو کہانا کہلانے نہین سکتا ہی [illegible]

[illegible]

سکتا ہی اور نہ تکلف سے طعام مہیا کر سکتا ہی - پنجاب کے کہتریون کی رسم ہی کہ براتیون کے
واسطے ایک چادر بچھا کر اوس پر ہر قسم کی مٹھائی چنتے ہین اوسکا نام کہرلی ہے اور کہرلی
اوسے بھی کہتے ہین جس مین بیلون کے لئے چارہ ڈالتے ہین اوس کے گرد براتی بیٹھتے ہین
دو چار رتی نہایت ایک ماشہ ہر ایک اوس مٹھائی مین سے کہاتا ہے اگر کوئی زیادہ کہاوے وہ
نالایق کہلاوے - پہر چادر اور مٹھائی جاتی ہے اور حجام لیجاتا ہے اور وہ اوس مٹھائی کو حلوائی
کے پاس فروخت کرتا ہی اور حلوائی اوس کو ہر قوم کے ہاتہہ بیچتا ہی اس حرکت سے کیا حاصل
ہے اگر حجام پر مہربانی ہے اوس کو نقد روپیہ دیا جاوے مٹھائی فروخت کرنے سے اوس کو وہ
قیمت نہین ملتی ہے جو مٹھائی مین خرچ ہوئی تہی پہر مردون کے مرنے کے وقت یا لڑکون کی
شادی کے وقت دعوت عام سی کچھہ حاصل نہین ہے اور نہ شرط مین عقد کے داخل ہی اوس کے
بر جا رہنے سے غریبون کو سر انجام کرنا مشکل ہی اگر دولتمند اس رسم کو ترک کردین تو مفلسون پر بہت
احسان ہو اگر معترض کہے کہ جنکے گہر پہلے کہا آئے ہین اون کو کیا جواب دین - جب رسم ہی منقطع
ہو جاوے پہلا حساب ہر کوئی بٹہ کہاتہ مین لکھہ لیوے اور اونکو یہہ جواب دینا بہتر ہو گا گذشت کم
کرو کہ آئندہ ہم بھی اس فضول خرچی سے بچے - ہر شخص کو لازم ہی کہ جتنی چادر ہو اوتنے پانو پہیلاوے
یعنی جتنے آدمیون کا طعام تکلف سے پکوانے سکے اور وقت پر اونکو کہلانے سکے اور اونکے بیٹھنے کو
مکان و فرش مہیا کر سکے اور ایک جلسہ مین اون کو جمع کر سکے جب دل چاہے علاوہ وقت شادی
و غمی کے انکی دعوت کرے - اپنی حیثیت سے زیادہ کرنے مین بجائے نیک نامی کے بدنامی ہوتی
ہی اور مہمان و میزبان تکلیف پاتے ہین اور ان کے پیرو برباد ہوتے ہین انگریزی سو آدمی کی
دعوت لاٹ صاحب کے گہر کم ہوتی ہی -

جس قوم کے مردم شراب پیتے ہین اون کی دعوت کا طعام بالکل خراب ہو جاتا ہے کہ پیالے پیالہ
چلتا ہی پہر متوالے ہو کر طعام کو گندہ کرتے ہین اونکو واجب ہی کہ شراب کی دعوت مجمع عام مین
بالکل مسدود کرین کہ شراب کے پینے کو اگر کسی نے روا کیا تو خلوت مین مجمع عام مین اوسکا استعمال
عقلمند کی دانش مین روا نہین ہی - معترض کہے کہ انگریز جو آج جہان کے عقلمندون
کے سر مین شراب پیتے ہین جواب دیتا ہون کہ عیسائیون کی یہہ حرکت اون کو بھی بدنام
کرتی ہی - بلکہ اس فعل کے سبب سے خودکشی کرتے ہین آج یہہ زور آور مین
ان سے کوئی مقابلہ نہین سکتا ہے جیسے کرشن جی کے وقت مین کس کا مقدور تہا جو کہتا کہ

شراب کا پینا ناروا ہے - ای صاحبان مثل مشہور ہے (بڑے کہیں وہ کیجے - بڑے کریں وہ کیجے) نہ یہہ کہ اون کی تقلید کر جو عزت و دولت و طاقت و حرمت ہنوز باقی ہے اوس کو بھی کھو دے - کیا تم اخبار نہین دیکھتے ہو جو خبر دیتے ہین کہ اتنے ہندوستانی شراب نے شہید کئے اور پادری لوگ بحق انگریزون کے بابت شراب کی کیا لکھتے ہین شراب انسان کی عقل کو کھو تی ہی - جس کے سر مین عقل نہ رہے یا جو عقل سے کام نکرے وہ حیوان ہے - علاوہ اس کے ہمکو انگریزون سے کیا مطلب ہے نہ ہمارے مذہب کے ہین نہ ہم اونکے برابر ہین پس ہمکو واجب نہین ہے کہ شراب کو تواضع محفل و مجلس قرار دین جو اوسکا استعمال کرے اوس کو واجب ہی کہ جس طرح خلوت خانہ مین زنا کاری کرتے ہین اور چوری چوری اوس کا استعمال کریں - ہم نہین کہتے ہین کہ شراب کے پینے سے خدا راضی ہوگا یا خفا مگر دنیا مین بحق اوس کے اور اوس کے وارثون کے اور جملہ خلایق کے نہایت خراب ہے -

برات

ہنود مین رسم ہے کہ لڑکے لڑکی کی شادی اکثر اپنے مقام سے دس بیس پچاس کوس کے فاصلہ کسی شہر یا قصبہ یا گانوں مین کرتے ہین اور برات مین مہمانون کے لیجانے کو سواری وخیمہ و خوراک کا بندوبست میزبان کے ذمہ ہوتا ہے راجہ ہو یا غریب ہر متنفس کے واسطے مہمانون کی مرضی کے مطابق بندوبست نہین ہوتا ہی جس قدر خاطر تواضع و خرچ میزبان یعنی بیٹے والا کرتا ہے اوسکی شکر گذاری کم ہوتی ہی اور جو تکلیف مہمان کو ہوتی ہے اوس کی شکایت بالضرور ہوتی ہے گو میزبان مہمانون کے لئے ہر قسم کا سامان مہیا کرتا ہے تاہم مہمانون کا بہت وقت ضایع ہوتا ہے اور خرچ و نقصان بھی ہوتا ہے حاصل اس کا کچھہ نہین - جو برات دوسرے شہر و قصبہ کو نجاوے اور شہر کے شہر مین دُلھن کے گھر جاوے اس مین اگر انبوہ زیادہ ہو تو چندان تکلیف و نقصان نہین ہے مگر دوسرے شہر و قصبہ مین ایک جماعت کثیر کو لیجانا اپنے تئین اور دوستون و رشتہ دارون و نیز بیٹی والے کو تکلیف دینا و زیر بار کرنا ہے

بوارہ یا بکھیر

بیٹے کی شادی مین بوارہ یعنی بکھیر کے رسم بہ نسبت دیگر رسومات قبیحہ کے زیادہ تر قابل انسداد

ہے کیونکہ بیٹے والا جب روپیہ پیسے پھینکتا ہے جیسے چیل کوے مرداز پر پڑا کرتے ہین اوس وقت
علاوہ اچھوٹے بڑے چمار وغیرہ نیچ قوم روپیہ پیسے چلنے دوڑتے ہین اور اوسوقت شریف قوم کی
مستورات بھی جو تماشہ دیکھنے کے ارادہ سے مکانات کی چھت پر موجود ہوتی ہین روپیہ
پیسون کے بکھیرت ان کے دہان طمع مین بھی پانی بھر آتا ہے اور کوٹھے کی منڈیر پر
بیٹھے ہوئی اور بے حیائی کا نقاب مونھہ پر ڈالے ہوئے مثل پشتینی بھکھاریون کے بکھیر
کے روپئے پیسون کے واسطے پلہ پسار دیتی ہین اوس وقت نوشہ والے اون
مستورات ہی کی طرف روپیہ پیسے پھینکنے شروع کرتے ہین اوس وقت کچھہ بکھیر تو پلہ دار
مستورات کے پلون مین آن پڑتی ہے اور کچھہ چھت پر جا گرتی ہے اور چھت پر گری ہوئی
بکھیر کو منڈیر کے جملہ مستورات نہایت پھرتی کے ساتھہ جھک کر جھپٹ جھپٹ پھر منڈیر پر آن موجود
ہوتی ہین ایسی مستورات کے خاوند وخسر وغیرہ نہین معلوم کہ کونسے فضیلت و شرافت کے
گھمنڈ مین بازار مین اکڑ کر چلتے ہین اور صدر نشینی کے متمنی رہتے ہین - مستورات کی مرقومہ
بالا بے حیائی وکمینگی کے علاوہ تواره کے وقت اکثر روپیہ پیسے چلنے والون مین خانہ جنگی
بھی ہوجاتی ہے اور اکثرون کے چوٹ بھی لگ جاتی ہے بلکہ بعض اوقات اس موقع پر ایک
دو خون بھی ہوجاتا ہے جس کے سبب سے بیٹے والے کو لینے کے دینے پڑجاتے ہین
اور شیخی کرکری ہوجاتی ہے اور اس وقت شادی کی خوشی لالہ کے پروس مین بھی نہین
رہتی - بالفرض اگر بیٹے والا کو اس موقع پر اپنے فرزند ارجمند پر کچھہ صدقہ ہی دینا منظور ہے
تو بعد فراغ رسم سیول کے اس قصبہ یا گانو کے محتاجون واپاہجون وغیرہ مستحقون کو
بلا کر اپنے مقدور کے موافق اون کی دستگیری کرے جیسے کسی کی دوستی کا نتیجہ روپیہ
دیکر درد سر خریدنا ہے ویسا ہی ثمرہ شادی کے بکھیر سے حاصل ہوتا ہے -

سوکھی پابری

ہند مین رسم ہے کہ دولہا کا باپ شادی مین سوکھی پابری چڑہاتا ہے وہ ہمسائیون
یا دولت مندون سے اسباب مانگ کر دولہن کے گھر پہنچاتا ہے اوس کی غرض یہہ ہوتی ہے
کہ میرے گھر مین ایسی دولت ہی اور یہہ سب دولہن کے واسطے ہے حقیقت اوس کی ہر کوئی
جانتا ہے کہ جو فروشی وگندم نمائی ہے بہتر ہو کہ جو چیز دولہن کو دینی منظور تھی وہ ہی پیش ہوتی

اوس مین یہہ شرط نہین ہے کہ گوٹہ کناری کے کپڑے ہون یا سادہ اس بے معنی تکلفات کے
جاری ہونے مین غریبون کو سامان جہیز میسر نہین ہوتا اس لئے اُن کی لڑکیان باپ کے
گھر جوان ہو جاتی ہین یا اونکے والدین کسی حیلہ سے دختر کشی کرتے ہین یا قرض کرتے ہین یا جایداد بیچ
فروخت یا رہن کرتے ہین یا داماد سے بحیلہ قرض کچھ لیتے ہین یا بیٹی فروخت کرتے ہین غرضیکہ جو حرکت
کرتے ہین برخلاف دہرم شاستر و عقل کے ہے اُس کا نتیجہ بحق اُن کے اور بیٹی و داماد کے
نیک نہین ہوتا ہے بلکہ اون کی گمراہی کے سبب سے بہت غریب جہنم کی ریل پر سوار ہوتے
ہین یعنی شادی و غمی کی ہی فضول خرچیون نے ہندیونکو چور و جعلساز و رشوت
خوار مفلس وغیرہ بنا دیا چنانچہ تھوڑے روز ہوئے کہ ایک بیس عنہ روپیہ کی مشاہرہ دار
نے کہا کہ مین نے اپنے بیٹے کی شادی مین آٹہہ سو روپیہ خرچ کیا اگر اُس کے تنخواہ کا حساب
کیا جاوے تو تین برس چار ماہ کی تنخواہ اوس نے اس کام مین خرچ کی اور اس عرصہ مین
علاوہ اس کے کہ کہانے پینے کو چاہیئے اور شادی و غمی بھی ہوگی اون مین بھی اسیطرح
خرچ ہوگا پس اُس نے جو کچھ کیا یا کریگا اپنے حیثیت سے زیادہ پس یقین ہے کہ یہہ شخص چوری
کریگا یا جعل بناوے گا یا رشوت لیوے گا اور اگر اُسکے پاس بزرگون کا اندوختہ ہوگا تو
چند روز مین اوسکا بھی خاتمہ ہو جاویگا - غور کرنا چاہیئے کہ ایسی بیجا حرکت سے کیا
فایدہ ہے ایسی بیوقوفی کی رسم کا توڑنا اول امیرون کو چاہیئے کہ امیرون کی پیروی
غریب کرتے ہین اور اس جہالت کی رسم کو امیرون ہی نے اول رواج دیا تھا افسوس ہندیون
کی سمجھہ پر کہ صرف تین روز کی دہوم بھاٹون و لنگاڑون کی واہ واہ پر شل کیہ کے بہول کر
اپنا گھر برباد کرتے ہین اور ہمسایہ و اقربا کو بربادی کی ترغیب دیتے ہین اور مفت خورون کو
سستی و کاہلی کا زیادہ تر عادی بناتے ہین اگر دولتمند اس رسم کو ترک کرین تو مفلسون پر
نہایت احسان ہو -

ہندیون کو مناسب ہے کہ بجائے جہیز مروجہ کے جس کی جس قدر توفیق ہو بیٹی و داماد
کے نام پر کوئی جایداد مثل بسوہ داری یا پیداوار کے باغات یا بیش کرایہ دوکانات وغیرہ خرید
دیوین یا نقد روپیہ کسی سیٹھہ ساہوکار کے پاس یا سرکاری بنک مین سود پر جمع کر دیوین
اور بروقت صرف ایک جوڑا کپڑون کا دیوین تاکہ غریب آدمی بھی اپنی لڑکی کی شادی بے تکلف
کر سکین اور جایداد یا نقدی پر یہہ شرط کرین کہ سوائے دولہا دولہن اور اون کی اولاد کی

ہی کہ گلی یا میدان مین اشرافون کی مستورات گذا پاپین اور ادن کے حرکات کو اجنبی لوگ دیکھین اور آنکے کلمات کو راہ چلتے سنین - انسانیت کا لازمہ ہے کہ اپنے گھر مین جو عقل کے موافق ہو وسے وہ حرکت کرین جہان غیر جنس آنے کو مجال رکھتا ہو وہان حجاب سی بضرورت آمد و شد کرین اور کوئی حرکت نکرین - بھلے مانسون کو جو اپنے تئین قوم کا شریف سمجھتے ہین اور کاج بیوہار مین اپنی غیرت کا دعوے رکھتے ہین - اپنی مستورات کو غیر قوم و مذہب کے گھر تیوہار بیچ وغیرہ کے موقع پر ناچنے گانے جانے سی روک دینا چاہیے کہ جہان ایسا تماشہ ہوتا ہی اکثر مرد پردہ مین بیٹھ ناچنے والیون کے ناز و ادا کو دیکھتے ہین اور جس کو پسند کرتے ہین دوسرے وقت کسی کٹنی کے ذریعہ مطلب کر لیتے ہین - بالغرض اگر ایسا نہو یا کم ہوتا ہم بے غیرتی و نالایقی ہے کہ غیر جنس کے روبرو ایسی حرکت کرین -

بازاری کسبیان اکثر ہندو مسلمان گھرستیون کے گھر مین آمد و شد رکھتی ہین یہہ حرکت ناشایستہ ہے کہ رذیل پیشہ والی نیک بخت مستورات سی ملاقات کرین کیونکہ ان کی صحبت سی ہمارے مستورات اگر کسبی نہ بنیگی خانگی ہو جاوینگی اگر یہہ بھی نہوا تو چھنال ضرور ہی ہو جاوینگی پس یہہ رسم بھی انسداد کے لایق ہے - بہادون سدی ۶ کو نوعمر لڑکیان کہ جنکی شادی کو تھوڑا عرصہ گذرا ہی برت رکھتی ہین اور بوقت دوپہر تالاب وغیرہ پر نہانے جاتی ہین اور بعد نہانے کے دو فریق بن ایکدیگر کو دشنام دہی کرتی ہین اور حد سے زیادہ فحش گالیان فریقین سے پیش ہوتی ہین اور گاہ بگاہ ہاتہہ پائی بھی ہو جاتی ہے اور تماشبین مرد بھی ان کے تیز زبانی و فصاحت کلامی کو سن اون کے ملاقات کے مشتاق ہو جاتے ہین گویا وہ امتحان شوخی و بیباکی نوعمر چھوکریان کا ہوتا ہے

جس کا کوئی بوڑہا مرد یا بوڑہی عورت مر جاتی ہے اس کے یہان سمدہیانے کی مستورات اکٹھا ہو کر ایک مضحکہ کرتے ہین اور اس مضحکہ مین فریقین سے ایسے فحش کلام پیش ہوتے ہین کہ جن سے انکی پوری پوری بے حیائی اور بے شرمی و جوش دلی ظاہر ہوتا ہے عجب ہی کہ اپنی ہمشیرہ و دختر و مادر کے زبان سے نالایق الفاظ سن شرم نہ آوے معلوم نہین کہ موجد اس بدرسم کا کون ہوا کہ دیدن و شنیدن سے مردون کو رونا یا ہنسنا ثابت نہین ہوتا ہی اور کوئی نفع بھی دلایل عقلی سے رونے یا ہنسنے سے معلوم نہین ہوتا ہے

بلکہ ہر دلیل سے واضح ہوتا ہی کہ رونے سے بجز اپنی آنکھین پھوڑنے کے اور کچھ سود نہین
ہے اور مردہ کو ہنسنا کسی حالت مین درست نہین ہے پس مُردہ پر ہنسنا بجز اثبات اپنی حماقت
کے اور کچھ نہین ہے - ہنسنے والے اتنا نہین سوچتے کہ موت ہنسنے والے کی روح کے
قبض کرنے کو ریل پر سوار چلے آتے ہی اور موت کی شکل حیرت پیدا کرنے والی ہے کہ
جو ایک منٹ پیشتر مقت آعلیم کا بندوبست کرتا تھا وہ موت کے چنگل مین پہنس کر خاک مین
جاتا ہی پس یہہ دونو رسم بہی قابل انسداد ہین - اگر منود مرقومہ بالا مردوا ہیات رسوم کو اپنی
مستورات سے قطعی ترک کرادین تو مین یقین کرتا ہون کہ آیندہ آن کی دختران بال بد ہوا ہون
اور اون کی مستورات اوران کے بزرگ جنکا کہیڈا کیا گیا تھا نرک سے نکالے جاوین اور بہشت
مین داخل ہو جاوین -
میلہ وغیرہ مین مستورات مردون سے ملی جا بجا پہرتی ہین جہان راہ چلتا بہی دست اندازی کو
قدرت رکہتا ہے یہہ مضائقہ نہین ہے کہ واسطے دیکہنے تماشہ کے کسی کوٹھے یا علیحدہ مکان
مین بیٹھ کے دیکہین یا اپنے شوہر یا پدر یا برادر کے ہمراہ بضرورت کہین جاوین - جس کا شوہر
ایسی حرکت سے اپنی عورت کو نہین روکتا ہے اوس کو دیوس کہتے ہین اور جس کے خاندان
کی اپنی مستورات کو ایسے حرکات سے مزاحم نہین ہوتا ہے اوس کو قلتبان کہتے ہین -
تالاب و دریا کا کنارہ کسی کی جاگیر مین نہین ہے ہر کوئی وہان نہانے اور گذرا ہونے سکتا ہے
وے مرد جو اپنے تئین قوم کا شریف سمجھتے ہین اور اگر کر بازار مین چلتے ہین اُن کی مستورات
وہان ہمہ تن برہنہ نہاتی ہین جس کو دیکھ ہر قوم کے بد چلن مرد کا دل بدکاری کو راغب
ہوتا ہے - کیا یہہ علامت وحرکت دینداری وانسانیت کی ہے اوس کے روکنے
سے کیا ایمان مین خلل آتا ہے اس رسم کو بند کرنا چاہئے یا عزت وغیرت سے استعفا
لکہنا چاہئے اگر استعفا بہی دین تاہم مجرم ہین کہ مردون کو بذریعہ اپنے مستورات
کے بدراہی کو آمادہ کراتے ہین - جس کپڑے سے تن پوشیدہ ہو یا جس لباس سے جسم
نمایان ہو وہ کپڑا نہین اور پہننے والہ اوس کا ننگا ہے مرد ہو یا عورت جو ننگا ہے وہ لچا
ہے کیا بے حیائی وہ مرد جو اپنی مستورات کو اس طرح بازار مین جانے دیتا ہے کہ
اُن کا شکم وسینہ نظر آتا ہی اور سر اُنگ کی انکھ اوس پر پڑتی ہے وہ مرد نہین مخنث ہی اور مخنث کی
اولاد بے حیا، وبے غیرت ہوتی ہے اور جو بے حیا ہے وہ نہ عالم ہوگا اور نہ

میدان جنگ مین انصاف اور بیوپار مین راست معاملہ

ہولی

مرد خورد وکلان ہولی کے موسم مین یگانہ وبیگانہ کو بھڑوا کہتے ہین اور اُن کو انگوٹھا
دکھاتے ہین کیا یہہ رسم پارسائی وادب سکھاتی ہے کیا بے حیائی وبدوضعی کے رہبر
نہین ہوتی ہے کیا ان حرکات سے لکھنا پڑھنا سکھانا لڑکے لڑکیون کو ناقص ہے کیا خواہ
مرد وعورت بر سر بازار یا مجمع عام مین وے [illegible] الفاظ کو آواز بلند تال سُر سے ادا کر
سکتے ہین کیا یہہ احکام دہرم شاستر کے ہین کیا بغیر قرات ان الفاظ کے لڑکی رانڈ ہو جاتی
ہے کیا لڑکا رنڈوا ہو جاتا ہے کیا مذہب مین فرق آتا ہے کیا پر مرد وعورت جو مرتے ہین
وے بے گنہہ بن جانی نہین پاتے ہین کیا ہولی کے روز غمی ہو جاتی ہے کیا جو ایسا
نکرے وہ برادری کا گنہگار متصور ہوتا ہے کیا بیمار ہو جاتا ہے اگر کچھہ ایسا کچھہ نہین ہوتا
ہے مگر باپ دادا کے رسم ہے جو مدت مدید سے چلی آتی ہے۔
ای بھائیو غور کرکے سمجھو کہ جو رسم دہرم شاستر سے روا نہین اور عقلمندون کے مجاز
نہین ہے اور اس سے کچھہ نفع بھی نہین ہے اور بے حیائی وبے غیرتی وبے
ادبی کے نشان ہے اس کو بیوقوف باپ دادا کی پیروی کر ادا کرنا اپنی بیوقوفی ظاہر
کرنا ہے ہند مین مسلمان وعیسائی بھی رہتے ہین وے تمھارے ان حرکات کو جو تم
ہولی مین کرتے ہو اور شادی وغمی مین تمہارے مستورات کرتی ہین دیکھکر تمکو
کیا کہتے ہین سماعت کرو اور خیال کرو کہ جو گالیان دیتی ہین اور گالیان سنتے ہین وے
سب حیا کا برقع مونھہ سے اوٹھاتے ہین اور جو ہولی مین جوتیون کا ہار پہنتے ہین وے
غیرت کو کہو لتے ہین کہ جوتی کھانے اور سخت کلام سننے کے عادی ہو جاتے ہین
افسوس کیا سمجھہ والے ہین وے بیٹی کی قیمت لیکے کہین کہ ہمنے کنیادان کیا اور ا
ہندو بھائیون کو مسلمان یا کرسچین کرا کر کہین کہ ہمنے دہرم کی رکھشا کی آگ لگے ایسی
سمجھہ والون کے سر وے مین اور خاک پڑے ان کے سر پر۔ اور جو والدین
اپنے لڑکے لڑکیون کو علم معاش ومعاد سے محروم رکھہ اور صغر سنی مین اون کی شادی
کرکے کہین کہ ہم اپنی اولاد کے ہمہ تن خیر خواہ ہین حالانکہ یہہ کام دشمنون کا ہے جاہل خواہ

ست روپ درشن

مولفہ

ومصنفہ منشی بوٹا رام انت دہاری اول مدرس

مدرسہ کول تحصیل کیتھل

ضلع کرنال

۲۰ رجون ۱۸۹۰ء عیسوی کو

پہلی مرتبہ

متھرا پریس مین اہتمام سے منشی رام نراین کے چھپا

فہرست مضامین کتاب ہذا

نمبر شمار	نام مضمون	شمار صفحہ	نمبر شمار	نام مضمون	شمار صفحہ
۱	حمد الٰہی یا ایشور استتی	۳	۱۲	مال حرام	۱۱
۲	پرمیشور ہے اور سب سے ملا اور سب سے نیارا اور سب کا خالق ہے	۴	۱۳	دنیاداروں کے رنج و راحت کا اندازہ	۱۲
۳	ذکر و تصور الٰہی	۴	۱۴	امر و نہی	۱۳
۴	محبت الٰہی	۵	۱۵	ہر عیب کہ سلطان بپسندد ہنر است	۱۳
۵	خدا ہم سے دور نہیں	۶			
۶	خدا ہر جگہ و ہر شے مین موجود ہے	۶	۱۶	عبرت	۱۳
			۱۷	خوشنودی خالق مخلوق	۱۴
۷	پرتھا یوجن	۶	۱۸	ایک کوڑی انمول نصیحتین	۱۴
۸	پرارتھنا یا مناجات	۷			
۹	سچی فقیری یا گوشہ گزینی	۸	۱۹	التماس ضروری	۱۶
۱۰	مکت یا نجات	۱۱	۲۰	عذر	۱۶
۱۱	ہادیٔ توکل	۱۱			

۹۲۹۹

حمد الہی یا ایشور ستتی

جسکی حقیقت و ماہیت سمجھنے کو دیوتا و انبیا و حکما و عقلا عاجز رہے اور معترف بقصور ہین اور ہمیشہ
سب اسیطرح حیران رہینگے وہ وہی ہے - پرماتما الکہہ ہے اور الکہہ کی تعریف ہی الکہہ ہے بلکہ یقین
کرنا پرماتما و الکہہ کا یہہ بھی بضرورت سمجھنے و سمجھانیکے ہے ورنہ وہ ان الفاظ سے بھی منزہ ہے ہرکسی
عبارت و تمثیل علیحدہ سے سمجھا و سمجھایا اسوجہ سے اختلاف اوسکی صورت مین پیدا ہوا جیسے ایک چشم
بینا نے ایک کور چشم سے کہا کہ تو کھیر کہائیگا ؟ اوسنے کہا کہ کھیر کیسی ہوتی ہے اوسنے کہا سفید -
اوسنے کہا کہ سفید شی کی کیا تعریف ہے اوسنے کہا جیسا بگلا اوسنے پوچہا بگلا کیسا ہوتا ہے اوسنے اپنے
ہاتھہ کو خم کرکے اوسکے ہاتھہ مین دیا اوسنے اوسکے خمیدہ ہاتھہ کو ٹٹول کر کہا کہ کھیر نہایت سخت
اور فربہ ہے مین ہرگز نہین کہانیکا کیونکہ گلے مین اٹک جائیگے اسیطرح کور باطن حاصل مطلب کو
نہ سمجھہ کچھہ سے کچھہ بنا لیتے ہین - خدا کی قدرت کا جاننا امکان بشر سے باہر ہے کیونکہ جو تمام کرہ
بیضاوی کی حقیقت کو اسطرح دیکھتے ہین جسطرح ہر کوئی آئینہ مین مونہہ کو اور حد سے زیادہ
دعوی کرتے ہین اور کشف و اشراق و علم لدنی و روحی کے مدعی ہین وے بھی آخر کو یہی کہتے
ہین - بیت تیرے ناقہ کا پتا کچھہ نہ لگا اے لیلی + چہان ڈالے تیرے مجنون نے بیابان کتنے
ہر ایک عاقل نے حقیقت کے جاننے کو اپنا اپنا فکر دوڑایا اور ہر ایک ناقل نے اپنے معتقدون کو
ایک راہ پر قایم کیا پس عاقل حیرت کے دریا مین غوطے کہاتے ہین اور ناقل جہل مرکب یعنی
ایک نادانی دوم غلط گمانی کے کنارہ پر الیستادہ ہین - شعر کہ بینائی ہرگز کسیکو نہین +
بہٹکتا ہے ہر ایک کہین سے کہین + دوہرہ جانی جانی سب کہین نا کچھو جانی جاے +
جانی سے جانی ملے تب کچھو جانی جاے + عجب نہین کہ صاحب علم و عمل و کشف و اشراق ذوق

وہان پوہنچے ہونگے لیکن وہ واپس نہ آئے اور لذت بغایت مین محو ہوکے تمام سے مستغنی ہو گئے۔

ع آنرا کہ خبر شد خبرش باز نیامد +

ای مرغ سحر عشق ز پروانہ بیاموز + کان سوختہ را جان شد و آواز نیامد

وصل مین بجود رہے اور ہجر مین بیتاب ہو + اس دیوانہ دل کو رسوا کسطرح سمجھایئے

پرمیشور ہے۔ سب سے ملا اور

سب سے نیارا اور سب کا خالق ہو

گہڑی رات دن چلتی ہے اوسکے چلانے والا کوئی معلوم نہین ہوتا بعض کہتے ہین کہ سپرنگ سے چلتی ہے لیکن سپرنگ سوداگر کی دوکان مین ہزارون رکہے ہین وہ خود نہین چلتے اور نہ کسی اور کو چلاتے ہین پس سپرنگ چلانے والا گہڑی کا نہین ہے ایک ہیئت مجموعی ہے جس سے گہڑی چلتی ہے کوئی یہہ نہ سمجہے کہ گہڑی خود بخود چلتی ہے گہڑی کو اوسنے چلایا ہے جسنے سب پرزون کو جمع کرکے گہڑی کی صورت کو بنایا ہے یعنی جسنے گہڑی کو ایجاد کیا ہے وہ گہڑی کے چلانے والا ہے۔ گہڑی کے اندر گہڑی کے چلانے والا نظر نہین آتا اور گہڑی بغیر گہڑی بنانے والے کے نہین چلتی ہے پس وہ گہڑی کے اندر ہے۔ اس تثلیث سے بعض اپنی سستی وضعف فکر سے گہڑی کی ہیئت مجموعی کو خود بخود چلتا قرار دے گہڑی بنانے والے کے وجود سے منکر یا ناستک ہو گئے۔ بعض نے نقش کو دیکہہ نقاش کا نشچہ کیا یعنی گہڑی سے گہڑی بنانے والے کے وجود پر یقین کیا اور جیسا کہ درخت مین تخم استہول روپ یعنی مجسم نظر نہین آتا گہڑی بنانے والا کو گہڑی سے جدا تصور کیا اور دویت یا ہمہ از اوست کے مسئلہ پر قایم ہو گئے۔ بعض نے اس دلیل سے کہ درخت مین تخم سوکشم روپ سے موجود ہوتا ہے گہڑی بنانے والہ کو گہڑی کے اندر یقین کیا ادویت یا ہمہ اوست مسئلہ کے معتقد ہو گئے۔

چوپائی

برچہہ بیچ سے ہے نہین نیارا + بیچ برچہہ مین بہید اپارا
جن یہہ بچن ہمارا سانا الکہہ روپ سہج کر جانا
بندرابن یہہ دیس نیارا بوجہے گا کوئی ست گور پیارا

ذکر و تصور الہی

آدمی کو ذکر کرنا چاہئے قدرت قدیر کا کہ اجرام فلکی و اجسام ارضی اوسنے کس حکمت سے بنائے
اور اوسکی مہربانی کا کہ بغیر درخواست اوسنے جسم و جان و عقل و حواس و خادم و مخدوم دیئے
اور فکر کرنا چاہئے کہ جسطرح اوس سے جدا ہوئے پہر اوس سے ملجاوین —
اس قسم کے ذکر کو کوئی سامان اور کسی قسم کی تکلیف کا اوٹہانا شرط نہین ہے جب دل متوجہ ہو ہوسکتا ہے
اور دل کے متوجہ کرنیکو علم و فکر و غور چاہئے —
آدمی کو چاہئے کہ اپنے خالق کا تصور کرے اور نور پاک کو یاد کرے اور اوسکے ذکر و تصور کو (اوم) کا
لفظ سب سے اعلیٰ ہے اوسکے تین حرف ہین — تینون حرف اشارہ ہے تینون عالم بہشت — دوزخ
اعراف اور آسمان — و فضا — دنیا اور سورگ — انترکش لوک — مرت لوک سے اور تینو وید —
رگ وید — یجر وید — سام وید سے اور تینون دیوتاؤن برہما — بشنو — مہیش سے اور ستوگنون
رجوگن — تموگن — ستوگن سے اور تینو اگ — آگ عنصری — آگ آفتاب — حرارت غریزی
سے غرضیکہ یہہ تینو حرف حاوی تمام محسوسات کے ہین اور انہین وہ نصف حرف بہی ہے جو نون
غنہ کے ملفوظ نہین ہوتا جیسے پہول مین خوشبو — دودہ مین مکہن — تل مین تیل — پتہر مین
سونا — جسم مین جان ہے — یا اللہ یا ہو حق یا ہو یا ہو کی تسبیح پہیرلے —

محبت الہی

قادر قدرت سے محبت قادر قدرت کے باغ کو تازہ کرنے سے ہوتی ہے باغبانون مین جوتی بیزار کرانے
سے اوسکا باغ ویران ہوتا ہے — کامرو دلیس کے جادوسے جو مینڈہے بنتے ہین اونکو سیانے جہاڑ
پہونک کر پہر آدمی کر دیتے ہین مگر سچی محبت کے شل مجنون و فرہاد و رانجہا تا مرگ جال سے باہر
نہین ہوتے —

اشعار

حضرت ناصح جو آئین دیدۂ دل فرش راہ ✤ کوئی مجکو یہہ تو سمجہادو کہ سمجہائینگے کیا
گو کیا ناصح نے ہمکو قید اچہا یون سہی ✤ یہہ جنون عشق کے انداز چہٹ جائینگے کیا
آزاد اوس پری نے کئے سیکڑون اسیر ✤ دیوانے ہم سے چہانٹ کے زندان مین رکہئے
ایک دم بہی ہمکو جینا ہجر مین تہا ناگوار ✤ پر امید وصل پر برسون گوارا ہو گیا

خدا ہم سے دور نہین

نہ ہم کسیکے ہین نہ ہمارا کوئی - جو ہمارا ہے وہ ہمارے دل مین ہے - عجب احمق ہے وہ جو گود مین رکہکر بن مین ڈہنڈورا پہرے -

شعر

خدا اس پاس یہہ ڈہونڈے جنگل مین + ڈنڈہورا شہر مین لڑکا بغل مین ٭

دیہک دیہک جیون برہم بجانو ہردے دلیش سونہ او پاسو پاس دور کر مانو -

خدا ہر جگہہ و ہر شے مین موجود ہے

بدلتا ہے ہمیشہ کیسی کیسی رنگین گلرو + کہین نرگس کہین نسرین کہین گلنار کی صورت

سیا رنگ اپنا نطا ہر پہول بنکر + کہین بو ہو کے پہولون مین سمایا

کہین عیسی کہین موسی کہین نور محمد ہے + کنہیا بنکے آتا ہے کہین اوتار کی صورت

مسلمان کلمہ گو بنکر کہین سجدہ مین گرتا ہے + کہڑا ہے پیش بت جاکر کہین کفار کی صورت

برنگ مختلف ہر وقت و ہر بار + وہ گلرو اپنا دکہلاتا ہے دیدار

جا بجا ہے حاضر و ناظر و منظور نظر + ڈہونڈتا پہرتا ہے بندہ بنکے اندہا ہر طرف

سینکڑون پردون سے وہ پردہ نشین آتا نظر + پردہ آنکہون سے اگر غافل اوٹہا کر دیکہتا

دیدہ دل سے اگر دیکہے کوئی آئے نظر + ہر جگہہ ہر شے مین وہ دانا و بینا بیحجاب

پرتما پوجن

دو شے ہین ایک چیتن - دوسرا جڑ - جو چیتن کو پوجتا ہے وہ چیتن ہوگا اور جو جڑ کو پوجتا ہے وہ جڑ ہوگا کیونکہ جیسی غذا کہائیگا ویسی طاقت ہوگی اور جیسا عمل کریگا ویسا نتیجہ پائیگا - چیتن فقط ایک پرماتما ہے دوسرا کوئی نہین - جو فانی ہے یا فنا ہوا ہے وہ جڑ ہے -

ہنود کے گمان مین ہے کہ اننت دہاری نے بت پرستی کو چہوڑ دیا یہہ اونکی خام خیالی یا جہالت باطنی ہے کہ مثل اننت دہاری کے کوئی بت پرست نہین ہے وے چہوٹی چہوٹی بتون کو پوجتے ہین میرا بت اتنا بڑا ہے کہ اوسکے پاؤن کی چہوٹی انگلی کا ناخن ترلوکی کے میدان مین نہین سماتا اور ونکے بتون کو کمہارون یا نجارون یا سنگتراشون یا فلزات کے کاریگرون نے بنایا ہے میرے ربّ نے بت اور بت کے اندر حرکت کرنے والیکو بنایا ہے اورون کے بتون کو مخالفان [illegible]

نے توڑا ہے میرے بت نے توڑنے والوںکا بھی سر توڑا ہے اور اونکے بت بے حس و حرکت ہین میرا بت حس و حرکت کا صانع ہے اور اونکے بت مندر سے باہر جانے کو قدرت نہین رکھتے میرا بت ہزارون برہمانڈ اسطرح بناتا ہے جسطرح بازیگر نوع بنوع کے سوانگ بناتا ہے -
پس یقین کرو کہ بت پرستون مین اول نمبر مین ہون - وے اپنے بتون کو چشمان ظاہری سے دیکھتے ہین - مین اپنے بت کو دل کی آنکھونسے دیکھتا ہون - **بیت**

کہ بچشمانِ دل مبین جز دوست + ہرچہ بینی بدانکہ مظہر اوست

اور اونکے بتون کی صورت بھیانک یا او چک ہے میرے بت کی مورت جتہار تہہ ہے - **بیت**

حق سے جب خالی ہوئی تب غالب وے نفسِ شوم + بوم ہو جاتا ہی وارث خانۂ ویران کا

وتیرتھہ برت

خلاصہ تمام عبادت و ریاضت و تیرتھہ برت کا یہہ ہے کہ خلق خدا کو راضی رکھے اور دل کو خدا کی طرف رجوع اور دنیا کو فانی سمجھے اور خلق آزاری کو گناہ عظیم تصور کرے اگر یہہ کرے اور کچھہ نکرے اعلیٰ مرتبہ کا ثواب ہو اگر عداوت اور کینہ و تعصب خلق خدا سے رکھے اور شب و روز جہانج بجاوے اور سجدہ کرے بموجب حکم حضرت عقل کے بہشت نپاوے مگر جہنم مین بیشک جاوے -

اشعار

نہ مخلص برہمن شو نہ دشمن مسلم + راہ بخدا دار نہ این باش نہ آن باش

صلح رکھہ ہر ایک سے اے صلح کل + تا رہے دنیا و دین مین نیک نام

کر سلام اور بندگی مومن کے ساتھہ + جب ملے ہندو بھی کہہ رام رام

کعبہ و دیر مین حاتم بخدا غیر خدا کوئی کافر نہ کوئی ہمنے مسلمان دیکھا

پرارتھنا یا مناجات

نظم

نہ جب تک ہو تیری ہدایت ذرا + لگے کسطرح پھر کسیکا پتا

نہین مجکو تیرے سوا اب پناہ + کہ حیران ہون یا کریم الله

تیرے در پہ حاضر ہون پر الفعال + گناہوں کا روشن ہے سب تجھپہ حال

ساتھہ معاش حاصل کرے اور جو اوسکے وابستہ ہون اونکی پرورش کرے اور دل سے سب کو
فانی اور ہیچ سمجھے اور تنگی و فراخی معاش سے ملول و مسرور نہو کہ ہر وقت زمانہ موافق نہین رہتا ہے
اور سب کے واسطے مساوی سامان ہونا دنیا کی رسم نہین ہے - البتہ جس کا کوئی دامن گرفتہ نہو اور
جس سے کچھہ محنت و مشقت نہو سکے اور جبکا دل تعلقات دنیاوی سے سیر ہوگیا ہو اور جسکو علم
معقول ہو وہ ترک تعلقات کر گوشہ گزینی اختیار کرے تو مضایقہ نہین ہے - دوہرہ -
سائین سے سچے رہو سنتو شیل سبہاؤ + چاہے لمبے کیس رکہہ چاہے گہوٹ منڈاو - اشعار
گہر مین ملجائیگا دلبر اپنے گہر مین کر تلاش + کیون عبث کرتا ہے اے گمراہ تو گہر گہر تلاش + کام جان مقصود
دل بے جستجو ملتا نہین + مرد طالب کے لئے ہے ہر گہڑی بہتر تلاش + کام مین دنیا کے اور دین کے تمام
اپنے خالق پر بہروسا چاہئے + ہوگا جو ہوگا اوسکے اذن سے + حکم مین اوسکے نہ بولا چاہئے + بولنا
بالکل عبث ہے ہمکو عسر اور یسر مین + کاتب تقدیر کا لکہا ہے ملتا ہر طرح + جسم کی قوت سے گر تو نگیا
تو کیا ہوا + شیر گیر و شیر دل شیر جوان اے پہلوان + نفس سرکش کے اگر بچہ تو تو تجہہ مین ہے فن
شیر حق سمجہین تجہے اہل جہان اے پہلوان + الفت فرزند و زن زنجیر ہے + اسلئے چلنے مین وا
تاخیر ہے + پر اسے کہتا نہین مین چہوڑ دے + بند کے رشتہ کو تو مت توڑ دے + کیونکہ یہان
دنیا کا ہے یوہین رواج + رہ ایہو نہین تو بقدر احتیاج + جون مرض کے واسطے کوئی دوا +
کام مین لاتا ہے تو بہی اسکو لا + اپنا دل مت باندہ اسنے میری جان + وقت چہٹنے کے نہ گذرے تا گران +
اس جہان کو تو سمجہہ مثل سرائے + اس سرا مین تو نہ اپنا دل لگا + ایک شب کا ہے گذارا سمجہہ +
رہ مسافر نبکے تو اے سرورہ + اس سرا کا چہوڑنا منظور رکہہ + دل لگانا یہان عقل سے دور کہہ
کیونکہ ان فرزند و زن کو کر قیاس + اہل مجلس کی طرحسے شمع پاس + تجہہ مین جب تک شنی ہے اور نور
تب تلک تجہہ پاس ہے انکا ظہور + پونہچے جب سرپہ تیرے صبح اجل + حس و حرکت مین پڑے تیرے خلل
تجکو پہر جون شمع کشتہ بوجہہ کر + گہر سے لیجا کر رکہین بیرون در + پس یہہ اپنے کام سے رکہتے ہین کام
نام تو رکہا ہے تیرا خواجہ نام + تو بہی اپنے کام تک رہ آشنا + خود غرض جو ہون نہ اونسے دل لگا
دل ملا ایسے سے اے شوریدہ سر + جسکی الفت دے سدا تجکو ثمر + مال و زر پر اپنے مت مغرور ہو
اوس سے ہو نزدیک سب سے دور ہو + اور سب دو دن کے ہین دوستدار + اول و آخر وہی
ہے تیرا یار + دل لگا اپنا اوسی سے میری جان + اوس سوا ہے کون تیرا مہربان +

آزار سے متعلق ہو خواہ حیوان ناطق ہو یا مطلق - چنانچہ نقل ہے کہ لقمان نے اوستاد نے
فرمایا کہ ایک جانور کو ہلاک کر اور جو عضو سب سے لطیف ہو اور جو سب سے کثیف ہو حاضر کر
لقمان نے دل اوس جانور کا روبرو حاضر کیا اوستاد نے پوچھا کہ یہہ کیا ہے لقمان نے کہا کہ
یہہ ایک ہی عضو دونون خصلت رکہتا ہے یعنی نیکی سے لطیف اور بدی سے کثیف ہو جاتا ہے
اوستاد نے خوش ہوکر کہا کہ کل مراتب حکمت عملی و نظری کے تمکو حاصل ہوگئے اب کچہہ حاجت
تعلیم و تفہیم کی باقی نہین ہی جہل ہر قسم کا تم سے دور ہوا اور ہر قسم کے عمل کا تمکو کشف ہوگیا -
اب رخصت ہو - چوپائی گردہب سکہہ چندن نہین مانئے * خاک ہول ہونیکی جانئے
سو کر پریت پرکہہ سے راکہیے * امرت ہو جن وہ نہین چاکہیے * ایسے جگ جیو بشئے رس راضی
سمجہ کے ہارت بازی * دنیا دارونکے رنج و راحت کا اندازہ غضب یا رنج ناکامی
[illegible] مدعا سے ہوتا ہے ایسی حالت مین دل کامیابی کو وہ حرکات کراتا ہے جو ظلم کے مدمین ہین اور
راحت کامیابی سے ہوتی ہے مگر بے اعتبار ہے کیونکہ کوئی کامیابی دوام کو نہین ہے مثلاً
[illegible] نے تمنا عقد کی کی اور تدبیر مناسب سے عقد ہوگیا پھر فوراً خواہش اولاد کی ہوئی
[illegible] اولاد نہ [illegible] کی تو وہ راحت رنج سے مبدل ہوگئی اگر یہہ تمنا بھی پوری ہوگئی لڑکا مرگیا یا آپ
مفلس ہوگیا یا لڑکا مرضی کے موافق نہوا غرضیکہ دنیا مین راحت مثل خواب کے اور رنج مانند
حیات دوامی کے ہے بعض اوقات خواب مین آدمی ڈرتا ہے اوسوقت کوئی اوسکو مارتا نہین
اور بعض وقت خوش ہوتا ہے اوسوقت اوسکو کوئی کچہہ دیتا نہین اسیطرح اس دنیا کی
خوشی اور رنج اپنے ہی دل سے ہوتا ہے جیسے سمندر کسی کو نہ ڈبوتا ہے نہ تیراتا ہے ہر کوئی
اپنے ہی گیان و اگیان سے ڈوبتا اور تیرتا ہے - یہہ روح پہلے ایسے مقام مین تہی جہان وجود
و عدم کا کچہہ نشان نہ تہا اب اوس مکان مین ہے جہان ایک راحت کے ساتھ ہزار رنج
در پیش ہوتے ہین کیا یہہ عقلمندی ہے جو اس مقام کے چھوڑنے کو دل نہین نہین چاہتا اور
اور اوس مقام کو پہونچنے کا شوق نہین ہوتا *

اشعار

وہ کیا دن تہے کہ ہم رہتے تہے قرب ذات عالی مین * کثرت کے عالم مین نہ تہا ظاہر نشان اپنا
عدم مین ہم عدم تہے یا کہ تہے ہستی کی ہستی مین [illegible] کہ تہا اس مسکن سے پہلے کہان اپنا
بغیر ہستی ہستی ہے کیا اس اپنی ہستی کی * [illegible] ازمکان لامکانی ہے مکان اپنا

خار و گل دونو کا ہے جب ایک گلشن سے ظہور + خار سے کہاتی ہے کیون اے عندلیب زار خوف
تجکو بہی زندگی کا جب نہین تجکو یقین + بیکلی کرتا ہے کیون اے یار کل کے واسطے
کہینچ لینگے جو کہ دنیا کی طمع سے اپنا ہاتہہ + پاؤن اپنا یہان وہی آرام سے پہیلا ئینگے

دوہرہ

گودہن گج دہن باجی دہن اور رتن دہن کہان + جب آوے سنتوس دہن سب دہن دہول سمان

امر و نہی

خدائی یا حکیمانہ یا عادلانہ امرونہی وہ ہین جو ہر انسان کے لئے مساوی ہون جو ایک مذہب یا ایک ولایت یا ایک خاندان کو فضیلت اور دوسرے کو رزیلت دینے والے ہین وہ امرونہی نہ خدائی ہین نہ حکیمانہ نہ عادلانہ ہین جیسے ہین۔ (عاقلان خوب میدانند)

ہر عیب کہ سلطان بپسندد ہنر است

ہے پرماتمن! آپ کو قدرت ہے کہ ہنر کو عیب اور عیب کو ہنر اور رزیل کو شریف اور شریف کو رزیل مشہور کردو اور جسپر نظر قہر کی کرو اگرچہ وہ شہنشاہ ہفت اقلیم ہو نان شبینہ کو محتاج ہو جاوے اور جسپر نظر مہر کی کرو بہیڑ و بکری و گاے و بیل و شتر چرانے والے و کپڑے دہونے والے و لکڑی چیرنے والے شاہنشاہان بن جاوین۔ ابیات

چاہے تو ایک ذرہ سے سورج کرے لاکہون عیان + چاہے تو ایک قطرہ سے دریاے بہائے بے نیاز
ایک لحظہ مین وہ جو چاہے کرے مختار ہے + ایک دم مین سینکڑون جلوے دکہائے بے نیاز
کام بگڑے بہی سنور جاتے ہین اوسکے فضل سے + کارسازی جب کرے وہ بادشاہ بے نیاز
جسکو وہ آباد رکہے کر سکے برباد کون + جسکو خود ویران کرے اوسکو کرے آباد کون
حق کی رحمت جسپہ ہوا اوسکو کوئی زحمت نہین + وہ کہان مجرم رہا محرم وہ جسکا بن گیا

عبرت

انجام شاہ و گدا دو گز کفن و تختہ تابوت کے سواے نہین کسی نے حریر یا محمودی کا دیا یا تحریر کربلا۔ کسی کو گزی گاڑا میسر ہوا بعد کرب و بلا۔ اوسنے صندل کا تختہ لگا یا اسنے بیر کے چہلونین چہپایا۔ حسرت دنیا سے کفن چاک ہوا بستہ تو تو نکا فرش خاک ہوا۔ نہ امیر سمور و قاقم کا فرش یا قالین بچہا سکا نہ فقیر پہٹی شطرنجی یا ٹوٹا بوریا لا سکا۔ بعد چندے جب گردش فلک نے

مقبرہ گرا یا تو اتنا کوئی بتانے نہ آیا کہ یہہ گور شاہ ہے یا لحد فقیر - اوسکو مرگ جوانی آئی یا بلائے ناگہانی اور یہہ استخوان بوسیدہ پیر ہے - یہہ بہی خوش نصیب نیک کمائی والے گور گڑہا کفن پاتے ہین نہین تو سینکڑون چہاتی پر ہاتہہ رکہکر مرجاتے ہین لوگ در گور رکہہ کے چلے آتے ہین - سگ بلی - چیل - کوّے بوٹیان نوچ نوچ کے کہاتے ہین - دامن دشت عریان کفن اور گور بیچراغ صحرا کا صحن ہوتا ہے - یاس وحسرت کے سوا ے نہ کوئی سرہانے روتا ہے اور تنّا چہٹ نہ کوئی پائتے ہوتا ہے -

نظم

گلشن دنیا کے سب مرجہائینگے جتنے ہین گلُ + اِن گلون کے واسطے اے یار کہانا خار مت
خاک سے پہلے بنے تم پہر بہی ہو جاؤگے خاک + خاکساری سے اگر ہو مرد رکہنا عار مت
خون کے پیاسے ہین اور دشمن ہین تیری جانکے + یار جو تونے بنائے ہین میری جان خاص خاص
اپنے اپنے مطلب اور مقصود پر مرتے ہین سب + ہے زمانہ آج کس کا دوست اور کسکا عزیز
اس جہان سے جب تن تنہا سفر کر جائیگا + ساتہہ ہوگا کون کوئی خویش یا تیرا عزیز
ایک دن یہہ ساری عزت خاک مین ملجائیگی + کیا ہوا دو روز گر دنیا مین کہلایا عزیز
خط جو دیتا ہون کبوتر کو بدلتا ہے وہ آنکہہ + کیا مروت گلشن دنیا سے عنقا ہو گئی
اے سیاہ بختی تیری تاثیر کے قائل ہین ہم + آنکہہ ڈالی جس دوشالہ پہ وہ کمبل ہو گیا
تم تو کہتے ہو کہ دم کے بعد آجاتا ہون مین + پر خدا جانے ہمین دم کا بہروسا کچہہ نہین
کوئی دم مین چلا جائیگا دم انکی موت آخر + دمادم ہمدمو دم کو خدا کی یاد مین رکہو

خوشنودئی خالق ومخلوق

دنیا مین رہ کر کسیکو رنجیدہ نکر یہہ مین نہین کہتا ہون کہ گنہگار کو سزا ندے یا جو پگڑی اوتارنا چاہے اوسکے آگے سر نیچا کردے مگر اپنی غرض پورا کرنے کو کسیکو دکہہ ندے اور جہانتک ممکن ہو انسان وحیوان کی امینت کا بندوبست کر مین یہہ نہین کہتا ہون کہ زن وفرزند کا حق تلف کر غیرونکو دے - اپنے نفس پر جبر کرکے اور ونکی خدمت کر - اگر اس قانون پر چلنے سے قادر قدرت راضی نہو تو یقین کر کہ وہ عادل نہین ہے اور اگر وہ گنہگار کو بیگناہ اور بیگناہ کو گنہگار سمجہے حکیم نہین جاہل ہے اور کسی کی نذر ونیاز خاطر وخوشامد سے خوش ہوا اور جو ایسا نکرے اوس سے ناخوش ہو تو سمجہہ جیسے ہم ہین ویسا ہی وہ ہے - ایک کوڑی انمول الضعیفین -

(۱) خداکو پہچان اور اوسکے حق کو نگاہ رکہہ (۲) خدا سے وہ چیز مانگ جو امرٹ ہو یعنی جو سدا رہے
(۳) کمبخت وہ ہے جسکو آخرت کا فکر نہین اور دنیا کی لذتون مین بندہا ہے (۴) اوس دولت
و حرمت کو جمع کر جسکو ساتہہ لیجا سکے یہہ سب مال و متاع جسم کے ہمراہ یہانہی رہ جائیگا (۵) ن
حکیم اوسکو جانو جو دنیا کی نعمتون سے خوش ہووے اور مصیبتون سے رووے اور جھینکے (۶)
خبیث آدمی کو بہت بات بنانے اور بغیر پوچھے جواب دینے سے پہچان لو (۷) انسان کو وہان جانا ہی
جہان کوئی اوسکا دوست و مددگار و بخشانے والا نہوگا اور ایسی جگہہ ہے جہان آقا و غلام سب
برابر ہین — (۸) اس دنیا کی لذتون سے محروم رہ کر غم نکر کیونکہ جو مرا سب کے ساتہہ حسرت
گئی ہے (۹) دولت سے غرور اور مصیبت سے غم نکر کہ دو نو چندروزہ ہین (۱۰) جو عیب تجہہ
مین موجود ہے اوسکے ترک کرنے کو اورونکو ہدایت نکر کہ موثر نہوگی (۱۱) عامل بےعلم مثل خانہ
بیچراغ کی ہے اور عالم بےعمل مانند مشعلچی نابینا کے ہے (۱۲) خواہش مثل اسپ سرکش کے ہے
اور تمیز یعنی گیان مانند لگام خاردار کے اسپ سرکشی کو عین حیات اپنے نہ چہوڑیگا تم لگام
کو کہینچے رہو — (۱۳) گیان خواہش کو قتل نہین کرتا مگر [illegible] اوسکی آفات سے بچاتا ہے جیسے چہاتہ
دہوپ کو دفع نہین کرتا مگر اوسکی صعوبت سے امن دیتا ہے (۱۴) مرد کا زیور حکمت —
عفت — شجاعت — اور عدالت ہے — (۱۵) عورت کا زیور عصمت — لیاقت اور ادب
ہے — (۱۶) معقول کلام وہ ہے جسکا نفع و نقصان ظاہر نظر آوے اور گذشتگان کی سرگذشت
سے ظاہر ہوا اور قیاس قبول کرے —

(۱۷) سب سنسار پنچ تت یا اربعہ عناصر سے بنا ہے پس جیسا ایک ویسا دوسرا البتہ بدیا-
گن — کرم سے ایک اونچ دوسرا نیچ —

(۱۸) صبر و قناعت رزق کو کم نہین کرتا مگر ذلت و رسوائی دو دن ہتی کو — حرص و طمع رزق کو
زیادہ نہین کرتی مگر خواری و نالائقی و بیحیائی کو —

(۱۹) جس مضمون کو معقول و مفید عام سمجہو اوسے برہما کا قول یقین کرو اور جس مضمون سے
بدبوے خودمطلبی آتی ہو اوسکو اختیار یافتہ کا قول یقین کرو — (۲۰) طاعت اوسکی کرو جو کسی کی
طاعت نکرتا ہو — درخواست اوس سے کرو جو کسی کا محتاج نہو اور دیکہنا اوسکو چاہیے
جو بے نظیر ہو —

التماس ضروری

کتاب ہذا بعد پڑہنے کے اگر لایق ردّی مین ڈالنے کے ہو تو ڈالدیجئے کچھہ غم نہین مگر براے خدا بدون دیکہے ردّی مین نہ ڈالیئے گا اتنا رحم کیجئے کہ جہان مین نے اسکو کئی ہفتون کی محنت سے تیار کیا ہے آپ بہی ایک گہنٹہ تو میری ہی خاطر لگائیے گا اور سمجہئے گا کہ مین ہی آپ سے ملا اور آپ کا ایک گہنٹہ ضایع کیا۔

عذر

اگر پائین کچھہ اسمین سہو و خطا + کرین چشم پوشی بروے عطا
کہ بے سہو دنیا مین ذی جان نہین + اگر ہے تو بیشک وہ انسان نہین

الیسا ہی وہ برا ہو پہ لگجاے جس سے دل + لگتا ہے جیکو پہر وہی واللہ سب سے خوب
خوبی مین خوبرو تو سبہی خوب ہین نظیر + جو خوب غور کی تو ہے اللہ ہی سب سے خوب

دیوانہ را ہوے بس است

الراقم
معقول پسند و نکا خادم بوٹا رام اننت دہاری اول مدرس مدرسہ کول ۔ تحصیل کیتہل ۔ ضلع کرنال ۔ یکم جون ۱۸۹۰ء

تمام شد

)+(

तत्सत्

توحید

توحید گونگے کا گوڑ ہے گوڑ کا مزہ چکھنے سے معلوم ہوتا ہے لکھنے یا بیان کرنے کوئی نہین سکتا۔

دوہرہ

سندر جیسے شکرا گونگے کہائی ہوئے + مُنہہ سے کہہ آوے نہین کاکہہ پڑاوے سوئے

सुन्दर जैसे शर्करा। गूंगे खाई होय ❋
मुखसे कहि आवे नहीं। कारव पड़ावे सोय

شعر

جو پیچھے گمشدہ کے کوئی جاوے + کرے گم آپ کو تب اوسکو پاوے

نمسکار

جسنے مجھے شکم مادر مین مرتب کیا۔ جسنے قبل میرے پیدا ہونیکے میری مادر کی پستان مین دودہ کو جمع کیا۔ جسکے دست قدرت مین انسان وحیوان کی موت وحیات ہے۔ جو ہر حال پر قادر ہے۔ جو ہر جگہہ حاضر و ناظر ہے۔ جو مقدر کا کرنے والہ اور تقدیر کا لکھنے والہ ہے۔ جو نیک وبد کا دیکھنے والہ اور ہر مشکل کا آسان کرنے والہ ہے۔ اور جو صاحب عالم و عالمیان ہے اور جو سلطان کو گدا اور گدا کو سلطان کرنے والہ ہے۔ جسنے قسمت مین ہر بشر کے عمر و دولت و علم و موت وغیرہ کو لکھا ہے اوسکو میرا من باتی کرم سے بارہا

نسکار ہے۔

دوہرہ

لاگی پیت سُجان سون برجین لوگ اجان + تاسور نا بنے جاکے جیا پران +

[illegible] सुजानसु । बरजें लोग अजान

[illegible] टूटे ना बने । जाके [illegible] पिरान

(انت کال)

جس شخص کی موت کا وقت قریب پوہچتا ہے وہ فکر کرتا ہے کہ بعد مرنے میرے میرے وابستگان کا کیا حال ہوگا اوسکو سمجھنا چاہیئے کہ جو حال اوسکا بوقت مرنے اوسکے بزرگون کے ہوا تہا وہی حال اوسکے پس ماندگان کا ہوگا۔ آدم کے وقت کی صحیح مدت معلوم نہین ہوتی مگر اسمین کچھہ شک نہین کہ جو آج ہین مسلسل آدم کے وقت سے چلے آتے ہین اگر کسی کے مرنے سے اوسکے خاندان کی تباہی ہوتی تو یہہ سلسلہ اوسروز سے آجتک قائم نرہتا اور بہت اشخاص مرنے کیوقت دولت وحکومت چہوڑ گئے اونکی اولاد نے تباہ کر ذلت سے زندگی قطع کی اور بعض فقیرون کا حال برعکس ہوا کہ اونکے بزرگ نان شبینہ کو محتاج تھے اور وہ مفخر زمانہ ہوئے پس سمجھنا چاہیئے کہ ہر کوئی اپنی لیاقت وقسمت کے موافق حیات بسر کرتا ہے۔ ہرایک متنفس جانتا ہے کہ ہرایک چرند وپرند اپنی حیات کو بدون مدد خویش واقربا کے تمام کرتا ہے اور یہ سبب تنگ ہونے کے اعانت کا خواستگار نہین ہوسکتا ہے اور عمر طبعی بھی پاتا ہے کیا انسان کا بچہ حیوان کے برابر نہین ہے۔ جو سمجھتا ہے کہ اپنے متعلقان کو مین پالتا یا مدد کرتا ہون وہ کافر یا مشرک ہے کیونکہ پالنے والہ کل عالم کا بنانے والہ اوسکا ہے اور ثبوت اوسکا آفتاب سے زیادہ روشن ہے کہ بمجرد تولد ہونے فرزند کے اوسکی

ماں کی پستان مین دودہ پیدا ہو جاتا ہے [illegible] حضرت موسی و شداد کا کہ وہ کس طرح پلے
اور بادشاہ دہلی کے بہائی اور [illegible] ئی اور باپ کے روبرو کسطرح مرے اور
بندہ ہمنگہ کے بیٹے زخ سے [illegible] ین کس کے ہاتہہ سے قتل ہوئے - پس سمجہو کہ جو
پالتا ہی وہی مارتا ہے [illegible] ت و ذلت دینے والہ بہی وہی ایک ہی

مرنے والہ یہہ بہی غم کرتا ہے کہ جس مہم کے سرانجام کو مین متوجہہ تہا افسوس کہ
اوسکا سرانجام نہ دیکہا اور یہہ ناتمام رہی اوسکو سمجہنا چاہئے کہ کار دنیا کسے تمام نہ کرد
پس اوسکو اس خیال سے غمگین ہونا نادانی ہے کہ رسم دنیا یہی ہی کہ کوئی درخت
لگاتا ہے اور کوئی اوسکا پہل کہاتا ہے جن درختون کے پہل یہہ کہاتا رہا ہی وہ
سب اوسکے لگائے ہوئے نہ تہے جیسے اوروں نے اون درختون کو بے کہائے
پہل کے چہوڑا اسکو بہی چہوڑنا چاہئے -

قریب المرگ کو یہہ رنج بہی دامنگیر ہوا کرتا ہے کہ یہہ مال و اسباب جو میرا ہے دشمنون
کے ہاتہہ مین جاے گا یا متعلقان نالایقی سے برباد کرینگے وہ سمجہے کہ جو جائداد اوسکے
تصرف مین ہے متروکہ پدری ہے یا مکسوبہ خاص اگر متروکہ پدری ہی تو وارثون کے لئی چہوڑنا ضرور
ہی اور اگر مکسوبہ خاص ہی تو شکر کرنا چاہئے کہ جن چیزون کو مین اس دنیا مین محتاج تہا اپنے حین حیات اوسے
کامیاب رہا اب یہہ وہ طعام ہے جو بعد سیری شکم کے رکابی مین بچ رہا - یہہ فکر بہی مت کرو کہ مرنے
کے بعد ہم کہان جاوینگے آیا بہشت مین جاوینگے یا دوزخ مین اور ہماری گزران کس طرح
ہوگی سمجہنا چاہئے کہ جب تم یہان آئے تہے تمکو کچہہ معلوم نہ تہا کہ ہم کہان سے آئے
ہین اور کس طرح گزران کرینگے لیکن جتنے روز تم زندہ رہے ایک صورت سے تمہاری گزران
ہوئی اسیطرح سے جب تم یہان سے جاؤگے جہان پہونچوگے تمہاری گزران کا
سبب ہو جائیگا - تم اپنے ارادہ سے یہان نہین آئے تہے مگر تمکو کوئی کہینچکر لایا تہا

اور اب جو وقت جانے کا قریب ہوا اپنی خوشی سے نہین جاتے ہو کوئی تمکو کھینچکر
لیجاتا ہے پس لیجانے والا راہ و مقام کو جانتا ہے اور تمہاری مایحتاج کے سامان
کا ذمہ وار ہے پس تم اپنے تئین مثل شتر اور خدا کو شتربان سمجھ کر اوسکے پیچھے چلو وہ اپنے
نفع کی خاطر جس جنگل مین چارہ و پانی وافر ہوگا وہان تمکو چھوڑ دیگا مت سمجھو کہ شتربان
شترونکی خور و پرداخت سے لاپرواہ ہے کیونکہ شتربان کو بزرگی شتران سے ہے اسلیے جہان
چارہ کم ہوگا وہ کلہاڑی لیکر درخت پر چڑھیگا اور تمہین کاٹ کر کہلائیگا۔

مرنے والے کو یہہ حسرت بھی ہوا کرتی ہے کہ یہہ لذات دنیا کی جو حاصل تہین اور جن لوگون
سے دل گرویدہ تہا پھر ان سے کوئی صورت ملاقات نرہیگی اوسکو سمجھنا چاہیئے کہ لذات
دنیا کی ناپائدار ہین اور جس چیز سے ایک لذت ملتی ہے چار کراہیت اوسکے ہمراہ ہوتی ہین

شعر

سالہا دل چون صبا طوف ریاض دہر کرد + در فضائے او گلے گر یافت بے خارے نیافت
گلشن دنیا کے سب مرجھائینگے جتنے ہین گل + ان گلون کے واسطے اے یار کہانا خار مت

وابستگان تمہارے سرائے کی ہشیاری ہے اور تم مسافر - صبح ہوئی گٹھری باندھو اور آگے
کی راہ لو اور ہشیاری کے ناز و غمزہ کو سرائے مین چھوڑ دو اگر بوجھ زیادہ ہوئی تو راہ
مین تکلیف پاؤگے۔

اے یارو موت کیوقت بجز اپنے گیان کے پیر کی پیری اور استاد کی استادی
اور بزرگون کی مہربانی اور دوستون کی یاری اور خوردون کی خدمتگزاری یا بیقراری کچھ کوئی
مددگار نہین ہوتی - شہوت و غضب اور اوسکے متعلقات سے بھی کوئی مددگار نہین
ہوتا مگر تمیز -

مرنے والے کو چاہیئے کہ جب اوسکی موت قریب ہو دنیا دارون سے تعلق دوستی

وہ دشمنی کا ترک کرے اور لذات محسوسات کا خیال دل سے دور کرے کہ اوسکی
موت بے تکلف ہو اور اوسکی دانائی یادگار رہے اور اوسوقت امید و خوف
اپنے اعمال کا بھی لاحاصل ہے کہ اوسوقت کچھہ علاج ہو نہین ہوسکتا جو ہونا ہوگا
وہ ہوگا بس دل کو بجائے خود قائم رکھے - موت سے ڈرنا بھی فضول ہے کیونکہ
ڈر اوس چیز سے چاہئے جس سے گریز ہو بیشک یہہ آویگی اور کبھی نچھوڑے گی پھر
اوس سے خوف کی کچھہ ضرورت نہین -
پیدا ہونا بھی ارادہ کا فعل نہ تھا ایک ایسا اسباب جمع ہوا کہ جس سے ایک صورت
بنی موت اوس اسباب کے پریشان کرنے کی ایک علت ہے -

شعر

حیات لائی آئے قضا لے چلی چلے +++ ہم اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے

پہیلی

اقربا کو کم استعداد الف سے لکھتے ہین حقیقی لغت ہین عین سے لکھتے ہین (اہم
کہ تنگ آرد قصہ حضرت یوسف و خواجہ سگ پرست بنگرد) اور دوست سب
دسترخوان کی بلی ہین -

انقلاب زمانہ

نقل ہے کہ ایک شخص نے ایک شخص کو دیکھا کہ خچر پر سوار جاتا ہے اور اوسکے غلام
آگے سے آدمیون کو ہٹاتے جاتے ہین چند روز کے بعد وہی شخص سر و پا برہنہ
سپاہیون کے ہاتھہ مین گرفتار نظر آیا - افسوس کہ یہہ دل ایسا گمراہ ہے کہ وقت پر
بھول جاتا ہے جیسے شرابی حالت سکر مین پس و پیش کا خیال نہین رکھتا - عقلا کے نزدیک
شراب سے پرہیزگار وہی ہے جو تکبر و غرور کی شراب سے پرہیز کرے -

ایک مردِ معقول کی سمجھہ

جو بھوکا نہ سویا اوسنے طعام لذیذ پایا - جو بیمار نہوا اوسنے تمام اسباب معیشت پایا - جو منتی نہوا وہ بادشاہ ہوا - جو تلخ و ترش زمانہ کو سہ گیا وہ فقیر ہوا - جو کسی بلا مین ماخوذ نہوا وہ بہشت مین مقیم ہوا - جو باہمہ و بےہمہ رہا وہ خدا سے واصل ہوا -

موحد

موحد خدا پر اِسطرح نگاہ رکھتا ہے جیسے طفل شیر خوار اپنی ما پر کہ بجز اپنی ماکے غیر سے ملتفت نہین ہوتا -

بھجن

برتھا ابھمان کرتا ہے ارے متی مند تو بل کا
سپشٹ آنکھوں سے دیکھے ہے لگا ہے تار چل چل کا
جو کرتا ہے سو اب کر لے بھروسا ہے نہین کل کا
جسے کہتے ہین کشن بھگر بھولا جان لے جل کا
گیا راون کہان ہترو ہوئی گتی کنس کی کیسی
رہا نہین جیتہ بھی کوئی جگت مین کورو سے دل کا
ہوئے ہین بشنو شیو برہما و پاسک جس نرنجن کے
نہین تو کس لئے کرتا ہے دھیان اوس بھگت بتسل کا
کر جیت انشیون سے لگا من پریم مین سیتک
نہین اوسکے سوا داتا کہین کوئی انتھے پھل کا
اِنہا دھرم کو برتو بچن من کا لے سے پیارے
نکالو جیت سے اپنے اُو پدرو دویش و چھل کا

ॐतत्सत्

ایک پرمیشور ہی سب کا پوجیہ ہے

Father of all in every age,
In every clime adored;
By saint, by savage and by sage,
Jehovah, Jove or Lord.

ترجمہ - ہر زمانہ و ہر ولایت مین کیا ولی کیا رشی منی کیا جاہل کیا عالم
سب نے اوسی ایک پرم پتا کو جسکے جی ہوواہ جوو لارڈ وغیرہ بے شمار
صفاتی نام ہین پوجا ہے ؛

پرمیشور یا خدا کو سجدہ یا ساشٹانگ پرنام

اربعہ عناصر و اجرام فلکی و اجسام ارضی اور جملہ موجودات سب ایک یا دو
صفت رکہتے ہین اور سب وصف جسمین ہین اور جسکا نہ کوئی ذاتی نام ہے
نہ نشان - اور درخت - پتے - ہریاول - سبزہ زار - اور خوشنما رنگارنگ
کے پہول اور طرح طرح کے پہل - ندی نالے اور پہاڑ سمندر اور دریا - اور
آسمان اور چاند سورج اور ستارے اور اونکی چمک دمک - اور ہزارہا
جاندار اور اونکے کومل بچے جس صانع کامل کا ثبوت دے رہے ہین مین
اوسیکو بار بار سجدہ یا ساشٹانگ پرنام کرتا ہون ؛

दोहा

हे जगदीश अनूप तुम । सकल गुनखान न ॥
महिमा अपरंपार है । कहांलगि करूं बखान ॥

دوہرہ

جگدیش انوپ تم سکل گنن کی کھان | جیسا پرم پار ہے ان لگ کرون بکھان

چوپائی

नरकोविद कवी गुरु मुनी ज्ञानी। भांति अनेक कही बरबानी॥
मुनी तक पार न पावे नीमें॥४॥ मैं मति मन्द कवन गिनती में॥

چوپائی

نرکوی کوبد گور منی گیانی ؛ | بہانتی انیک کہی بر بانی
منی تک پار نہ پاوین جی مین ؛ | مین متی مند کون گنتی مین

عابد

جواپنے غور و فکر سے صانع صنعت و قادر قدرت و حکیم حکمت اور اجزا کے کل اور کل کے اجزا اور درخت کے تخم اور تخم کے درخت اور محسوس و غیر محسوس اور فانی وجاودانی کی حقیقت سمجھے اور جسکو افضل سمجھے اوسکو دل سے بلاغرض صدق محبت سے جیساکہ مجنون نے لیلے کو پیار کیا تہا پیار کرے۔

بیدانتی وصوفی

دوہرہ

ذات نہ پوچھو سنت کی پوچھو من کا گیان | مول کرو تلوار کا پڑا رہنے دو میان

اس دوہرہ کا خلاصہ مطلب یہہ ہے کہ سنت و صوفی کی ذات سے غرض نہ رکہہ اوسکے گیان سے مقصد رکہو ؛

کہاوت

ذات پات پوچھے نہین کوئے | کرتی ہین تلنگا ہوئے ؛؛؛

لفظ صوفی و بیدانتی بمعنی واحد ہین اور گیان سے مراد برہم گیان یا علم الٰہی ہے پس برہمن یا بیدانتی لفظ ظاہری لباس مثل لیبو

دہوتی وسونڈ کے دار پگڑی وچوڑے تلک وگلے مین کنٹھی ومالا ڈالنی
یا بہگوین بانے یا جٹا جوٹ یا گہوٹ منڈانے وڈنڈ کمنڈل ہاتہہ مین رکہنے
وغیرہ سے ہنین بنتا مگر انتہہ کرن کی شدہی اور برہم گیان سے ؛

دوہرہ

سائین سے سچے رہو سنتو شیل سوبہاو   چاہے لمبے کیس رکہہ چاہے گہوٹ منڈاو

مولوی یا صوفی بہی سر پر بڑا عمامہ باندہنے اور ٹخنون سے اونچا پاجامہ پہنے
اور ہاتہہ پر ہزار دانہ تسبیح لینے اور پیشانی پر نشان سجود نمایان کرنے یا گلے
مین کفنی پہنے اور چار ابرو صفایا کرانے وغیرہ سے ہنین بنتا لیکن صفائی
باطن وعلم الہی سے ؛

۵
وجد

بدن کے روئین کہڑے ہونا۔ کانپنا۔ پسینا آنا۔ ہنسنا۔ رونا اور سکتہ وجد
حقیقی سے اور ناچنا۔ کودنا۔ پگڑی پہینکنا۔ کپڑے پہاڑنا اور اولٹے لٹکنا۔
وجد بناوٹی ہے۔

۶
حقیقی عقل

جس عقل سے اون کامون کا سرانجام ہوتا ہے جنکو فنا ہے وہ اصل مین عقل
ہنین ہے اور اوسکا نام عقل اسطور سے رکہا ہے جیسے۔ برعکس نہند نام زنگی
کافور۔ اصل مین عقل وہ ہے جو جاودانی شئے کو دیکہے اور قابو مین کرلے

۷
دل کی سلطنت

انسانی زندگی ایک بہت بڑی سلطنت ہی اور دل اوس سلطنت کا بادشاہ ہے
پس جو دل پاک۔ اعلی نیک اور فراخ ہے اوسکی سلطنت باامن اور سب کی
بہلائی اور بہبودی کا باعث ہوگی اور جو دل ناپاک۔ کمینہ اور تنگ ہو اوسکی تمام

سلطنت امن سی خالی اور خرابیون سے پُر اور ڈ ہہ و عذاب کا موجب ہوگی ؛

شدنی ان ہٹ جی

جب صبح ہونے کا وقت ہوتا ہی مُرغ واسطے بانگ کی ہو یا ہو اور گھڑی چلتی ہو یا بند ہو صبح ہونے سی ہنین رُکتی اسیطرح سی جب مینہہ برسنے کا وقت ہوتا ہے از خود ابر کہین سے پیدا ہو جاتا ہے پس غرض اس بیان سے یہہ ہی کہ بھلا یا برا ہونے کا جب وقت آتا ہے اوسکا سامان فوراً ہو جاتا ہے۔

ترغیب مذہب

ہرایک پابند مذہب کو لازم ہے کہ پہلے اپنے مذہب کی اصلیت دلائل معقول سے قائم کر لے پھر دوسرونکو اپنے مذہب کی طرف رجوع لاوے ؛

نور تہہ

(۱) کل مخلوق بلکہ مخلوق کے خالق کے قابو کرنے کو بلا غرض سچی محبت ہی۔ (۲) جو بھلا و برا کرنے کو مختار ہے اوس سے ہمیشہ ڈرنا واجب ہی۔ (۳) جسکا نفع اپنے نقصان سے ہو اوس سے امید خیر خواہی رکھنا اپنے پاون پر آپ کلہاڑی مارنا ہے (۴) دشمن کی دوستانہ گفتگو پر فریفتہ ہونا چاہیئے کہ مچھر دوستانہ آواز کان مین سُنا ڈنک مارتا ہے (۵) دولت کی نقصان و غرت کے زیان اور جورو کی بدکاری کے بیان سے بجز حقارت اور کچھہ حاصل نہین ہے (۶) بیوقوفی کا نشان نسیان اور دانشمندی کی علامت حافظہ ہے کہ بیوقوف نیکی و بدی کو بھول جاتا ہے عاقل یاد رکھتا ہے (۷) جو [illegible] کرتا ہے اور بدی سے باز رہتا ہے وہ جیتے جی ہی بہشت مین مقیم ہے (۸) دشمن سے اوسکے ظلم شکایت کرنا یا اوسکے ظلم کی شکایت اور ونکے پاس کرنے سی اپنی کمزوری و بیعقلی کا علاج کرنا بہتر ہے (۹) مقصود کے حاصل کرنیکو

[illegible] کال چاہئے اور تدبیر معقول ٭٭٭

لامذہب آدمیون کی سمجھہ

مذاہب کی متعلق آسمانی کتابونکا مضمون ایسا طفل مزاج ہے کہ ہر ایک پیغمبر والا
کو وہ ہدایت کرتا ہے جو دوسرے پیغمبر و اوتار کے برخلاف ہی اسی سبب سی ایک
مذہب والا دوسرے مذہب کی کتاب کی دیکھنے و سننے سے نفرت کر اوسکو پانی مین ڈوبلنے
یا آگ مین جلانے کی کوشش کرتا ہے لیکن ہمارے دل کی تختی پر عقل و
عدل کی قلم سے جو کچھہ قدرت نے لکھہ دیا ہے اوسے نہ کوئی پانی مین
ڈوبا سکے نہ آگ مین جلانے سکتا ہے پس ہمارے لئے وہی کافی ہے۔
ہماری ایک مندرجہ ذیل پہیلی بوجھو۔

پہیلی

شام کے وقت ایک مسافر شب باشی کے لئے سرائے مین آیا
مسافر کو دیکھتے ہی سرائے کی بھٹیاریان اوسکے
گرد جمع ہوئین اور ہر ایک نے اوسکو اپنے اپنے مکان کی عمدگی
و آسایش بخش ہونے کے بارہ مین ایسی ایسی تعریفین سنائین کہ جنکے
سننے سے باغ گل بکاولی بہی ہیچکارہ متصور ہوتا تہا۔ مسافر حیران تہا
کہ کونسی بہٹیاری کے مکان مین ٹہیرون کہ ہر ایک اپنے مکان کی تعریف دوسری
سے چڑھہ بڑھ کر کرتی ہے مسافر اسی سوچ بچار مین تہا کہ اتنے مین ایک
بہٹیاری نے اوسکا ہاتہہ پکڑ کر کہا کہ میان سوچتے کیا ہو چلو دیکھو تو ہی
میرا مکان کیسا کشادہ آرام دہ و فرحت افزا ہے دوسری بہٹیاری نے
دوسرا ہاتہہ پکڑ لیا اور اوسے اپنے مکان کی طرف کہینچنے لگی اسیطرح تیسری
نے اوسکی پیٹہ مین ہاتہہ ڈال اوسے اپنی کوٹہری کی طرف لیجانا چاہا

غرضیکہ ہر ایک نے اوسکو اپنے اپنے مکان کی طرف کھینچا جب مسافر نوکی
کھینچا تانی سے بہت دق ہوا تو جھٹ پٹ سراے سے باہر نکل میدان مین جا
سویا اور سوتے وقت یہہ فقرہ زبان پر لایا ـ رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت

تعین وقت

تعین وقت کا فقط واسطے ریاضت وعبادت و وظیفہ ہی کے لازم نہین
ہے بلکہ کوئی کام دین و دنیا و اپنا و بیگانہ کا بغیر تعین وقت کے نکرنا چاہیے
کہ وقت کے تعین کرنے سے طبیعت درست رہتی ہے اور دل پر ہراس و
پریشانی نہین ہوتی اور وقت اپنے و بیگانہ کا ضایع نہین جاتا اور ہر ایک
کام آسانی سے ہوتا چلا جاتا ہے ؛؛

عورت کی پارسائی

کاہ فروش کی جورو اپنے مفلس شوہر کے ہمراہ رہنے سے پارسا کہلاتی ہے
نورجہان اگرچہ جہانگیر شاہ کی بیگم تھی مگر چھنال کہلائی ـ مشہور عام ہے کہ
ایک روز نورجہان نے جہانگیر سے کہا کہ تمہارے موہنہ سے بدبو آتی ہے
جہانگیر نے جوزبائی سے تصدیق کرنا چاہا اوسنے جواب دیا کہ مین نے
سوائے تمہارے موہنہ کے دوسرے سے موہنہ نہین ملایا ہے پس قیاس
کرتی ہون کہ جیسی بدبو تمہارے دہن کی ہے ویسی ہی تمام جہان کے مردون
کے موہنہ کی ہوگی نورجہان نے متعدد مردون کے موہنہ سے موہنہ ملایا
ہے اوسکو تمیز بدبو و خوشبو کی ضرور ہوگی ـ دیکھو آج نورجہان ہے نہ
جوزبائی مگر جوزبائی کی پارسائی اور نورجہان کی بدکاری یادگار ہے ـ

ہندیون کی خرابی کے اسباب

عورتون کو ناخواندہ رکہنا ـ بغیر سمجھے نفع و نقصان کے آبائی رسمونکی پیروی

مین سے بعضے ایک کے بعضے دوسرے کی طرفدار ہو جاتے ہین اور خاندان کی دولت کو وکیل اور رسوم عدالت کی ضایع کرتی ہے اور اولاد کا وقت ترکہ کے جہگڑے مین رایگان جاتا ہے۔

فوائد سفر

سفر کرنے والا مثل آب روان کے عیوب و خطا سے پاک ہو جاتا ہے اور جو گہر مین رہتا ہے متعفن و مکروہ رہتا ہے۔ سفر کرنے والہ اگر امیر ہو خلیق ہو جاتا ہے کیونکہ اپنے ملک مین سب کو بطور فرمانبردار کے سمجھتا ہے غیر ملک مین اگر ایک ادنی سی تخلق پیش نہ آوے تو برابری کو مستعد ہو وے اور جو کسی علم و ادب مین لال رہتے ہین وطن کے مردم اونہین بہت عزیز نہین سمجھتے پردیس مین عزت پاتے ہین جیسے مشہور ہی کہ گہر کا جوگی جوگنا اور آن گان کا سدھ۔ اور جو کسی روزگار کے متلاشی ہوتے ہین وطن کے دس گہر مین تلاش کر سکتے ہین گمر پردیس مین ہزار در کو دیکھ سکتے ہین۔ اور جو نالایق ہوتے ہین اوسکے واسطے مثل مشہور ہے کہ فلانا بارہ برس دہلی مین رہا مگر بہاڑ جہونکتا رہا نہ اونکو خدا کی قدرت نظر آتی ہے نہ دنیا کی کوئی نعمت ملتی ہے عمر و وقت ضائع ہوتا ہے اور سفر کی مصیبتین پیش آتی ہین اور سرمایہ جو اونکے پاس ہوتا ہے وہ چوردن و ٹہگون کے ہاتہہ آتا ہے۔ اور جو پختہ مزاج۔ علم و عقل و حلم والا ہوتا ہے وہ سفر سے فائدہ اوٹہاتا ہے یعنی عقل و ہمت و طاقت و تحمل والے کو سفر وسیلہ ظفر کا ہے اور بیوقوف۔ بزدل۔ کمزور۔ و پست ہمت کو سفر بصورت سقر ہے۔ اور علم و عقل و دولت و عزت اوسیکو ملتی ہے جو گہر سے باہر نکلتا ہے۔ اور خانہ نشین کو اگر ترکہ پدری ملجاوے عیارون کے ہاتہہ سے جلد برباد ہو جاوے ✤

سفر کرنے والونکو ہدایت

کنگال مسافر جو بصورت فقیرون کے یا مزدورون کے سفر کرے فقط اوسکو اتنی ہی ہدایت کافی ہے کہ چوری نکرے۔ کسی کی عورت نہ لے بہاگے۔ جعلسازی و کیمیا سازی و قلب سازی نکرے۔ کراماتی و جادوگر نہ بنے اگر ایسا کریگا مار کہائیگا۔ پکڑا جائیگا قید ہوگا۔ متوسط درجہ کے آدمیون کے لیئے یہہ ہدایت ہے کہ راہ مین دوسرے مسافر کی اختلاط پر بہول کے اوسکی کوئی کہانے پینے کی چیز جیسے کہ چلم تمباکو کی بہی نہ لے کہ بہت آدمی مسافرون کو بیہوش کرا کے مال لوٹتے ہین بلکہ ہلاک کر دیتے ہین اور اجنبی آدمی کے یہان مہمان نہ بنے کہ بہت آدمیون کا دستور ہے کہ پہلے چکنی چپڑی باتین بنا کے مسافر کو مہمان کرتے ہین اور چلتے وقت ایک لنبا بل پیش کرتے ہین۔ اور اپنی نقد و جنس کو پوشیدہ رکہے کہ مسافر کے پاس نقدی کا احتمال کر بہت اشخاص چرا لیتے یا چہین لیتے ہین یا بحیلہ قرض مانگتے ہین۔ پردیس مین کسبیون یا خانگیون و بدکار عورتون سے خلا ملا نکرے کہ جو پردیس کی عورتون پر ملتفت ہو جاتا ہے پہر وہ اپنے گہر کو نہین دیکہتا ہے اور جس غرض سے جاتا ہے محروم رہتا ہے اور دنگہ فساد اور کسی قسم کی بدمعاشی نکرے اور نہ ایسے آدمیون کے پاس بیٹہے کہ پردیس مین مسافر کو چہوڑانے والہ کوئی نہین ہوتا بلکہ اوسکے ساتہی اپنی جان بچانے کو اوسے ملزم بنا دیتے ہین۔

دوہرہ

جہ جہت مین راہت ہنین کہی ترن کی سیکہہ ٭ موتر تہوڑے دن مین ور در مانگے بہیکہہ

نتیجہ

دوہرے

لٹ لٹ مین موت ہی من بھین ٹیک — جیسے پھونگی سی کہنڈ کہنڈ گہہ ٹیک
پرشوتم پرناتما سائین سب کی بیچ — کرم کرم کا بھید ہے کو اوتم کو نیچ
ہے سکل جگ نام کو بہجے نہ ہر کا نام — پرشوتم کیسے ملے بنا مجود ہی دام
جہان ست تہان دہرم ہی جہان ست تہان ٹیک — جہان ست تہان شری ہی جہان ست تہان ...
منیون کی کرکو ہری ٹپلی پلنگ بچھاے — پلکون کی جگ ڈال کے پیا کو لیے رجہائے

ابیات فارسی

ای دل ار خواہی کہ بینی روئے دلبر را عیان — پاک وصافی ساز خود را آنگہے در خود نگر
ای دل اینجا کوئے جانان است جانم میرود — از دل وجان جہان در پیش جانان ہم فزان
با تو مست آن یار دائم وز تو یکدم دور نیست — گرچہ تو مہجوری از وے او ز تو مہجور نیست
دیدہ سرگردان و دائم نور دیدہ در نظر — چشم در منظور ناظر لیک از وے بیخبر
ایکہ عمرے در پئے او میدویدم سو بسو — ناگہانش یافتم با دل نشستہ روبرو
آخرالامرش بدیدم معتکف در کوئے دل — گرچہ بسیاری دویدم در پئے او کو بکو
دل گرفت آرام چون آمد دل دلبر گرفت — جان چو جانان را بدید آسودہ گشت از جستجو

غزل

جدھر دیکھتا ہون ادھر تو ہی تو ہے — کہ ہر شے مین جلوہ تیرا ہو بہو ہے
مین سنتا ہون ہر وقت تیری کہانی — کہ تیرا ذکر ہو رہا کو بکو ہے
چمن مین سرو یہہ گاتی ہی قمری — تو ہی تو ۔ تو ہی تو ۔ تو ہی ایک تو ہے
بتا او سکے معبود اور دو نکو بولو — زبان کو سنبھالو یہہ کیا گفتگو ہے
ہر ایک گل پہ بلبل یہہ کہتا ہے خالص — جدھر دیکھتا ہون ادھر تو ہی تو ہے

بھجن

ٹیک ۔ تجھے کاہے کی مغروری رہے ۔

॥ सत्नाम ॥

خدا کی تعریف

خدا برتر ہی ہمارے وہم اور قیاس سے . وہ موصوف جملہ صفات کا ہی آدمی کو کمال اوس
کام مین ہوتا ہی جسمین اوسکا علم و عمل ہو لیکن علم الہی ایسا مشکل ہی کہ خلا سے مشایین و
اشراقین کے دل پہ بھی ایک حجاب رہا ہے جہلا کو جہلا کو کہ راقم بھی جنکے ذیل مین ہے
ہرگز ہو نہین سکتا ۔

سچا وہ ہے جو بنانے سے نہین بنا اور خود بخود ہے اور ہر جگہہ و ہر حال مین سمایا
ہے ذرہ سے تا فلک الافلاک کوئی نہین جس مین وہ نہین ہے نہ اوسکی ابتدا ہی نہ انتہا اور
نہ وہ گز سے میپتا ہے نہ وزن سے تلتا ہے اور نہ کسی حس سے محسوس ہوتا ہی اور نہ
وہ مرتا ہے نہ پیدا ہوتا ہی اور نہ وہ کسی کا ہے اور نہ کسی سے جدا ہے نہ اوسکے
جسم ہے نہ مکان نہ زبان اور جسکے جو ہے وہ اوسی سے ہے کوئی نہین جو جاوداں
ہو مگر وہ ہے ۔ وہ کیا ہے اور کیسا ہے اور کہان ہی کوئی کہنے نہین سکتا ۔ حروف
آدمیون کے بنائے ہین جیسے اسم و فعل بنے ہین پس اوسکا اصل نام کچھہ نہین البتہ
دل خیال کرتا ہے کہ کچھہ ہے جسکا ادراک سخت مشکل ہے اور جو کچھہ وہ ہے اور جو اوسکی
حالت ہی اوسکو آنکھہ و کان وغیرہ کوئی تصدیق کر نہین سکتا جسقدر اوسپر شک یا یقین
ہو وہ دل کر سکتا ہی پس دل ہی ہے جو اوس سے ملاوے اور اوسکی حقیقت کو بتا ۔

یا اوس سے ہٹا وے

خدا پرستی

انسان کے پوجنے کو وہی ایک کافی ہے جو کبھی پیدا نہین ہوا اور نہ اوسکو موت ہے مت کہو کہ وہ نظر نہین آتا کیونکہ جو کچھہ نظر آتا ہے اوسیکا ظہور ہے -

بت پرستی

موسائی - عیسائی - محمدی - خدا پرست کہلائے کہ انہون نے بت توڑے مگر اونکے دل کے بت نہ توٹے صرف اتنا ہوا کہ قدیم بت شکست ہو گئے اور نئے بت بن گئے - جو سلام کرتے ہین حضرت عیسیٰ کی تصویر کو اور وہ جو بناتے ہین ہر جگہہ صلیب کو کیا یہہ بت نہین ہین اور تعزیہ داری و قبور پرستی کیا بت پرستی سے کم ہے جو سوائے خدا دوسرے کو پوجتا ہے صورت بناوے یا نہ بناوے بت پرست ہے جو مثل مجنون بجز لیلے دوسرے کو نہین دیکھتا ہے وہی خدا پرست ہے - جو خدا کو دور سمجھتے وہ اوسکی شکل و مکان کا بھی تصور کرتے ہین چنانچہ کہتے ہین کہ خدا آسمان پر ہے جب آسمان پر اوسکا مکان قرار پایا تو اوسکی شکل بھی خیال کرنی پڑی اور جو کل شے مین محیط سمجھتے ہین وہ اپنے دل مین اپنے مالک کو بیٹھا یقین کرتے ہین بلکہ اپنے ہر تن مومنین -

خدا با ہمہ و بے ہمہ ہے

خدا کو باہمہ و بے ہمہ سمجھو کیونکہ بجز اوسکے اور کوئی اور کچھہ نہ تھا پس موجود کا سبب وہی ہے اور جو قدرت اوسکی ہے وہ کسی شے موجودہ مین نہین ہے پس اس صورت مین وہ ان سے علاوہ ہے اس اجتماع ضدین سے حیرت ہوتی ہے پس حیرت

دور کرنے کو سمجہو کہ وہ پانی جو مسانہ مین رہتا ہے اور جو مسانہ سے خارج ہو زمین پر
گرتا ہے دونون ایک ہین مگر مسانہ کے اندر کا پاک اور خارج ہونے سے ناپاک ہوتا ہی
اور سمندر بارش وندی نالون کے پانی سے بنتا ہے جو کہ شیرین ہین اور وہ شور
ہے - پانی سمندر و دریا و تالاب و چاہ و بارش کا سب پانی ہے اور سبوجہ کا پانی
آدمی کو ڈبونے نہین سکتا ہے - تخم کے اندر شاخ و برگ و گل و ثمر ہین کہ اگر اسکے
اندر نہین تو کاشت کرنے کے بعد جو نظر آتے ہین کہان سے آئے لیکن تخم کو کوئی درخت
نہین کہتا اور نہین سمجہتا مگر درخت تخم سے اور تخم درخت سے جدا نہین ہے -

غرض

غرض کی شکل نہایت خوبصورت ہی کہ سحر و کرامات و موہنی منتر اسکے بال و ناخن
ہین مسکین گربہ کی طرح اسکی رفتار ہے اور اسکے کلام نہایت ملائم اور شیرین ہین
اور افعال جیسے معزز و مشہور پنڈتون اور مولویون اور پادریون کے ہوتے ہین
اور صاحب کمال فقیرون اور سنیاسیون کی مانند اسکے خلق ہین غرضیکہ جملہ
صفات مفہومہ و متخیلہ سے اسمین زیادہ ہین فقط ایک عیب اسمین ہے کہ جسطرح
کتا گھر گھر سے لاٹھیان کہاتا ہے اور دشنام سنتا ہے اور پہر دم ہلانے لگتا ہے اور
جسطرح مکھیان باوجود اوڑانے کے بہن بہناتی ہین اوسکی بہی یہی خود عادت
ہو جاتی ہے افسوس کہ اسکے اس عیب کو کروڑ بلکہ دس کروڑ مین کوئی ایک جانکر
اوس سے نفرت کرتا ہے ورنہ سب اوسکے آگے سر بجود رہتے ہین -

نیکی و بدی کی پیدایش

نیکی عقل صحیح اور علم معقول سے پیدا ہوئی ہے اور بدی جہل و منقولات کے

مسائل سے متولد ہوتی ہے - نیکی کی علامت اغیار کی امداد ہے اور بدی کی نشانی
اغیار کی آزار دہی ہے - حواس ظاہری و باطنی و اعضاے افعال مثل ہاتھ - پاؤں
قوت نامیہ وغیرہ جو روح نباتی و حیوانی و انسانی سے وابستہ ہیں یہ سب عاقل کے
فرمانبردار رہتے ہیں اور بے عقل کے سرکش - پس جس بادشاہ کے حکم و ارادے کے برخلاف
اہلکار و جملہ توابع رہتے ہیں اوسکی سلطنت برباد ہوتی ہے اور جسکے اہلکار و عام خلایق
مطیع رہتے ہیں اوسکی سلطنت عمر طبعی پاتی ہے کہ مراد سو سال سے ہے

غور

آدمی کو چاہیئے کہ جب کوئی کچھ کہے معلوم کرے کہ ظاہر یا پوشیدہ اسکی کچھ غرض
شامل ہے یا نہیں اگر بے غرض ہو اوسپر غور کرے اگر کچھ نقصان متصور نہ ہو
اوسپر عمل کرے اگر غرض آلودہ ہو اوسکو بھی فوراً رد نکرے کہ بعض کلام قاری و سامع
دونو کو نفع دیتے ہیں جیسے ایک شخص ایک جنس کو فروخت کر روپیہ چاہتا ہی اور
دوسرا جنس کو گوکہ قاری اپنی غرض سے بات کرتا ہی مگر سامع کا نفع بھی اوس سے
متعلق ہے -

مطالعہ کتب و اخبار

آدمی ہرچند فضیلت کا سارٹیفکٹ حاصل کرے یا فضیلت کی دستار سرپر باندھے
یا بہرہم حرج یعنی طالبعلمی سے انفراغ کا غسل کرے تاہم مطالعہ کتب و ملاحظہ اخبار
کو فرض سمجھے کہ ہر روز سابقہ علم تقویم پارینہ کی شبیہ ہو جاتا ہے اور انسان تا
مرگ تجربہ و تعلیم کا محتاج رہتا ہے -

تعلیم نسوان

جب ثابت ہیٔ کہ دین و دنیا کی سعادت علم سے ملتی ہے اور آدمی کو فضیلت علم سے ہوئی ہے پس مستورات بھی انسانیت کا جامہ پہنے ہوسئے ہین عجب بیوقوف ہین وہ جوان کو بے علم رکھنا پسند کرین اسمین کچھہ شک نہین کہ جسنے عورتون کو بے تعلیم رکھنا پسند کیا اوسنے یہہ سمجھا کہ اگر یہہ باتمیز ہونگی انصاف کی خواہان ہونگی اور ظلم ناجائز کو برداشت نکرینگی پس وہ خود مطلبی اور سخت ظالم ہے۔

ارادہ

آدمی کو بلندی پر چڑھنے کے لیے سب سے اول ارادہ چاہئے کہ جنکا خیال بیکاری کی دلدلین اور جنگل کی چڑیان اور ترازو کی ڈنڈی کی جھونک پر بس کرتا ہے اونکو بلندی پر پہونچنا مشکل ہے - ارادہ تخم ہے جب تخم ہو تو ثمر کہان سے ہو فقط ارادہ سے بھی کچھہ ہو نہیں سکتا اسکے ساتھہ علم - عقل و ہمت بھی درکار ہیٔ جس سے وہ اپنے کمال کو پہونچے - یک بیک دنیا کی شطرنج کا پیادہ فرزین نہین ہوسکتا بہت منزلین طے کرنے سے وہ مرتبہ پاتا ہے اور اوسکی منزلین طے کرانے والا وسیلہ ہیٔ وسیلہ ترقی کے لئے اول باپ کا چاہیے کہ اوسکا ارادہ عمدہ تعلیم کو ہو اور پھر اوستاد لایق چاہئے نان بعد خاندان یا قوم کا کوئی اعلی مرتبہ پر ہو جو دستگیری کرے یا مذہب کا یا وطن کا یا کسیطرح کا دوست ہو کہ وہ اوس راہ پر لگا وے جو بلند مرتبہ کو جاتی ہے پھر اپنی دیانت - لیاقت - چالاکی صبر و تحمل چاہیئے جو موقع و وقت کے مناسب ہو اگر معترض کہے کہ ایلہ اندر خرابہ یافتہ گنج (ایسا شاذ و نادر ظہور مین آتا ہے اور جو نادر ہے وہ معدوم متصور ہوتا ہے چنانچہ لکھا ہے النادر کالمعدوم)

توبہ

آدمی کو چاہیئے کہ ہر روز جو کام اُس سے ناقص ہوا ہو اُس سے توبہ کرے کہ شاید دوسرے روز فرصت توبہ کی نملے اور جو کام نیک کر سکتا ہے اوسکو کل پر نچھوڑے کیا عجب ہے کہ کل اوسکو نظر نہ آوے اور افسوس ہمراہ لیجاوے اور توبہ حقیقی وہ ہے کہ بدکام جو کیا ہو اُس سے شرمندہ ہو اور آیندہ نکرے وہ نہیں کہ ایک روز بدفعلی کرکے توبہ کرے اور دوسرے روز پہر وہی کام کرے۔

افعال کا نتیجہ

بدی کا بدلہ بد اور نیکی کا بدلہ نیک اکثر ملتا ہے اگر کسیکو وقت پر نہین ملتا ہے دیر مین ملتا ہے بعض کہتے ہین کہ ہمنے چوری کی اور پاسبان ہمکو پکڑنے نہ سکا سمجھنا چاہیئے کہ جو لوگ خیرات کرتے ہین اونکو بھی اونکے فعل کا بدلہ وقت پر نہین ملتا ہے وہ دوسرے وقت پر ملنے کی امید رکھتے ہین پس بدون کو بھی اگر بدی کا بدلہ وقت پر نملے دوسرے وقت پر ملنے کا یقین رکھنا چاہیئے۔

راشی و خائن

جو اہلکار رشوت کہاتے اور خیانت کرتے ہین اونسے اگرچہ دو فریق سے ایک فریق ناخوش رہتا ہے لیکن اونکو لوگ خلیق بتاتے ہین اور جو ایسی بدفعلیون سے باز رہتے ہین اونکو ہر ایک شخص خشک مزاج و بدمزاج و ترش رو کہتا ہے اور وجہہ اسکی ظاہر ہے کہ خائن بدخلقی سے کچھہ پا نہین سکتا ہے اور متدین ناحق اپنی اوقات ضائع نہین کر سکتا اور خائن کا خلق اوسکی دنیا و عاقبت کو خراب کرتا ہے اور متدین کی بدخلقی سے کسیکو کچھہ نقصان نہین پہونچتا پس جو عادل کہلانا چاہیئے اوسکو چاہیئے کہ عدل کرے ورنہ زندگی کا نام کا فور بے معنی ہے۔

اس سے عجیب فعل ہوتے ہین عجب نہین ایسا ہو مگر اتنا کہنا ہم مضایقہ نہین سمجھتے ہین جو ایسا عمل کیا کرے اوسکی عقل تیز ہوجاوے اور عمدہ خیال ہوجاوے -

معما

دریاسے پانی بقدر ضرورت لو اپنے گہر کو پانی بہر کر غرق نکرو - اور جب درد ہو درد کی تکلیف دور کرنے کو دمڑی کی اجوائن لو لیکن آیندہ دفعیہ درد کے واسطے اجوائن کی تہیلی گلے مین لٹکائے نہ پہرو

اخلاقی عطر

جاہل اور بیوفا سے دوستی کرنا فضول ہے - اگر تم یہان دنیوی نعمتین اور عقبی مین سرور دائمی چاہتے ہو تو عیاشی کو زہر کی مانند ترک کردو - اچھے لوگ دولت پاکر سرنگون ہوجاتے ہین اور بدغرور کے نشہ مین چور ہوکر انواع واقسام کے ظلم کرتے ہین - رذیل کو دولت کی - متوسط کو دولت وعزت کی اور اعلی کو صرف عزت کی خواہش رہتی ہے - بڑی عمر - نیک اولاد - بہت دولت نیک افعالی سے ملتی ہے - بداعمال کی یہی پہچان - ہے کہ وہ ہمیشہ دکہی رہتا ہے اور مصیبتین اوسکا پیچہا نہین چہوڑتین اور بدنام ہوجاتا ہے - پہاڑون اور جنگلون مین جنگلیون کے ساتھ رہنا اچہا ہے مگر جاہلون کے ساتھ بہشت مین رہنا بہی اچہا نہین ہے - سچا دوست وہی ہے جو گناہ سے بچاوے اور نیکی کی طرف لگاوے - افراط شہوت سے خوبصورتی - جلال - بزرگی - عقل ودانش - نیک افعالی - فضیلت وغیرہ سب جاتے رہتے ہین جیسے بیماری اپنے جسم سے پیدا ہوتی ہے ویسے افعال کا نتیجہ بہی اپنے حواس واعضا کے خیال وکلام وافعال سے پیدا ہوتا ہے - جب تک جس سے معاملہ نہین پڑتا تب تک اوسکا عیب وہنر

معلوم نہین ہوسکتا ۔جاہل مرد ہو یا عورت امیر ہو یا غریب اوسکے قول وفعل وکلام
جہالت آمیز ہونگے ۔شدنی کا علم نہ کسیکو ہوا تہا اور نہ ہے اور نہ ہوگا پس جو
عیب گوئی کا مدعی ہو وہ جہوٹہا ہے ۔

شراب نوشی کے نفع کتابون مین درج ہونگے مگر عقل کا زوال تو ظاہر انظر آتا ہے
نا انصافی سے بیٹے بھی باپ کے دشمن ہوجاتے ہین رعیت اگر بغاوت کرے توکیا
عجب ہے ہر متنفس کے دوستون سے دشمن زیادہ ہوتے ہین کہ جو احسان پاتے
ہین وہ بہی موافق نہین رہتے بلکہ منافق ہوجاتے ہین آج کل فقیری ایک دمڑی
کے گیرو سے مکمل ہوجاتی ہے ۔ دل مثل آینہ کے ہے جسمین دوسرےکے دل کا عکس
پڑتا ہے اسلیئے جو کسی سے دل میلا رکھتا ہے اوسکا دل بہی اوس سے صاف نہین
رہتا ہے ۔جو اہلکار خوش گذرانی کے قابل تنخواہ پاتے ہین اونکی ناجائز طمع پر افسوس
ہے ۔کمینون سے کبہی مشورت نکرے کہ تہوڑہ سے بجز اویلون کے اور کچہہ برآمد
ہونے نہین سکتا ہے ۔کسبی اور بہکاری بے عزت کتے کی برابر ہوتے ہین
اونکی صحبت سے ہمت پست ہوجاتی ہے ۔جس مرد کے ایک جورو ہوتی ہے
اوسکو اوسکی پارسائی پر شک رہتا ہے کیا نادان ہے وہ جو متعدد جورؤن کی
پارسائی پر اعتماد کرتا ہے اور اونکی اولاد کو اپنی اولاد سمجہتا ہے ۔الفت کی
زنجیر کا گرفتار مارنے سے بہی مثل سگ کے دروازہ کو نہین چہوڑتا ہے اور
جبر کی زنجیر کا قیدی مثل طوطے کے جب موقع پاتا ہے فرار ہوجاتا ہے ۔
جو حق کو نگاہ نہین رکہتا وہ فقط حقدار کے دل سے نہین اوترتا بلکہ تمام خلق خدا کے
دل مین بے اعتبار ہوجاتا ہے ۔

संत सदा उपदेश सुनावत केश सभी सिर स्वेत भए हैं ॥
तू ममता अजहों नहीं छाडत मौत हूं आय संदेस दिये हैं ॥
आज के काल चले उठ मूरख तेरे ही देखत केते गए हैं ॥
सुंदर क्यूं नहीं राम संभारत या जग में कहो कोन रहे हैं।

اعلان

کتب مندرجہ ذیل مصنف سے باتقدور کو قیمتاً اور بمقدور کو مفت مل سکتی ہین

نام کتاب	قیمت فی جلد
اکسیر زندگی	۱ر
دنیا دارون کو ضروری ہدایت	؍
اگر پر فقیرون کو ہدایت	؍
اگر والون کو اوپدیش	؍
ست روپ درشن	؍
مرتے وقت کے خیالات	؍
معقول و مفید باتین	؍
الکھہ سمرتی	؍
محصول ڈاک کل کتابون پر ار اور فی کتاب علیحدہ علیحدہ پر	؍

معقول پسند و نکا خادم بوٹا رام اننت دہاری اول مدرس مدرسہ کول
ضلع کرنال مصنف و مؤلف کتب مندرجہ بالا

بھجن

ٹیک نمسکار توہے بارم بارا ۔ تو پربھو پورن ناتھ ہمارا

توجگ سوامی گھٹ گھٹ یامی پاپ پُن کا دیکھن ہارا

آدی انت تیرا نہین پاوے نام تیرا پربھو اپرم پارا

کارن جگت جیوکو دھارے توہی جگت کا کب نستارا

کرم انکول سبھی پھل دیوے نیاے نیم نیر ٹرے نہ ٹارا

ابلہ فریبی زنارداران

ایک روز نامہ نگار کو لالہ کوڑامل ولد جھاڑو پرشاد کے یہان سے کتہا بہاگوت سننے کا بلاوا آیا راقم بہ تعمیل حکم لالہ صاحب موصوف حاضر جلسہ کتہا ہوا اور جاتے ہی پنڈت جی یا کتہک صاحب کو جو عمدہ کپڑے پہنے اور خوب بناو سنگار کئے [illegible] تن یعنی چاندی سونے مونگے موتی رودراچھ کے منکون کی مالا گلے مین ڈالے اور آنکھون مین کاجل دے اور تلک کے وسط مین [illegible] کی چھنال بندی لگاتے مسند پر بیٹھے پوتھی آگے رکھے خوب ادا و انداز سے آنکھین مٹکا مٹکا حاضرین جلسہ کو بھاگوت کے دسم سکندہ کا اخیر سنا رہے تھے جاتے ہی مین نے پرنام کیا اور حسب اشارہ لالہ صاحب ممدوح جلسہ مین ایک طرف بیٹھ گیا تھوڑی دیر بعد پنڈت صاحب پوتھی کو اپنے کندھے کے انگوچھے سے ڈھانپ یون گویا ہوئے کہ دیدہ شستربان ہم کی ہتتوفی کرتی ہین یہہ کہکر پنڈت

صاحب تو چپ ہو گئے اور حاضرین مجلس اونکا منہ تکتے رہے - قریب تین منٹ کے بعد پنڈت جی نے
پوتھی کے اوپر سے انگوچھا اوتار کندھے پر ڈال لیا اور برہم ستوتی کے ورق چھوڑ آگے سے کتھا سنانی شروع
کردی جب جلسہ کتھا برخاست ہوا اور پنڈت جی اپنے گھر کو چلے اوسوقت راقم پوپ جی کے ساتھ
ہو لیا اور راستہ مین اونسے دریافت کیا کہ آپنے حاضرین جلسہ کو برہم ستوتی کیون نہین سنائی
جواب دیا کہ سواے برہمن کے اور کسی کو وید شرتی سنے سنانیکا ادھیکار نہین ہے پھر
مین نے کہا کہ وید شرتی کے ارتھ سنانے مین تو آپکے ادھیکار مین کچھ فرق نہین آتا تھا پنڈت جی
بولے کہ یہ تو آپ سچ فرماتے ہین لیکن اگر ہم لوگ وید شرتیون کے معنی مدعا اپنے معتقدون کو
صحیح صحیح اور صاف صاف سنادیا کرین تو وہ لوگ بھی تمہارے جیسے سیانے ہو جاوین اور جب سب
لوگ تمہارے جیسے سیانے ہو جاوین تو ہماری دوکان کی بٹت ماری جاوے اور انجام کار دیوالہ
نکل جاوے یعنی لالہ صاحبان مذکور جواب ہمکو کناگتون وغیرہ مین کھیر پوڑے [illegible]
اور لڈو پیڑے وغیرہ طرح طرح کی عمدہ و نفیس مٹھایان کھلاتے ہین پھر ہمکو چنون کی ٹھنڈیان
بھی چبانے کو ندلوین اور بجاے نقدی و زیور دان و دچھنا کے ایک کانی کوڑی بھی ہمارے
ہاتھہ پڑے ہین اور اونکی مستورات جواب ہمکو تجادان وغیرہ بلکہ اناگ دان بھی دیتی ہین پھر ہمکو جوتی
دکھاوین - نامہ نگار نے پنڈت جی کا یہ جواب سنکر سلام کیا اور کہا کہ بس آپ اب زیادہ ذکر لگاوین
کیونکہ جہنم کو جانے والی ریل کی روانگی کی گھنٹی بج چکی ہے جھٹ پٹ سوار ہو جائیے اور ٹکٹ
چوکس رکھیئے

اگر بالفرض کوئی ٹھیک صاحب وید شرتیون کے ارتھ اپنے معتقدونکو سناتا بھی ہے تو اون کے
سنانے مین اسقدر جلدی کرتا ہے کہ گھاس کھودنے والا بھی اتنی جلدی نہین کرتا اور مدعا مطلب تو
بالکل نہین سمجھاتے اور پھر بھی اخیر مین حاضرین جلسہ کو یہ ہدایت کرتا ہے کہ تم لوگون کو ان شرتیون
پر عمل نہ کرنا چاہیئے کیونکہ تم لوگ گھرستی یعنی دنیادار ہو اور شرتیان سادہو سنتون کے اوپدیس کے
لئے ہین تمہارے لئے نہین ہین سچ ہے صیاد اپنے جال سے کسی ایک جانور کا نکل جانا
بھی پسند نہین کرتا - دیکھو اگر آجکل کے برائے نام برہمن اپنے معتقدون یعنی بھگلون کے شکاری
ہیتے تو اونکو چھیڑ چھاڑ لیلا و برج بلاس وغیرہ عیاشی و تماشبینی کی ترغیب دیکر ہندہ گپوڑی سنا

گمراہ نکرتے اور اونکو وید کے معنی و مدعا کا سمجھانا اپنا مقدم فرض سمجھتے تو اونکے سیوکون کی دنیا و عاقبت دونو درست ہو جاتے اور اونکے پچھلگون مین سے کوئی شخص بت پرستی و کواکب پرستی و تصویر پرستی کی طرف مائل نہوتا اور کثرت مناکحت و تماشبینی کی طرف رجوع نکرتا اور اوائل کی بیش بہا عمر کو تحصیل علم الٰہی و علم اخلاق و علم معاش کے لئے مخصوص ہو پتھر و دہات و کاٹھ و مٹی کے کھلونون سے کھیل کر تمام نکرتا (بنشتہ چو بد الفتاد بد برحیہ سود۔) دیکھو برہمنون نے جو وید کے پڑہنے پڑہانے سے اور قوموان کو روکا اوسکا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ علم اونکے پاس بھی نرہا اور جاہل مطلق ہو گئے۔ افسوس کہ کبھی وہ دن تھے کہ برہمنون کی حضور مین بڑے بڑے راجے و مہاراجے ہاتھ باندہے کھڑے رہتے تھے اور وہ اونکی طرف چندان التفات نکرتے تھے آج وہ دن ہے کہ اونکی اولاد یعنی ہزارون برائے نام برہمن یا بڑے گھر کے ٹھیکرے کمین پیشہ یعنی باورچی و خدمتگاری تندور گری وغیرہ کرتے ہین اور در بدر بھیکہ مانگتے پھرتے ہین (سچ ہے کپوت ہمیشہ ماباپ کو کلنک لگاتے رہتے ہین۔)

لاری باندی ایسا نر پیر۔ باورچی۔ بہشتی خر

اسکے معنی و مدعا یہ ہے کہ ایک روز لالہ دہونکل مل نے اپنی باندی سے کہا کہ ارے باندی کوئی ایسا آدمی تلاش کر جو ہمارا پوج یا پیر کہلاتا ہو اور باورچی و بہشتی و خر کا کام بھی دے سکتا ہو باندی نے بتعمیل حکم اپنے آقا کے ایک ناخواندہ منٹا کٹنا برائے نام برہمن اپنے آقا کی خدمت مین لا حاضر کیا اور عرض کی کہ حضور اول یہ شخص قوم کا برہمن ہے اور آپ ویش ہین اسوجہ سے یہ شخص آپکا پوج یا پیر ہے دوم کھانا پکانا عمدہ جانتا ہے سوم بوقت ضرورت کنوے سے پانی بھی لایا کریگا چہارم بوقت سفر آپکا دہوتی صافہ اور نلک چھاپہ کا بٹوہ اور ڈوری گڑوا اور چینی یعنی کھانے کا تھیلا کندھے لگا آپ کے آگے ہولیا کرے گا۔ لالہ دہونکل مل باندی کا یہ سمعیان برہمن مذکور کی لیاقت کے بارہ مین سن بہت خوش ہوئے اور بجائے دو روپیہ معمولی تنخواہ اور خدمتگارون کے اسکے تین روپیہ ماہوار مقرر کر دئے مصر جی بھی تین مشاہرہ سن کر بہت پرسن ہوئے اور کاروبار مفوضہ بہت محنت اور جانفشانی سے انجام دینے لگے ہمانتک کہ وقت بے وقت لالہ صاحب موصوف کے چھوٹے بچون کی چھی چھی یعنی ناک کا

پچھ بیتے اور گاہ بگاہ اونکو جھاڑ پونچھ کر ہنگا بھی لاتے

ہندو بھائیو برہمنون نے تمکو وید یعنی علم معقول سے محروم رکھ مثل پرندون کے کسطرح
مین پھنسا تمہارا کباب کیا ہی اور مثل حیوانون کے جاہل رکھ تم سے گدہے و گھوڑے
برہ کا کام لیا ہی

غور کرو کہ جسطرح خانساماں احاطہ کی مرغیون کو واسطے کباب کے چمکار کے ساتھ
اسیطرح برہمن لوگ تمکو بہیانک ورو جیک باتین سنا اور سورگ و نرک کا وہو کہ
سے زن - زمین و زر کے لاگو ہین اور تم یقین کرو کہ جن باتون سے تمہاری دنیا
برست ہو اور تم آزادی کے درخت پر بیٹھکر مثل مست کبوتر کے غٹ غون غٹ
ہرگز نہ سنا تیلنگے کیونکہ جس شخص کا نفع تمہارے نقصان مین ہو تمکو وہ راہ
سے تمکو نقصان نہ پونچے وجہ ظاہر ہے کہ خورندہ اپنی خوراک کو کبھی مہر کی
ین دیکھتا۔

افسوس کہ ہمارے ہندو بھائیون کو باوجود اسکے کہ جسطرح طوطا اپنے تئین میان مٹھو
اپنے تئین اشرف المخلوقات تصور کرتے ہین لیکن تمیز جانور کی برابر بھی نہین رکھتے کیونکہ
صیاد کو دہو کہ کی ٹٹی مثل لاسہ کمپہ و جال وغیرہ لیے دور سے آتا دیکھتا ہی او بیوقت
ہو جاتا ہی اور بھائی صاحبان سانپ کو تئین ہین پالتے ہین

ے بھائی اگر والون والے چنے چبا چبا کر گذران کرنے والون وا ے جو فروشی و گند م نمی
پیلا کرنے والون واسے سفت خورون کو تن من دہن دینے والو تم ایسے غافل ہو کر
ہین اپنی لنگوٹی تک کی بھی خبر نہ رہی اور تمہارے نمک پرورده نہک تمہارا تمام
بلکہ تمہاری لوگائی کا لہنگا تک بھی اوٹھا لے گئے اور تمکو وا رہ کا فقیر بنا دیا
جاگو - جاگو مردون سے شرط لگا کر نہ سوو اور ان نمک حرام ٹھگون کے
ن نہ آو مین تمکو بے غرض مشفقانہ نصیحت کرتا ہون اگر میری نصیحت پر
مین کروگے ورنہ پچھتاوگے -

سری کشن جی کی عیاشی کا بطلان

بھاگوت پوران کے دسم اسکندھ مین بیاس پسر پاراسر نے سری کشن جی کی عیاشی و
تماشبینی کا حال بڑے مبالغہ کے ساتھ قلم بند کیا ہے اور بعض لوگون نے اوسکے سننے سنانے ک
ثواب دنیا و آخرت بلکہ باعث نجات قرار دیا ہے مگر نامہ نگار کی سمجھ اوسکے سننے سنانے س
سوائے تحریص و ترغیب بدفعلی و عیاشی کے اور کوئی اچھی نصیحت اس لوک یا پرلوک کے
لئے نہین ملتی۔

افسوس کہ لالہ بیاکھ نندن و بچھیا کے باوا اور نیز لالہ جھنڈل کی والدہ اور گھسا مل کی جورو
و دُھینڈا مل کی ہمشیرہ وغیرہ ایسی بدراہی سکھانے والی باتون کو من وعیت لگا کر سنتی ہین اور
جی شل عورتون کے بنا و سنگار کر کے چوکی پر بیٹھ بھاگوت کے دسم اسکندھ کے مضمون کو عمدہ قرا
کے ساتھ اور معنی و مدعا کو خود اپنی طرف سے خوب نمک مرچ لگا سناتے ہین اور لالہ صاحبا
موصوف اور اونکی مستورات اسکو سن ایسے پرسن ہوتی ہین کہ پنڈت جی پر پھولونکی برسا کرتے ہین ا
جب ور کتھا کا خاتمہ ہوتا ہے او سروز پنڈت جی کی نقدی و زیور وغیرہ سے خوب پوجا کیجا
اکثر کتھک صاحبان جو مال ہیئے کے اندھون اور گٹھری کے پورون سے عیاشی
مینی کی ترغیب دہندہ گپوڑون کے سنانے کی اجرت مین پاتے ہین اور جن کا مون نہ
[illegible] کرتے ہیں (عاقلان خود میدانند) ہاے افسوس ہے ہم قوم بھائیون کو اتنی
خبر نہین کہ ملاح کو ملاحی دریا پار اوتارنے کی شرط پر ملا کرتی ہے نہ کہ منجھدار مین ڈبونے کی ج
اندھا صراف کہرا کھوٹا روپیہ پرکھنے سے لاچار ہے ویسے ہی لالہ کھوتا مل و چڑیل دت و
بھی اپنے خیر خواہون و بدخواہون کی شناخت سے عاجز ہین۔

اے بھائیون آجکل جو ہم لوگون مین عیاشی و تماشبینی بڑھتی جاتی ہے یہ انہین لوپ
مہاراج کے عشقیہ گپوڑون شل رکمنی منگل و چیر ہرن لیلا و بھوج بلاس وغیرہ کے
ہی وجہ ظاہر ہے کہ جب کوئی شخص کسی مخرب آدمی کو بدفعلی و برے کام کرتے دیکھتا
یا دیکھنے والے سے سنتا ہے او سکا دل بدفعلی کی طرف مائل ہو جاتا ہے جیسے خربوزہ کو

ملتا ہو اوسکا پھنالا دیکھ بیٹی چھنال ہوجاتی ہے اور باپ کی تماشبینی بیٹے
بین بناتی ہے پس میری راے مین دسم سکندھ بھاگوت جس مین کرشن جی کی عیاشی
بینی کا حال لکھا ہے اوسکا سننا سنانا ہر مرد و زن بلکہ مخنث کے لئے اچھا نہین ہے مین
ین کرتا ہون کہ کرشن جی کی عیاشی و تماشبینی بیان کرنے اور لوگون کو اوسکے سننے سنانے کی
ب دینے والون کو عاقبت مین بجاے ثواب کے عذاب ملیگا کیونکہ ہر مرد و زن بلکہ مخنث
دل مین بھی خودبخود بلا تعلیم و تلقین دیگرے شروع ایام بلوغت سے خواہش شہوت رانی پیدا
اتی ہے پس پنڈت جی مہاراج لوگون کو بدفعلی و عیاشی کی باتین سنانا جلتی آگ پر اور پہونس
تے ہین کیونکہ ابتدا مین ہر فرد بشر کو خواہش شہوت رانی بدرجہ اعتدال ہوتی ہے اور زناکار و
ش لوگون کی صحبت مین بیٹھنے اور اونکی شہوانی باتین سننے سے وہی خواہش بدرجہ افراط
ہنچ جاتی ہے اور افراط شہوت تمام خرابیون کی جڑ ہے۔ پرماتما پرمیشور ریاسے کاری یعنی عادل ہین
ہی سکہانے والون اور شہوت رانی کی ترغیب دینیوالون کو ضرور سزا دینگے کرشن جی مہاراج
جو جو اوپدیش ارجن کو بوقت جنگ مہابھارت کئے ہین وہ سب پوتہی گیتا مین درج ہین
نکے مضمون پر غور کرنے سے بمدلول الصدق دل اس امر کی شہادت دیتا ہے کہ کرشن جی مہاد
دون وید اور چھون شاسترون کے عالم و عامل تھے چنانچہ ایک شاہزادے کا قول۔ ۶

ہر کہ دارد میل دیدن در سخن بیند مرا

دوہرہ

لے پرے سب ایک سے جبتک بولت نا ہنہ ٭ جان پرے ہے کاک پک رتو بسنت کے ماہنہ
ن ایسے مہا پرشون کی نسبت یہہ کہنا کہ وہ بیگانی عورتون کے کپڑے مثل چادر و لہنگا وغیرہ
کہ وہ دریا مین غسل کر رہی ہون اونکو مادرزاد ننگا دیکھنے کی نیت سے اوٹھا درخت پر
ھ گئے اور شارع عام مین اونکے ساتھ ناگفتہ بہ حرکات کین اور مثل بھیڑ بکریون کے سولہ ہزار
یسو اکٹھا لیان محلون مین گھیر رکھی تھین مہاپراپی بنتا ہے۔
اے بھاتون جی باتین تماشبینی و بدفعلی وغیرہ کی کرشن جی مہاراج کی نسبت پوتہی بھاگوت
ن بیان کی گئی ہین یہہ سب راجون و سردارون وغیرہ کے گمراہ کرنے اور اونکا مال مارنے

کو جوڑ بازی ہے

اے بھائی تو نہین یہہ نہین کہتا کہ کرشن جی سے تمام عمر مین کوئی ایسی حرکت نہوئی ہو
جامہ بشری مین اونہون نے اوتار لیا تھا کبھی کوئی ایسا فعل بھی کیا ہوگا لیکن برہمنون نے
کبوتر بنا دیا

ہم دہرم رکھشک بھاگوت سننے سنانے والون کی خدمت مین بہت عجز و انکسار کے سا
کرتے ہین کہ آیندہ اوس مضمون عیاشی و تماشبینی کا جو ناکردہ گناہ کرشن جی کی نسبت بیان ک
سننا سنانا قطعی بند کیا جاوے۔

جو شخص کرشن جی سے محبت رکھے وہ اونکے اقوال پر جو پوتھی گیتا مین لکھے ہین غور کر
اور اون کے معنی و مدعا کو سمجھکر اوس پر عمل کرے اونہون نے زناکاری و بدفعلی و تماشبینی و
کے گیت سننے سنانے اور اسی قسم کے بھجن گانے کی ہدایت نہین کی ہے اور دانا لوگون
ہو کہ پیروی معقول و انصاف و مصلحت وقت کی چاہئے نہ کہ بھڑوے کا بیٹا بھڑوا پن کرے

مورتی پوجن کھنڈن

یجروید سنگہتا کے اودہیائے ۳۲ مین لکھا ہے۔

नतस्य प्रतिमा अस्ति यस्य नाम महत् यशः

ارتھ - اوس پرماتما کی کوئی پرتما یعنی مورتی نہین ہے اوسکا نام عین جلال ہے بھا
پوران مین بھی جسکو برہمن لوگ چارون وید اور چھئون ساستر کا خلاصہ قرار دیتے
لکھا ہے۔

यस्यात्म बुद्धि : कुणपे त्रिधातुके। स्वधिः कलत्रदिषु भौम इज्यधीः।

यत्तीर्थ बुद्धिः सलिलेने कर्हिचित। जनेषु भिज्ञेषु स एव गो खरः॥

ارتھ - جو تین خلطون سے مرکب جسم کو آتما سمجھتا ہے اور زن وغیرہ کو اپنا جانتا ہے اور م
کی مورتی کو لائق پرستش تصور کرتا ہے اور جو پانی کو تیرتھ سمجھتا ہے اور بدیا وان پرشو

بنا او سکے ۔۔ داوروں کو مانو | ہاں کو سنبھالو یہ کیا گفت کو ہر
ویک ویک جیون برہم نہ جانو | ہر دے دیس مین ہونہ او پاس و پاس دور کر مانو

افسوس کر برہمن لو ۔ اوس برہما کی مورتی کو جو اپنی دختر کے پیچھے زنا کی نیت سے دوڑا تھا
را اوس بشنو کی پرتما کو جو جالندہر کی جورو پر جسکو پہلے چھلی بنا یا پھر اوسپر عاشق ہوا باعث عدم
معمول چھل کے اوسکے ساتھہ چتا مین جل مرا اور اوس شیو کے لنگ کو جو رشیون کی عورتون کو
جلی کی ترغیب دیتا تہا اور اسی جرم کی پاداش مین رشیون نے اوسکا لنگ کاٹ دیا تھا پوجا
نے کو بڑے مبالغہ کے ساتھہ لوگون کو ہدایت کرتے ہین

اے ہندو بھائیو اگر تم پتھر وغیرہ کی مورتون کو اپنا برارندۂ حاجات سمجھتے ہو تو یہہ تمہاری
ضن بیعقلی و غلط فہمی ہی کیونکہ جب زمانہ گذشتہ مین محمود و اورنگ زیب وغیرہ مسلمان بادشاہان
نے تمہارے ہزارون مندر توڑے اور مورتیان پہوڑین اوسوقت کسی مورتی یا پوجاری سے
ملی ناف تلے کا ایک بال بھی نہ اوکھڑ سکا اور زمانہ حال مین بہی اکثر مندرون مین چوری ہو جاتی
ہے اور چور مورتی کا تمام زیور و لباس اوتار اوسکو کسی تالاب وغیرہ مین پھینک جاتے ہین
ر پوجاری کی آنکھون پر پٹی باندہ مندر وغیرہ کے کسی ستون وغیرہ سے باندہ جاتے ہین۔
اب نامہ نگار اوپر کے بیان کی تصدیق مین اپنا کچھہ ذاتی تجربہ بھی بیان کرتا ہے راقم
یک روز بمقام کیتھل تالاب کی طرف گیا وہان ایک شیوالہ مین جسکے کواڑ نہ تھے ایک
ا صاحب آئے اور گھی کا چراغ جلا شیولنگ کے پاس رکھہ دیا اور بعد ازان ڈنڈوت کر اور جلہری
ـنگ پر انگلی لگا اور اپنی آنکھون سے چہوا اولٹی پاؤن شیوالہ سے نکل دروازہ پر کھڑے ہو آخری
ڈوت کر اپنے گھر کو چلے گئے انکا جانا تھا کہ ایک کتا شیوالہ مین آگھسا اوسنے اول تو
رغ کا گھی چاٹ گیا پھر ادہر ادہر سونگھہ ٹانگ اوٹھا شیولنگ پر جلد ہار دے چلدیا
یطرح منگل کے روز بمقام موضع کول ایک عورت ہنومان کے درشن و پوجا کرنے کو آئی
ہومان کی مورت مٹی گارے سے ایک دیوار پر بشنو مندر کے احاطہ مین بنی ہوئی
تھی اور اوسپر تیل مین ملا ہوا سندور کا رنگ چڑہا رکھا تھا عورت مذکور نے پہلے

میں ہنومان جی بطور تحفہ ڈلی گوڑ کی بہر نداسی کی ڈنڈوت کو ہنومان کے بہنی
مہنہ میں ہنومان کے اور آیا کوا ایک میں رستے گئی چلی کو گھر اپنے کر ڈنڈوت اور ہنوکس
کو بھی ہونٹون کے چھپکے ہنومان میں درشنا اور گیا رکھا نکال کر کرید کرید ڈلی کی گوڑ چونچ بذریعہ سے
زخمی کر گیا اسیطرح ایک مندر میں بمقام کول کرشن جی کی مورتی دہری تھی -
اوس مورتی کی آنکھیں سیپ کے ٹکڑون سے بنا کر موم سے چپکا رکھی تھیں جب
سب سول پوجاری صاحب رات کو مندر بند کر سوتے تو آدھی پچھلی رات کوئی بہر تیلا
چوہا کرشن جی کی مورتی کی داہنی آنکھ نکال لیگیا جب صبح ہوئی تو پوجاری جی نے اوٹھ کر
مندر کھولا اور اپنے سوامی کو کانا دیکھکر بہت افسوس کیا چند مال و مجرم کی تلاش کی کہیں پتہ
نہ لا آخر لاچار ہوکر بیٹھ رہا -
سبحان اللہ ہنود کے پوجھ کیا ہی ہمت و غیرت والے ہیں کیون نہون (شرم چہ کتی است
از پیش مردان بباید)
اے بھائیو اگر تم کچھ بھی عقل رکھتے ہو تو سمجھو کہ جب تمہارے ٹھہرو دات و غیرہ
کے دیوی دیوتا اوتار وغیرہ اپنی بھی ایک ادنی و ناچیز و ناپاک دشمن کے حملے سے بچا نہیں
سکتے تو پھر وہ تمہاری کیا مدد و حمایت کر سکتے ہیں -
مرقومہ بالا تجربون و تحریرون سے اب ہم پر یہ راز بھی کھل گیا کہ برہمن لوگ جو بروقت
مندر میں ستھاپن کرنے کسی دیوی دیوتا کی مورتی کے منترون کے ذریعہ اصلی دیوی دیوتا کا جسکی کہ
وہ مورت ہوا کرتی ہے آواہن کرتے ہیں یعنی اصل دیوتا کو اوس مورتی میں لانا چاہتے ہیں اوس میں
وہ ہرگز نہیں آتا اور برہمنون کے بڑبڑانے پر بالکل توجہ نہیں کرتا پھر جو برہمن لوگ بسرجن
یعنی اوس اصلی دیوتا کو منترون کے ذریعہ اوسکے استہان کو واپس بھیجنا بیان کرتے ہیں
پھر اوس صورت میں صحیح مانا جا سکتا جب اصلی ہنود دیوتا کا اوس مورتی میں پہلے آنا
ثابت ہو جاتا پھر تو وہی مثل ہوئی کہ دوکاندار سودا دینے سے انکار کرتا ہے اور خریدار
کہتا ہے کہ پورا تول -
پس اے بھائیو نہ مورتی میں اصلی دیوتا آتا ہے نہ واپس اپنے استہان کو جاتا ہے

اگر واقعی مورتی مین اصل دیوتا آجاتا تو ضرور مورتی متحرک ہو جاتی اور اپنے پوجاری

وسیوکون کو اپنی پوجا و بھوگ وغیرہ کے بارہ مین کچھ نہ کچھ ہدایت ضرور کرتی اور کچھ بھوگ

بھی جسے لڈو کچوری و حلوا پوری وغیرہ کے دو چار لقمے یعنی گپھے ضرور لگاتی ہم دیکھتے

ہین کہ مورتی بدستور بے حس و حرکت کہڑی رہتی ہے۔ اسے سب سے معلوم ہو جاتا ہے کہ بت پوجا بجز

مکر کے نہین ہے جو پھیلا دیا ہے۔

اگر برائے نام برہمن منترون کے زور سے دیوی دیوتاؤن کے بلانے کی سامرتھ رکھتے ہین

تو وہ برہمن جنکی پرانون سے پیاری اور نہایت خوبصورت و نوجوان بیویان اور بیٹے

وغیرہ حسب قول اونکے مرکر پترلوک وغیرہ مین باس کرتے ہین اور برہمن صاحب اون کی

بدائی کے غم سے نیم جان ہو رہے ہین اور ہر وقت ٹھنڈی سانس بھرتے ہین آیا اون کے

منترون کے زور سے مرے ہوئے اون کو پترلوک وغیرہ سے اپنے پاس بلاکر اونکے درشن و بات چیت

کرکے آنکھون سکھ اور کلیجے ٹھنڈک کیون نہین کر لیتے بلکہ اونکا لیسر جن یعنی اونکو۔ الپس اونکے

استہان پر بھی نہ بھیجا کرین۔

سوالات جواب طلب

(۱) برائے نام برہمن لوگ فرماتے ہین کہ گیا مین پترون کے نمت پنڈ دینے سے اون کی مکت

یا نجات ہو جاتی ہے تو پھر پار بن اور کہیا ایک شرادھ کہیر لوٹے و حلوا پوری اور ترپن کا پانی

کسکو پہنچتا ہے۔

(۲) پوپ صاحبان کہتے ہین کہ منش مرنے کے بعد اپنے کرمون کے انوسار سورگ یا نرک مین

چلا جاتا ہے تو ہم پوچھتے ہین کہ پترلوک مین کون رہتا ہے اور پھر گیا مین پنڈ کیون دیا جاتا ہے۔

(۳) چونکہ کسی کی ناصیت رکھنے والے یہ بھی کہتے ہین کہ انسان مرنے کے بعد اعمال کی بموجب

پشو پکشی کیڑے مکوڑے وغیرہ کی جون ہی لاکھ جونین ہو سکتی ہے تو ہم دریافت کرتے ہین کہ اگر

کسی کا باپ دادا مرنے کے بعد اپنے کرمون کے موافق گدھے کی جونی مین چلا گیا تو اوسکے نمت

زیور و نقدی و عمدہ لباس برہمنون کو کیون دیا جاتا ہے اور اگر وہ سور کی جونی مین ہے تو اوسکے نمت

नमस्ते

پرماتما کو نمسکار

चौपाई

जय अघ जारन तारन स्वामी
बार बार प्रभु तोहे नमामी
जय जग कारण पूर्ण कामी
हृदय रहत निज अंतर्यामी
जय परी पूर्ण परम् अनन्ता
प्रणव वाच्य मम नवभगवंता
बंदन करूं चरण धरि सीसा
जय जय जय जय जय जगदीशा

جے اگھ جارن تارن سوامی — بار بار پربھو توہے نمامی
جے جگ کارن پورن کامی — ہردے رہت نج انتریامی
جے پری پورن پرم اننتا — پرنو باچہ مم توبھگونتا
بندن کروں چرن دھر سیسا — جے جے جے جے جے جگدیشا

سچی فقیری سے سچی دنیاداری افضل ہے

سمجھنا چاہئے دنیاداری یا فقیری سے زندگی کا آرام سے قطع کرنا مقصود ہے

پس جو آدمی جس طرح سے اپنی زندگی آرام سے قطع کر سکے یا سکے واسطے وہی
افضل ہے کیونکہ سب آدمیون کی عقل یکسان نہین ہوتی مثلاً کوئی عمدہ
کوئی تجارت کو کوئی صنعت کو کوئی خدمت کو پسند کرتا ہے۔ کوئی
سپہ گری کا کام اچھا کر سکتا ہے۔ اور کوئی مال کا کام اچھا دے سکتا ہے
جیسے زراعت تجارت صنعت۔ خدمت چار عہدے ہیں ویسے [illegible] ی
اور دنیاداری بھی دو عہدے ہین +

جس کا باپ نجار یا بڑھئی ہوتا ہے اس کا بیٹا بھی نجار [illegible] بعض
اپنے شوق سے نجاری سیکھتے ہین اور ہر ایک گاؤں [illegible] و شہر مین
عمدہ نجار ہین کوئی کسی چیز کا اچھا بنانے و[illegible] ۔ اور کوئی کسی چیز
کو اچھا بناتا ہے حقیقت مین نجار یعنی بڑھئی [illegible] ہے جو ہر ایک شے لکڑی
کو خوبصورت اور با اسلوب بناو[illegible] چیز کو بنا سکے اور دوسری
چیز کے بنانے مین عاجز ہو و[illegible] ح نہین ہے اگر وہ پلنگ بنانا جانتا ہے
پلنگ ساز ہے۔ اور اگر کرسی [illegible] جانتا ہے تو کرسی ساز ہے +

اب سمجھنا چاہیئے کہ فقہ [illegible] دنیاداری دونو کام آدمی کو کرنا فرض ہے
جو دونو کام خوب [illegible] سے انجام کرے فقیر اسکو فقیر اور دنیادار اسکو دنیادار کہینگے
جیسے کہ لودھی [illegible] ایک او دھوت [illegible] فقیر تھا جب وہ مرا مسلمانون نے
چاہا کہ اسکو [illegible] ین کریں کیونکہ گمان ہین وہ مسلمان تھا اور ہندون نے چاہا کہ
اسکو جلا[illegible] نکے مظنہ مین وہ ہندو تھا حقیقت مین وہ [illegible]
مذاہب سے آزا[illegible] د اور خدا پرست و بندہ خدا تھا۔ عوام کی دانست مین
ہندو وہ [illegible] مسلمانون سے نفرت کرے اور مسلمان وہ ہے جو ہندون
کا سر کا[illegible] سے نزدیک جسکو تعصب نہ ہو اسکو جو کچھ قرار دو درست ہے

پس آدمی کو اس طرح سے گذران کرنی چاہئے کہ اسکو فقیر فقیر سمجھین اور دنیادار
اُسکو دنیادار تصور کرین ✦
اگر فقیری مراد ہے گیروا کپڑے پہننے سے اور بھبوت بدن پر ملنے اور
بھیک مانگنے اور شہر بشہر پھرنے اور عیال و اطفال اور گھر و اسباب چھوڑ دینے
ا [illegible] ہین رہنے اور ریاضت کرنے سے تو انکی اس حرکت کا نتیجہ کچھ نظر
[illegible] لکہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنی زندگی کو بہت خرابی اور ذلالت سے
تمام کر [illegible] راس کی اس حرکت سے اُسکے اقربا اور جن سے وہ سائل
ہوتا ہے [illegible] تے ہین۔ دنیاداری اگر مراد ہے دغا بازی۔ چوری۔ فریب اور
لڑائی جھگڑے [illegible] نیادار سے بہت کو رنج پہنچتا ہے۔ اس صورت
مین دنیادار سے فقیر بہ [illegible] فقیر سے تھوڑونکو رنج ہوتا ہے۔ اگر فقیری مراد
ہے ضبط حواس اور پران وقا [illegible] شہوت و غضب اور دفع کرنے جہل و ظلم
سے اور دنیاداری مراد ہے تہذیب ج [illegible] و ترکیب منزلی اور سیاست مدنی
سے گذران کرنے کو اور حکمت کے موافق [illegible] نز کو تو فقیری سے دنیاداری
بہتر ہے کیونکہ فقیر اصلاح کرتا ہے واسطے ا [illegible] کے اور دنیادار اصلاح
کرتا ہے واسطے ایک عالم کے پس دنیادار فقـ [illegible] نسل ہے۔ خلاصہ
یہ ہے کہ جیسے کہ عوام فقیر ہین۔ یا دنیادار انکو شل تو [illegible] لدو کے سمجھنا چاہئے
اور جیسیکہ خاص ہین۔ وے لباس فقیرانہ پہنین یا [illegible] تر گذران خلوت
مین کرین یا جلوت مین عقد کرین یا نہ کرین گھر بناوین یا نہ بناو [illegible] و جب آئین حکمت
و شجاعت و عفت و عدالت بسر کرین۔ وے محمود ہین۔ [illegible] ختیار ہو چاہے
انکا نام فقیر رکھین چاہے امیر کیونکہ آدمی کو واسطے قطع حـ [illegible] ے روٹی کپڑا
مکان چاہئے۔ جو زراعت و تجارت و صنعت و خدمت سے [illegible] نے سکے وہ

مفت کا مال کیوں کھاوے اور جوان کام کرنے مین عاجز ہووے وہ
بھیکھ نہ مانگے تو کیا کرے پس بھیکھ مانگنا شرط فقیری نہین ہے مگر شرط مجبوری
ہے اور جس کو جوشش شہوت ہووے اسکو ضرور ہے کہ کسی کو اپنی زوجیت مین
لیوے محض احمق ہے وہ کہ جس کا دل شہوت رانی کو مائل رہے اور شرم
رسومات کا قائل ہوکر پرہیز کرے۔ بد خیالی سے دل کو روکنا اور نیک خیالی
کی طرف دل کو متوجہ کرنا لازمہ دنیاداری اور فقیری کا ہے پس یہ کرنا چاہئے
جو ایسا نہین کرتا بصورت فقیر ہو یا امیر نالایق ہے۔ جو سمجھے کہ بہت
آدمیون مین رہ کر حرص ہوس حسد بغض وکینہ وغیرہ حرکات سے باز
نہ رہ سکونگا اسکو بہتر ہے کہ گوشہ گیری اختیار کرے یا فقیر ہو جنگل مین بسر کرے
اور جو سمجھے سلامت روی سے گذران کر سکونگا اور اعتدال کو نگاہ رکھ سکونگا
وہ دنیادارون مین رہے اور جس کو نیک و بد کی تمیز نہ ہو وہ گدھا ہے دھوبی
کے پاس رہے یا کمہار کے۔ بیت

خر عیسی اگر بمکہ رود   چون بیاید ہنوز خر باشد

وصیت

جب میری روح جسم سے نکلجاوے میری نعش و عاقبت کے لئے کوئی رسم
مثل پنڈ وستر ہوین وغیرہ نہ کیجاوے کہ مین دنیادار نہین ہون اور نہ کسی
مذہب وملت کا پابند ہون۔ میری نعش کو غسل دیکر اور سفید کفن مین چھپاکر
لکڑیون سے جلا دیا جاوے اور کوئی حصہ میرے بدن کا جلنے سے باقی
نہ رکھا جاوے اور کپال کریا نہ کیجاوے اور لگے رد استخوان و راکھ کسی
ندی یا نالہ مین جہان پانی بہتا ہو ڈالدی جاوے۔ جب تک میرا دم اخیر نہ ہو

مجھے چارپائی سے نہ اوتارا جاوے کیونکہ میرا عقیدہ ہے کہ انسان چارپائی
پر مرنے سے کسی نیچ گتی کو پراپت نہین ہوتا ہے اور نہ زمین پر مرنے سے
کسی اونچ گتی کو جاتا ہے البتہ صرف اپنے ہوئے پن کرمونکا پھل سکھ
اور پاپ کرمونکا پھل دکھ اسی دنیا مین ضرور بھوگنا پڑتا ہے اور اُسکے بعد
دوسرے کے کئے ہوئے پاپ پن کرمونکا پھل اُسکو کچھ نہیں ملسکتا اور عاقبت
یا پرلوک کا حال نہ پیچھے کسی کو معلوم ہوا ہے اور نہ آیندہ کسی کو معلوم ہوگا بیت
پھر انہ ملک عدم سے کوئی کہ مین پوچھون   مسافر و کہو منزل پہ کیا گذرتی ہے
مین نے اپنی پرم گتی اور پرلوک و پرم دھام و پرمانند و موکش دوار وغیرہ
سب کچھ اوسی ایک سربشکتیمان پرماتما پرمیشور کو سمجھ رکھا ہے (بوٹا رام اننت ہاری)

نصیحت

جیسے سو نیکی کو ایک بدی چھپا دیتی ہے ویسے سو عیب کو ایک راستی
ہٹا دیتی ہے۔ جیسے سو راحت کو ایک رنج کھو دیتا ہے۔ ویسے سو مصیبت
کو ایک صبر ہٹا دیتا ہے۔ جیسے سو آفت کو ایک جہالت پیدا کرتی ہے ویسے
سو جہالت کو ایک علم دور کر دیتا ہے۔ جیسے سو ذلت کو ایک لالچ موجود کرتا ہے ویسے
ویسے سو خواہش کو ایک عشق معدوم کرتا ہے +

بخیل

بخیل وہ ہے جو جان و عزت و آسایش جسمانی سے مال کو عزیز رکھتا ہے
وہ بخیل نہین ہے جو بھاٹ و میراسی و دریوزہ گرونکو جو دسترخوان سے
کے بلّے کہلاتے ہین اپنا مال نہ دیوے +

دیدار خدا

انسان دو چیز سے مرکب ہے ایک جسم۔ دوم روح سے پس
صاف اور پاک کرنا ان کا ضرور ہے کہ طہارت جسمانی یا ظاہری
بسبب تالیف قلوب اجسام جسمانی کا ہوتی ہے۔ اور طہارت
باطنی یا قلبی سے اپنی اصلیت کی تمیز ہو جاتی ہے۔ اور پھر پرماتما
یعنی روح الروح سے وصل ہوتا ہے کیونکہ وہ اس میں موجود ہے فقط بسبب
ناپاکی دل کے حیرت میں حیران رہتا ہے۔ دل کو جو توہمات جسمانی سے
پاک کرے اسکو عبادت و زیارت و تیرتھ برت کی کچھ ضرورت نہیں ہے کہ
جیسے کسافت کے دور ہونے سے زخم خود بخود اندمال ہوتا ہے ویسے پاک
دل کو پاک بے نیاز نظر آتا ہے۔ دوہرہ

لوک کہیں ہر دوار ہر ہے ہر شے مانہہ ٹاٹی لاگی کپٹ کی تا سے دیکھت نانہہ

دنیا کی ناپائداری

This world is all a fleeting show.
For man's illusion given.
The smiles of joy the tears of woe.
Deceitful shines deceitful flow.
There's nothing true but Heaven
And false the light on glory's plume
As fadein, hues of Even.

And love and hope + beauty's bloom
Are blossoms gathered for the Tomb
There's nothing bright but Heaven
Poor wanderers of a stormy day
From wave to wave were driven
And fancy's flash + reason's ray
Serve but to light the troubled way
There's nothing calm but Heaven.

ترجمہ

یہ دنیا غول بیابانی کیطرح بھلانے والا نظارہ انسان کے دھوکہ دینے کے لئے ہے۔ خوشی کی ہنسی اور غم کے آنسو دھوکہ سے چمکتی اور دھوکہ سے بہتی ہین۔ سوائے پرمیشر کے کوئی شے سچی نہین ہے۔ یہ دنیاوی خوشی وحشن شام کی شفق کی طرح جھوٹے ہین۔ اور یہ محبت امید کے شگوفے قبر کے واسطے اکٹھے کئے گئے ہیں۔ پرمیشر کے سوا کوئی شے نوردار نہیں ہم طوفانی دن کے غریب آوارہ گردوں کی طرح ہم ایک لہر سے دوسرے لہر پھینکے جاتے ہیں اور خیال کی چمک اور عقل کی کرنے صرف ہمارے پر تکلیف راستہ کو روشن کرنے کا کام دیتی ہیں۔ کوئی مانس سوائے پرمیشر کے کوئی سنت نہیں ہے ✦

حمد الہی

خالق خلقت کی قدرت ناپیدا کنار ہے بشر کو امکان نہین کہ اوسکی حقیقت کو سمجھے -

بیت

تیرے ناقہ کا پتہ کچھہ نہ لگا اے لیلے ✦ جہان ڈالے تیرے مجنون نے بیابان کتنے

بیٹی کے مال کو حرام کہہ کر چیٹ کر جانا

رسم بٹہ

ظاہر ہے کہ اگروال صاحبان بیٹی کے مال کو حرام سمجھتے ہین یہانتک کہ بیٹی کے گہر کا پانی تو در کنار اوسکے گانون یا قصبہ کا پانی پینا بھی حرام قرار دیتے ہین مگر بڑے تعجب کی بات ہے کہ بیٹی کی شادی مین بیٹے والے ایسے بٹہ پر جو روپیہ خرچ کے نام سے لیتے ہین اور حجام وغیرہ کو پتلون اور کمہار کو مٹی کے برتنون کی قیمت اور حلوائی کو لڈو جلیبی وغیرہ شیرینی بنانے اور پنہاری کو پانی بہرنے کی اجرت اور بہنگی دہوبی وغیرہ کو اپنی خدمت کرانے کے معاوضہ مین دیتے ہین اس مین عیب کیون نہین جانتے -

کیا اون پتلون پر آپ کہانا نہین کہاتے کیا مٹی کے تشکورے وغیرہ اپنے کام مین نہین لاتے کیا حلوائی کے بنائے لڈو جلیبی وغیرہ آپ نہین اوڑاتے کیا آپ صاحبان پنہاری کا بہرا ہوا پانی نہین پیتے اور خیال کرین کہ بہنگی دہوبی کسکی خدمت کرتے ہین -

میرے نزدیک ایسے اخراجات کی بابت بیٹی والہ کو بیٹے والہ سے ڈہنگے کی چوٹ روپیہ پیسہ لینا نہایت شرم اور کمینگی کی بات ہے -

شاید جیسا کہ برہمن لوگ مٹہ سے کی تنی تلے کچی روٹی مین چہوت چہات کا کچہہ خیال

نہین کرتے ایسا ہی بیٹی والہ کو بہی منڈھے کی تنی تلے بیٹی کا مال کہانے سے گلیانی نہین آتی
ہے - سوائے خرچ پٹہ کے پہیرن کے وقت بیٹی والہ کے گہروالی بہی اپنے نائی یا نائن
کی معرفت اندر کے خرچ کے نام سے سو دو سو ٹکے بیٹے والہ سے منگا لیتی ہے اون مین سے
بیس تیس ٹکے اپنے موںہہ ملاحظہ والی نائن برہمنیوان وغیرہ کو دیکر باقی ٹکے الم غلم کرجاتی ہے

بعض لوگون کا دستور ہے کہ پہلے مسافر سے چکنی چپڑی باتین بنا اوسکو اپنے گہر مہمان
بناتے ہین اور کہانے پلانے وغیرہ سے اوسکی خوب خاطر و تواضع کرتے ہین اور چلتے وقت
خوراک کی بابت ایک لنبا بل یعنی حساب کا پرچہ اوسکے سامنے پیش کرتے ہین اوسوقت مہمان
حیران ہو اپنے دل مین کہتا ہے کہ یا خدا یہہ دنیا سے نرالے کیسے مہمان نواز ہین آخر شادی
نا شاد بیچارہ مہمان کو جسقدر دام مہمان نواز مانگتا ہے دینا پڑتا ہے اس سے قیاس مین آتا ہے
کہ شاید اول ہی اول جس بیٹی والہ نے پٹہ کی رسم کو قائم کیا اوسنے ایسے ہی مہمان نوازون
سے سبق لیا ہو -

اے اگروال صاحبان کیا یہہ زیبا ہے کہ جنکو تعظیم کے ساتھہ اپنے گہر بلاکر کہانا کہلائین اور
اونکی خوب خاطر داری کرین اور پہر چلتے وقت اونسے تیل وپانی وغیرہ کے دام مانگین - چہکے

چونکہ پٹہ پر بیٹی والہ کو تو اپنی گرہ سے کچہہ دینا ہی نہین پڑتا اسلئے اگر اوسوقت کسی کمین
مثل بہاری وغیرہ نے اپنے دو روپیہ اجرت مقررہ کے لینے سے یون ہی ذرا جہوٹ موٹ
سر ہلایا تو اوسوقت بیٹی والہ کے پنچون نے بیٹے والہ کی تہیلی سے بہاری کو آٹہہ ٹکے اور دیدیے
اگر اوسنے پہر بہی دو روپیہ آٹہہ ٹکے لینے سے انکار کیا تو پنچون نے اسی تہیلی مین سے چار ٹکہ اور
دیدیے اب آئندہ شادی مین اگر اس بہاری کو پٹہ پر دو روپیہ چہہ آنے سے کچہہ کم دیوین تو ہرگز
نہ لے گی بلکہ بگانہ گہر پر پنچون کی گذشتہ فیاضی کے سبب دو روپیہ چہہ آنے سے کچہہ زیادہ ملنے
کی کوشش کرے گی اور یہہ ہی حال پٹہ پر اور کمینون کا سمجہہ لو - بیٹی والے پنچون کی فیاضی
کا یہہ نتیجہ ہوا کہ بعض شادیون مین تو دات کا روپیہ پٹہ ہی کے خرچ مین اوٹہہ جاتا ہے اور بعض

بڑے کرتوتی صاحبان کی لڑکی کی شادی مین تو سر سے دم بہاری ہوجاتی ہے یعنی پٹہ کا خرچ
ذات کے روپیہ سے زیادہ بڑھ جاتا ہے - افسوس کہ بیٹی والہ کو یہہ خیال نہین ہے کہ جیسا
اسوقت بیٹے والہ کو پٹہ پر اپنے بیجا روپیہ خرچ ہونے سے دکھہ ہوتا ہے اسیطرح کبھی نہ کبھی
مجھے بہی اپنے بیٹے کی شادی مین ایسا ہی دکھہ ہوگا - پس معاملہ ہونا چاہئے جو دونون سمدہیون
مین دوستی و اتفاق بڑھاوے وہ نہین جو طرفین مین دشمنی و نفاق کے اسباب مہیا کرے -
بالفرض اگر کوئی بیٹی والہ بیٹے والہ کو سو روپیہ ذات دیکر پٹہ کا خرچ پچاس روپیہ کرائے تو بہی یہہ
حرکت بیجا و فضول ہے کیونکہ چاندی کی انگوٹھی پر سونے کا ملمہ کراکر کسیکو بطور انعام یا خیرات
دینے سے لوگون مین بجائے سچی ناموری حاصل ہونیکے جہوٹی و ظاہری ناموری حاصل ہوتی ہے
کیا یہہ برا تہا کہ بیٹی والہ بجائے سَو کے پچاس روپیہ ذات دیتا اور پٹہ کے خرچ کے نام سے پچاس
روپیہ بیٹے والہ سے واپس نہ لیتا - جب پٹہ پر بیٹے والہ سے سو روپیہ ذات مین سے پچاس
روپیہ واپس لیکر اپنے کمینون کو دیدیئے تو پہر کیا سو ہی روپیہ ذات سمجہی جائیگی ہرگز نہین - افسوس
اسی ظاہری ناموری کے خیال نے ہزارون بڑے بڑے کرتوتی صاحبان کو ایسا ارزان کردیا ہے
کہ آج کل کوئی اونہین کوڑی کے تین تین بلکہ چار چار بہی نہین تہولتا - اور اسی تجربہ سے مین کہتا ہون
کہ اگروال صاحبان جو اپنے بیٹے بیٹی کی شادی کرتے ہین وہ شادی نہین ہے خانہ بربادی ہے
ایک کی نہین بلکہ دو کی - جب بیاہی لڑکی اپنی سسرال سے واپس آتی ہے تو اپنے سسر کے یہان
سے اپنے چچیرے و حقیقی بہائی بہنون وغیرہ ہر ایک کے لئے انگہ - ٹوپی - چیرہ - اور تہان چٹنی وغیرہ
پہننے کے کپڑے اپنے ہمراہ لاتی ہے - کیا یہہ پارچات بیٹی کا مال نہین ہے - افسوس کہ اگروال صاحبان
بیٹی کے مال کو زبان سے تو حرام کہتے ہین مگر دل سے حرام نہین سمجہتے اور اونکے حال پر یہہ مثال
بہی خوب صادق آتی ہے (گور کہائین گلگلون سے پرہیز) جیسے بڑے کرتوتی اگروال صاحبان بہی
نیچ اگروالون کو حقیر سمجہتے ہین ایسا وہ اگروال جو نہ اپنی بیٹی کی شادی مین پٹہ پر بیٹے والہ سے
اپنے کمینون کے واسطے کچہہ لیتے ہین اور نہ پہر وہین اونکی مستورات بیٹے والے سے نیگ منگاتی

ہین اور نہ اونکی بیاہی لڑکیاں اپنے سسر کے یہاں سے اپنے بہائی بہتون کے لئے پہنے کے کپڑے
لاتی ہین اون کرتوتی صاحبان کو جنکے یہان ہر سہ رسومات مذکورہ جاری ہین اپنے سے نیچا سمجھتے
ہین وجہ ظاہر ہے کہ ایک شخص نے اونکی بہن چہوٹہا کہایا دوسرے نے تہالی بہر لیں اونکی بہن چہوٹہا کہانیکے
والہ چہوٹہا کہانیکے الزام سے بری نہین ہوسکتا - میری رائے مین بہات وغیرہ ہرسہ رسوم مرقومہ
بالا کا قائم رکہنا اونکی شان وشوکت کے لائق نہین ہے کیونکہ جب بیٹی کی شادی مین ہزار روپیہ خرچ
کیا جاوے تو سو پچاس روپیہ خرچ بہات کے واسطے بیٹے والے کے آگے ہاتہ پسارنا بڑی شرم کی بات ہے
ایک اگروال صاحب اپنے دوستون مین بیٹہے بہت شیخی بگہار رہے تہے کہ مین نے اپنی
بیٹی کی شادی مین سات سو روپیہ خرچ کیا اتفاقیہ مین بہی وہان جا نکلا مین نے اونسے دریافت
کیا کہ آپ نے خاص اپنی بیٹی کے نام سات سو روپیہ مین سے کسقدر دان کیا جواب ملا کہ خاص
بیٹی کے نام تو سات سو مین سے سات کوڑی بہی نہین دیگئین البتہ سات سو مین سے سو روپیہ تو
بطور دات سمدہی کی بہینٹ کیا گیا ہے اور باقی چہہ سو روپیہ براتیون وبہائی بند ورشتہ دارون
وڈوم بہاٹ ونائی پروہت وغیرہ کے کہانے پلانے وبہیٹ پوجا وغیرہ مین خرچ کیا گیا - واہ رے
کرتوتی صاحبان کی عقل کہ سات سو روپیہ مین سے اپنی آتما یعنی بیٹی کے نام ایک کوڑی بہی نہ دی
گئی اور برادری ورشتہ دارون وسمدہی وغیرہ کے کہان پان وغیرہ مین سات سو کی رقم خرچ
کردی جاوے - افسوس (اندہا پیسے تہوتہے دہان)

صغیر سنی کی شادی

جیسے کسی گدہے بچہ کی عمر وطاقت ابہی بہاری گون اوٹہانے کے قابل نہین ہوئی ہے
کمہار اپنی نادانی وخود غرضی سے اوسپر بوقت اور اوسکی طاقت سے زیادہ بوجہہ لادنا شروع
کردیتا ہے اسکا نتیجہ یہہ ہوتا ہے کہ خربچہ مذکور کی پچہلی ٹانگین بہرجاتی ہین اور اوسکا جسمی نشوونما
[illegible] جاتا ہے آخر چند روز مین بیچارہ مودہو بچہ تہک کر بیٹہہ جاتا ہے اوسوقت کمہار اپنے کئے پر
بہت پچہتاتا ہے اسیطرح بچون کی چہوٹی عمر کی شادی کے رواج نے اگروال صاحبان کی اولاد

نرینہ کو بہت ہی کمزور و پست ہمت بلکہ دائم المرض بنا دیا ہے مین قیاس کرتا ہون کہ اگر یہہ بربادی بخش
صغیر سنی کا شادی کا رواج جسمین ناکند بچہیرے جو پہنہ مین جوتے جاتے ہین چند سال اور جاری رہا تو
بس ع گر ہمین مکتب است و این ملا + کار طفلان تمام خواہد شد اس سے مراد یہہ ہے
کہ ہم لوگون کی نسل کا پہیلنا قطعی بند ہو کر ہماری قوم کا کہین کہوج نہ پائیگا - پس اے صاحبان
شادی وغمی کی تباہ کنندہ فضول خرچی وغیرہ رسمون کے موقوف کرنے سے پہلے اس اول ذکر
کی برباد کرنے والی چہوٹی عمر کی شادی کی رسم کو بہت جلد موقوف کرو ورنہ تم بہی مثل اوس
کمہار کے جسکا ذکر اوپر آچکا ہے میرا کہنا نہ ماننے اور اپنے کئے پر بہت پچتاؤ گے اور اوسوقت کا
پچتانا وافسوس کرنا کچہہ مفید نہوگا کیونکہ مردہ زندہ نہین ہو سکتا -
ہندی بیشتر اشخاص کہتے ہین کہ فلانی بد رسم کا انسداد گورنمنٹ کردے ہم سے اوسکا
انسداد ہونا مشکل ہے یہہ اونکی نادانی ہے کیونکہ اپنے قومی و مذہبی و رسمی معاملات مین گورنمنٹ
کی مداخلت کو خود مستدعی ہوتے ہین آول تو گورنمنٹ کا اور ہنود کا مذہب ایک نہین دوم
اوسکو اپنی مہمات سے کب اتنی فرصت ہے جو تمہاری رسمی معاملات مین متوجہ ہو - دیکہو انگلینڈ
و امریکہ کے مردم چاہتے ہین کہ گورنمنٹ کوئی کام متعلقہ انتظام ملکی ہماری راے شامل کئے
بغیر نکرے اور ہندی چاہتے ہین کہ اونکے گہرون مین بہی گورنمنٹ داخل ہوے جو آدمی اپنا کام آپ
کرتا ہے وہ خوب ہوتا ہے دوسرے کے حوالہ کرنے سے اوس مین کچہہ نہ کچہہ نقصان ضرور
ہوتا ہے کیا عقل کے دوست ہین وے لوگ جو اپنا خانگی معاملہ زبردست کے حوالہ کرتے
ہین - دیکہو منکوحہ کی عمر بارہ برس کی ہونے سے پہلے اوسکے ساتہہ ہمبستر ہونے کے
بارہ مین جو ایکٹ یا بل پاس ہوا ہے اوسکے پاس ہونے سے اگرچہ ایک ظالمانہ فعل کا انسداد
متصور ہے لیکن جب کبہی کوئی استغاثہ خلاف منشا ایکٹ یا بل مذکورہ کے عدالت مین
پیش ہوتا ہے تو اثنائے تحقیقات مین پولیس و ڈاکٹر کی مداخلت سے ہماری اور ہماری
منکوحہ وغیرہ کی کیسی فضیحتی ہوتی ہے اگر ہم لوگ اس ناقص فعل کا انسداد خود ہی کر لیتے تو کیون منکوحہ

مندرجہ بالا فضیحتی و رسوائی کا مونہہ دیکھنا پڑتا۔ نصیحت آدمی کو چاہئے کہ اپنی زندگی بدفعلی سے بچاکر بسر کرے اور بدفعلی سے بچنے کے لئے موت کو ہر وقت یاد رکھے۔ اور اوسکو بہت نزدیک سمجھے۔

دوہرہ

نو دوارے کا پنجرا جامیں پنچھی پون ٭؛؛
رہنے کا اچرج ہے گئے اچنبھا کون

اعلان

بہس کپے مول مالیدہ

کتب مندرجہ ذیل با مقدور کو قیمتاً اور بے مقدور کو مفت مصنف سے مل سکتی ہین۔

نمبر شمار	نام کتاب	قیمت فی جلد
۱	اکسیر زندگی	ا/
۲	دنیا دارون کو ضروری ہدایت	/۰
۳	اگروالون کو اوپدیش	—/
۴	لکیر پر فقیرون کو ہدایت	/۰
۵	گوڑکھائین گلگلون سے پرہیز	—/
۶	معقول و مفید باتین	/۰
۷	الکہہ سمرتی	/۰
۸	ست روپ درشن	/۰
۹	مرتے وقت کے خیالات	—/
محصول ڈاک کل کتابون پر		ا/

معقول پسندون کا خادم بوٹا رام اننت دہاری

فہرست مضامین اکسیر زندگی

نمبر شمار	نام مضمون	نمبر صفحہ	نمبر شمار	نام مضمون	نمبر صفحہ
۱	اسی کے ساتھہ پرماتما پرمیشور کو ڈنڈوت -	۱	۱۵	فعل کو نطفہ پر تصرف ہے	۱۳
			۱۶	اعمال کا نتیجہ	۱۳
۲	ایک پرماتما پرمیشور ہی پوجنے جوگ ہین -	۲	۱۷	تجربہ	۱۳
			۱۸	عیب جوئی	۱۳
۳	پرماتما پرمیشور ہی کا بہروسہ -	۳	۱۹	حیوانات کی قربانی	۱۴
۴	منکرون کو ہدایت	۴	۲۰	خیرات	۱۸
۵	دھرم	۴	۲۱	ہولی کے سانگ تماشہ	۲۱
۶	ادھرم	۵	۲۲	نوکری	۲۵
۷	گیان	۷	۲۳	نشون کی برائی	۲۶
۸	فقیر	۷	۲۴	افیون	۲۶
۹	تعلیم	۸	۲۵	بھنگ	۲۷
۱۰	حق وناحق کی تمیز	۹	۲۶	پوست یعنی ڈوڈے	۲۸
۱۱	ہند مین بھونشہ وفریب ورشوت ستانی وغیرہ کا رواج و دیوالہ نکلنے کا سبب -	۹	۲۷	چنڈو - مدک - گانجا - چرس	۲۹
			۲۸	شراب	۲۹
			۲۹	تماکو	۳۰
۱۲	ہر قسم کے دوکانداروں کو ہدایت	۱۰	۳۰	دنیا کی بیوفائی وناپائداری	۳۰
۱۳	صبر وقناعت	۱۲	۳۱	ایک درجن قیمتی باتین -	۳۴
۱۴	تقدیر وتدبیر	۱۲			

ॐ तत्सत्

استتی کے ساتھ پرماتما
پرمیشور کو ڈنڈوت

यंब्रह्मा वरुणेन्द्र रुद्र मरुतः स्तुन्वंति दिव्यैःस्तवैः
वेदैः सांग पद क्रमो पनिषदैः गायंति यं सामगाः
ध्याना वस्थित तद्गते नम नसा पश्यंति यं योगि नो
यस्यांतं नविदुः सुरासुर गणाः देवाय तस्मै नमः

ترجمہ — مین اوس پرماتما پرمیشور کو نمسکار کرتا ہون جسکو برہما - برن اِندر - رودر - مرت دیبہ استتی سے استتی کرتے ہین اور جسکو وید کے جاننے والے پد اور اپنشدن کے ساتھ گاتے ہین اور جسکو جوگی پرنتہ سمادہی کے ذریعہ دیکھتے ہین اور جسکا انت دیوتا اور اسرون مین سے کسی نے نہین پایا۔

चौपाई

विनपद चले सुनै विन काना॥ करविन कर्म करै विध नाना
आनन रहित सकल रसभोगी॥ विन वाणी वक्ता वड़ जोगी॥
तन विन परस नैन विन देखा॥ ग्रहै घ्राण विन वास अशेषा
असस्रव भांति अलौकिक करणी॥ महिमा जासु जाय नहीं वरणी

چوپائی

بیاپک برہم اکھنڈ اننتا	اکھل اموگھ شکت بھگونتا
بہے رہت پر نہین تا کے	چنتا بیاپے نکٹ نہین جا کے
گریہ جون سے رہے اتیتا	اور انت جا کا نہین میتا
دوسر داسم ہوا نہ ہوئی	سدا آنند شوک نہین کوئی
من کے بنا کرے سب گیانا	دیکھ تباجگ رچینا ہٹانا

کارن نرگن روپ سے نیارا	نرگن جا کو سنت پوکارا
بھگت شیل اور دین دیالا	برجن پیر وہ رہے کرپالا
جو اس نرگن شرن گہے راکھے	وہ ہے مکت نہ سنسی شاکھے

चौपाई

रोम रोम जो विधि मुख देई ॥ प्रति मुख रसना कोट करेई ॥
सब रसना जो तव गुण गाई ॥ कोटि कल्प लौं पार न पाई ॥

ایک پرماتما پرمیشور ہی پوجنے کے جوگ ہین

چارون وید - چہئون شاستر اور اٹھارہ پوران مین نرگن برہم کی اوپاسنا کو سریشٹ لکھا ہی اور گیتا مین سوائے پرمیشور کے دوسرے کی پوجا کو نہین لکھا اور یوگ باسشٹ مین بدہی وانون کو نرگن کی پوجا کو اور اگیانیون کو بیراٹ روپ کی پوجا کو لکھا ہی اور بھاگوت کے بارہوین اسکندہ کے اخیر ادہیا مین صاف لکھا ہی کہ جب تک اگیان رہی بیراٹ روپ یا سورج کی اوپاسنا کرے اور مہابھارت کے شانتی پرب کے تریپن ادہیاے کے مندرجہ ذیل اشلوک کے مضمون سی بہی اس بات کی بخوبی تصدیق ہوتی ہے کہ ایک پرمیشور ہی سب کا پوجنیہ ہے -

श्लोक اشلوک

स ध्यान पथमा विश्यं सर्वेज्ञानाति माधवः ॥
अव लोकयततः पश्चात् दध्यौ ब्रह्म सनातनम् ॥ १॥

ترجمہ - سری کرشن جی مہاراج نے دہیان کے مارگ مین پرویش کرکے اور برہم گیان پر چیت لگاکر سناتن برہم کا دہیان کیا -
عوام دولت کے واسطے بہی کی اور عقل کے واسطے سرستی کی اور اولاد کے واسطے چاند کی اور راج کے لئے سورج کی پرستش کرتے ہین - مین کہتا ہون کہ پرمیشور کو جو پوجے وہ سب چیزین اوس ایک ہی سے پاوی اور اپنی کسی حاجت کے لئے مثل کتے کے بہت دروازے جہانکنے نہ پڑین -

اے بھائیو پرمیشور سب کچھ کر سکتا ہے اور سب کچھ دے سکتا ہے پس نادان ہے وہ جو ایسے شوہر کو چھوڑ کر شل کمبیدنگے ہر کس و ناکس کو سترد کہا دے - نوکر وہ نمک حرام ہے جو اپنے آقا کے سوا دوسرے کی خوشامد کرے

عورت وہ بدکار ہے جو اپنے شوہر کے سوائے دوسرے سے آنکھ لڑا وے -

آدمی وہ گنہگار ہے جو بجز خدا دوسرے سے کچھ بھروسہ کرے -

ایک دہقان ایک بادشاہ کے پاس ہل بیج وغیرہ کے لئیے بطور تقاوی کچھ روپیہ مانگنے گیا اوسوقت بادشاہ نماز پڑہ کے دعا مانگ رہا تھا دہقان نے لوگون سے پوچھا کہ یہ بادشاہ کیا کر رہا ہے ایک نے جواب دیا کہ خدا سے واسطے مال و ملک کے دعا مانگ رہا ہے اوسوقت دہقان مذکور یہ کہکر گہر کو پہرا کہ اس بادشاہ کے پاس اس غرض سے عرض لایا تھا کہ مین نے اسکو دوسرے کا محتاج نہ جانا تھا جب یہ بہی دوسرے کا محتاج ہے تو ناچیز ہے -

شعر

X	جو خود محتاج ہووے دوسرے کا	بھلا اوس سے مدد کا مانگنا کیا	X

پس اب مین اوسی سے مانگونگا جو کسی کا محتاج نہین ہے -

افسوس صد افسوس کہ دہقان لوگ جنکو گنوار اور بیوقوف کہتے ہین اتنی سمجھ رکہتے ہین اور ہم بارہ برس دلی مین رہکر بہی بہاڑ ہی جہونکتے ہین اس فقرہ کا یہ مطلب ہے کہ ہم لوگ باوجود مدرسہ کتر پڑھنے کتہا مفا سہارت و بہاگوت و گیتا وغیرہ کے اپنے ہر ایک کام و حاجت کے لیئے ایک سرشکتیمان پرماتما پرمیشور پر بھروسہ نہین کرتے اور ایک دروازہ چہوڑ در در کے کتنے ٹہونکالے کو او تم سمجھتے ہین -

دوہرہ

ات گلین سندر چتر گیانی او دہنونت	مرنک کہتے نانکا جو پریت نہین بہگونت

پرماتما پرمیشور پر نکا بھروسہ

پرماتما پرمیشور جو ہمارے اشٹ دیو یعنی معبود حقیقی ہین ہمکو ان مین ایسی سترد ہا و پریتی و بشواس رکہنا چاہیئے جیساپتی برتا استری اپنے پتی مین رکہتی ہے اور ہم ہر ایک ضرورت مین - دکھ - درد مین مصیبت مین سچہ کیسی ہے اور بھروسہ کے ساتھ اوسی حقیقی مان

یعنی پرماتما پرمیشور کے پیروان تو لپٹین اور بڑے زور کے ساتھہ کس کر اوسکا پلہ پکڑین آخر
کار اسیطرح بچہ کی محبت مان پر غالب آتی ہی اور جو چیز وہ مانگتا ہے اوسے دیدیتی ہی اوسیطرح
ہماری محبت ہمارے پریم شت مان پرماتما پرمیشور پر بھی غالب آویگی اور ہم جو کچھہ اوس سے
بے بہروسہ وہٹ کے ساتھہ مانگینگے وہ ہمین ضرور دینگے۔

دیکھو دہرو پہلاد وغیرہ بہگتون نے جو پرماتما پرمیشور کا پلا بچہ کیسے ہٹ اور بہروسہ کے
ساتھہ کس کر پکڑا تہا تو پرمیشور نے اونکو درشن دیئے اور اونکے دکھہ نوارن کئے
اور اونکی منو کامنا پورن کی۔

ای بہائیو آج کل کے بہگتون کے منورتھہ جو پورے نہین ہوتے اسمین کارن
یہی ہی کہ پرمیشور کو اپنا اشٹ دیو یعنی معبود حقیقی زبان سے تو کہتے ہین مگر اوسمین شردہا۔
پریتی۔ بشواس۔ مثل دہرو پہلاد وغیرہ سچے بہگتون کے نہین رکہتے۔

منکرون کو ہدایت

منکر کہتے ہین کہ خدا کچھہ نہین ہی اگر ہے تو دکہاؤ یا دیکھنے والے کا بتاؤ اگر ایسا نہین کر
سکتے تو وہ کچھہ نہین ہی۔ مین کہتا ہون کہ یہ دلیل خدا کے وجود کو معدوم نہین کرتی کیونکہ
چمگادڑ آفتاب کو دیکھہ نہین سکتی کیا اسوجہہ سے آفتاب معدوم سمجھا جا سکتا ہی ہرگز نہین۔
اسیطرح دنیا کے لوگونکی آنکھین موتیا بند والے کی مانند ہین دیکھنے مین آنکھون والے ہین
اور حقیقت مین اندھے ہین۔

دوہرہ

نینے گھٹ مین سوجہت نہین لعنت ایسی نیند [illegible] اس سنسار کو ہوا سو تیا بند	
لوگ کہین ہر دور ہین ہر مین سر دیے ماہہ ٹاٹی لاگی کپٹ کی تاسے دیکھت ناہہ	

اشعار

نافہمی اپنی پردہ ہی دیدار کے لئے	ورنہ کوئی نقاب نہین یار کے لئے
دیدار دلربا کا دیوار قہقہا ہے	جو اوسطرف کو جہانکا تو اسطرف کہان ہے

دہرم

धर्म्मंचर धर्म्मात् परं नास्ति धर्म्मं सर्वेषां
भूतानां मधु

ترجمہ - دہرم حاصل کرو - دہرم سے بڑہ کر کوئی چیز نہین - دہرم سب کے لئے میٹھی چیز ہے

यतो धर्म्मस्ततोजयः

ترجمہ - جہان دہرم ہے وہان ہی جے یعنی فتح ہے -
دہرم کیا ہی ؟ ست - نیاے یعنی سچائی و انصاف بس ای بہائیو اپنے ہر ایک فعل و خیال و کلام
مین دہرم یعنی سچائی اور انصاف کو مدنظر رکہو کیونکہ ہمکو اس لوک اور پرلوک مین سکہہ کا دینے
والا و حمایت کرنے والا دہرم ہی ہے - دنیا سے رخصت ہوتے وقت دنیا کی کوئی چیز ہمارے ساتہہ
نہین جاتی اور نہ سہائے کرتی ہے کیول دہرم ہی اوسوقت ہمارے ساتہہ چلتا ہی اور سہائے
کرتا ہی جیسا کہ منوجی کے دہرم شاستر مین لکہا ہی -

اشلوک

नामु त्रहि सहायार्थे पिता माताच तिष्ठिनः॥
नपुत्र दारं नज्ञाति धर्म्मस्त्ति ष्ठति केवलः॥१
एकः प्रजा यर जं रेक एव प्रलीयते ॥
एकोऽनुभुंक्तेर कृत मे क एव तुदुष्कृतम्॥२
मृ तं शरीर मुतस्र ज्य काष्ठ लोष्ठ समं क्षितौ
वि रवा वा न्धवाया न्ति धर्म्मस्तमनु गच्छति ३

ترجمہ - ماباپ - بیٹا - عورت - بہائی بند انمین سے کوئی مدد نہین کر سکتا صرف دہرم ہی
سہائے کرتا ہی کیونکہ منش اکیلا ہی پیدا ہوتا ہی اور اکیلا ہی مرتا ہی اور اکیلا ہی اپنے اچہے
برے کرمونکا پہل بہوگتا ہی - لکڑی یا مٹی کے ڈہیلے کی طرح زمین پر چہوڑ کر بہائی بند الگ
ہوجاتے ہین اوسوقت دہرم ہی اوسکے ساتہہ جاتا ہے -

ادہرم

सत्यमे वज त नान्रतम्

ترجمہ - ست ہی کی ہمیشہ فتح ہوتی ہے جہوٹہہ کی نہین -
یون تو ادہرم کے بہت سی کام ہین مگر آج کل ہماری ملک مین جہوٹہہ و فریب کا بازار بہت
گرم ہو رہا ہی اسلیئے مین پہلے جہوٹہہ فریب کے ہی نقصان بیان کرتا ہون -
دیکہو جسم کی گندگی سے صرف دو چار پاس بیٹہنے والون کو نفرت ہوتی ہی لیکن جہوٹہہ بولنے کی گندگی
تمام دیس کو برباد کردیتی ہی اور ہزارون برس تک اوسکی بدبو کا اثر رہتا ہی - دیکہو جدہسٹر
جی مہاراج نے جو راستبازی مین لاثانی تہے اپنی ساری عمر مین صرف ایک دفعہ جہوٹہہ بولا تہا

	अश्वत्थामा हतो नरो वा कुंजरो वा ॥	

ترجمہ - اسوتہاما مارا گیا خبر نہین کہ درونا چارج کا بیٹا تہا یا اسوتہاما نام ہاتہی تہا -
جدہسٹر جی کا اس جواب مین یعنی مرقومہ بالا فقرہ مین یہہ جہوٹہہ ہی کہ اونکو معلوم تہا کہ
درونا چارج کا بیٹا جسکا نام اسوتہاما ہی مارا نہین گیا مگر جس ہاتہی کا نام اسوتہاما ہی مارا گیا -
دیکہو جدہسٹر جی کا ایک دفعہ کا جہوٹہہ اونکی تمام عمر کی سچائی مین دہبا لگاتا ہی اور اونکی عزت (پوشنہ) مین
داغ لگاتا ہی پس افسوس ہی اون لوگون پر جو رات دن جہوٹہہ کی گہنٹی گلے مین ڈالے رکہتے
ہین اور فریب کی دال ترکاری بدون روٹی کا ٹکڑا نہین توڑتے اور زیادہ تر افسوس اون لوگون
پر ہی جو ایک دو دفعہ کتہا مہابہارت مین جدہسٹر جی کی دروغ گوئی کا بیان سن چکے ہین اور
اوسکے نتیجہ سے آگاہ ہین اور پہر بہی جہوٹہہ بولنے سے باز نہین آتے اور اوسکے خوفناک نتایج
پر ذرا خیال نہین کرتے -
دیکہو بعض دفعہ ہم اپنے کسی دوست کی کوئی چیز ہنسی مین چرا لیتے ہین اور جب وہ دوست
ہم سے دریافت کرتا ہی تو پہلے ہم صاف انکار کر جاتے ہین اور پہر دو چار گہڑی کے بعد اوسکی
چیز اوسے دیدیتے ہین -
اتفاقاً جب کبہی اوس دوست کی کوئی چیز کوئی اور شخص چرا لیجاتا ہی تو وہ دوست اس موقع (پہر)
پر بہی وہ چیز پہلے ہم سے ہی آکر مانگتا ہی اوسوقت ہم اوس سے قسمین کہا کہا کر بہی کہتے ہین کہ یہہ تمہاری
چیز ہمنے نہین چرائی مگر اوسکو یقین نہین آتا اسکا سبب یہہ ہی کہ ہم پہلے ایک دفعہ اوس سے جہوٹہہ

جل چکے ہین غرض جب اوس دوست کی گم شدہ شے اور کہین دستیاب نہین ہوتی تو اوسکو
وہ ہمکو ہی اوس چیز کا چور سمجھکر ہماری طرف سے بدگمان ہوجاتا ہی پس ثابت ہوا کہ ہمارا ایک دفعہ
کا جہوٹھ خواہ ہنسی ہی مین ہو ہمکو تمام عمر کے لیئے بے اعتبار کردیتا ہی اور سوائے بے اعتبار کرنے
کے بعض اوقات مثل اوس گڈریہ کے لڑکے کے جسنے تمسخر سے ایک دفعہ باواز بلند آس پاس کے
لوگون کو مخاطب کرکے یہہ کہتا تھا (بہیڑیا آیا بہیڑیا آیا) ہماری ہلاکت کا باعث ہی ہوجاتا ہی پس جہوٹہہ کا بتانا ہنسی مین بہی
دیکہو معاملات خرید و فروخت مین جہوٹہہ و فریب و غیر واجبی طمع کے سبب بغرض مالدار
ہوجانے و دیگر بیوپاریون کی نسبت لوگون نے کیسے کیسے شرمناک و حقارت آمیز دوہرے و قصے
ایجاد کیے ہین کہ جنکے سننے سے باغیرت آدمی تو خجالت سے فوراً سر نیچے جہکا لیوے مگر جنکو غیرت ہنو
وہ ایسے محقر کلمات سے کب شرماتے ہین کہ اونکا مقولہ ہی (شرم چہ کتیست کہ پیش مردان بیاید)

وہ دوہرے وغیرہ یہہ ہین

(دوکاندار سچا کوئی نہ سچا) (جان مار بنیا پہچان مار چور) (بقال بچہ شکم مین اگر دانت رکہتا تو اپنی
ماکا گوشت کہانے سے بہی باز نہ آتا)

دوہرہ

سبہی ذات گوپال کی تین ذات لے پیر - بنا دام لرزین نہین بنک بیسوا ہیر
افسوس کہ ہمنی کے بہروگو اگر کوئی شخص بد ایام ہولی کے بہڑوا کہین تو بگڑتا ہی بلکہ بہڑوا کہنے والے
کے سر ہوجاتا ہی لیکن بارہ ماسیہ بہڑوا اس مکروہ خطاب سے چڑتا تو درکنار ذرا شرماتا بہی نہین

گیان

جب کوئی آدمی کسی مرد یا عورت پر عاشق ہوتا ہی اگر وہ اپنے معشوق کو خراب جگہہ یا جنگل
مین پاتا ہی تو اوسکے ہمراہ وہین اپنی مراد حاصل کرتا ہی اور کراہیت اوس گندہ و ناپاک مکان کی
دل مین نہین لاتا سبب اسکا یہہ ہی کہ ملاقات معشوق کا خیال دل مین اسقدر سما جاتا ہی کہ کسی قسم
کے نیک و بد کا خیال اوسکے دل مین جانے کو گنجایش نہین پاتا ہے اسیطرح عاشق الہی بہشت
و دوزخ کو بہتر و بدتر نہین جانتا اور دوست و دشمن سے الفت و نفرت نہین کرتا ہی کہ پرمیشور
کو ہر مکان و ہر دل مین بیٹہا پاتا ہے -

فقیر

فقیر کو دوستون کی درکار نہین کیونکہ جو مدد دوستون سے مل سکتی ہی وہ فقیر کے دل مین حقیر ہو جاتی ہی لیکن دوستون کے ہجوم سے فقیر کو بجز تضیع اوقات کچھہ حاصل نہین ہی - دشمنون کی کثرت سے بھی فقیر کو کچھہ غم نہین ہی کیونکہ دشمن محسوسات کے برہم کرنے کو قصد کرتے ہین فقیر ان چیزون کو از خود چھوڑ دیتا ہی - فقیر کی آنکھون مین اجرام و اجسام حقیر و ناچیز معلوم ہوتے ہین اور دوستی و دشمنی لڑکون کا کھیل اور موجودات دیوانی کے کھلونے -

تعلیم

विद्या नाम नरस्य रूप मधिकम् प्रछन्न गुप्तं धनम्
विद्या भोग करीयशः सुख करी विद्या गुरुणां गुरु ॥२
विद्या वन्धुजनो विदेश गमने विद्या परं दैवतं ॥
विद्या राजषु पूज्यते नाहि धनम् विद्या विही नः पशुः१

ترجمہ - انسان کا حسن علم ہی ہے اور علم ایک پوشیدہ و محفوظ دولت ہی اور آدمی کو عزت و سکھہ و بھوگ کے دینے والا اور اوستادون کا اوستاد اور پردیس مین مددگار ہی اور علم پرم دیوتا ہی اور جو شخص بے علم ہی وہ حیوان مطلق کی برابر ہے -

آدمی کو چاہیے کہ تعلیم کو ہر فعل سے مقدم سمجھے اور اوسکے حاصل کرنے مین کاہلی و سستی نکرے اور یہہ نہ سمجھے کہ حیات گذران ہی یا عمر زیادہ ہوئی اب علم سے کیا حاصل ہوگا کیونکہ عالم دنیا مین مسرور رہتا ہی اور خالق اور خلقت کے حقوق بواجبی ادا کرتا ہی پس ہر متنفس کو فرض ہی کہ اپنی اولاد کو صغیر سنی مین عالم و عامل بناوے کیونکہ برتن خام نقش پذیر ہوتا ہی اور پکے برتن مین کوشش بے سود ہوتی ہی -

جو اپنی اولاد کو تربیت طفولیت مین نہین کرتا وہ اونکا اور اپنی نیک نامی کا دشمن ہی اور بے علم علماء کی حضور مین سرگین کے کرم سے زیادہ مکروہ نظر آتا ہی اور اپنے بزرگون کو لعنت کراتا ہی جس حالت طوطا و مینا نطق کرتے ہین اور بندر و ریچھہ ناچتے ہین تو آدمی کو تعلیم کرنا کیا مشکل ہی - جیسے ایک چھوٹی گندی مچھلی ایک تالاب کو گندا کرتی ہی ویسے نہنگ کی ناپاکی سمندر کو خراب کر دیتی ہے

غرض اس تحریر سے یہہ ہی کہ عام کے جاہل و کندۂ ناتراش رہنے سے دنیا مین کم خرابی پہیلتی ہے مگر خواص کی
جہالت کا اثر مثل بیضیہ کے لوگون مین جلد پہیلتا ہی اسوجہہ سی خاص کو تحصیل کرنا علم کا نہایت ضروری
اور ہے

حق و ناحق کی تمیز

جس کلام کا نفع و نقصان ظاہر ہو وہ بے سمجھے ہی اور سبکا ہان لابہہ قیاس مین آوے وہ [illegible] ہی
اور جو شاستر دن یعنی قانون عقلا کے مطابق ہو وہ پرمان ہی جو بات تینون طرح کیا ان تینون ہی کسی
ایک طرح سی ثابت ہو وہ دانشمند و خیرخواہ و بیغرض کی ہی اوجہہ ہر تین طرح مذکورہ سی خلاف ہو وہ جاہل
و خودغرض کی ہی - آدمی کو چاہئے کہ ہر ایک بات مین اندک عقل کو بہی دخل دے کہ خدا نے عقل
اسی کام کے لیئے دی ہے نہ واسطے حفظ کرنے (ست گورت داتا کے)

ہند مین جہوٹہہ و فریب و رشوت ستانی وغیرہ کا رواج و دیوالہ نکلنے کا سبب

آج کل اہل ہند کی طبیعت عیاشی و بیٹے بیٹیون کی شادی و ماباپ کے مرنے کی دہوم دہام مین اپنی
حیثیت سی بڑہ کر قدم مارنے اور دوسرون پر ایسے کامون مین فوقیت حاصل کرنے اور تین روز
دوم بہاٹون وغیرہ مفت خور بہکاریون کی زبان سی واہ واہ کی ناموری سننے کی طرف اس [illegible]
ہی اسوجہہ سے اونکی آمدنی اونکے اخراجات کے لیئے کافی نہین ہوتی پس جس شخص کے یہان خرچ
آمدنی سی زیادہ ہی اوسکو اپنا حرج پورا کرنیکے لیئے ضرور کسی کی جیب مارنی یا چوری ڈہنگی کرنی
یا جعل بنانا یا رشوت کہانی پڑتی ہی اور جو ایسے کام نہین کرتا وہ اپنی موروثی جائداد مثل حویلی و
دوکان وغیرہ کے رہن یا بیچ کر بیٹے بیٹی کی شادی حقیقت مین خانہ بربادی رچاتا ہی یا کسی سی
کبلا روپیہ قرض لیکر ماباپ کے مرنے پر تیرہوین یا ستہوین کا سامان بڑی دہوم دہام سی مہیا کرتا ہی - ظاہر ہے
کہ قرض کی رقم کا اوسکے سر سے اوترنا تو درکنار بلکہ روز بروز بڑہتی جاتی ہی کیونکہ اول تو مقروض
کے یہان خرچ ہی آمدنی سی زیادہ ہی کہ جسکی بدولت وہ قرضخواہ کی جورو بن گیا ہی دوم قرضہ
کے ساتھہ سود کی رقم ایسی بڑہ جاتی ہی کہ زر اصل کو نیچے دبا لیتی ہی اور چونکہ قرضداری سے
انسان کی مفلسی عیان ہوجاتی ہی اور مفلسی کے ظاہر ہوتے ہی بیوی معتبری صاحبہ سی

رخصت ہوجاتی ہے اسوجہہ سی اینده اودہار ملنا بند ہوجاتا ہی اور ایسی صورت مین قرضخواہون
کو بہی قرضدار کی طرف سی اطمینان نہین رہتی اور وہ سب مقروض کے مکان یا دوکان پر آکر
ایسی کانکاروں مچاتے ہین کہ اوسوقت مقروض سی سوائے تیر اولٹنے یعنی دوالہ نکالدینے کے
اور کچہہ بن نہین آتا - سچ ہی جسنے آمدنی سی زیادہ خرچ کیا اوسنے اپنے تئین آپ خرابی مین ڈالا

دوہرہ

فریدا دین گنوایا دنی سنگ دنی نے چلی ساتہہ
پر کلہاڑا ماریا پیری اپنے ہاتہہ

ہر قسم کے دوکاندارون کو ہدایت

अन्या यो पार्जितं द्रव्यं दश वर्षाणि तिष्ठति ॥
प्राप्ते चैकादशे वर्षे समूलं च विनश्यति ॥ ९

ترجمہ - جو ہٹہ وظلم سی کمایا ہوا روپیہ پیسہ دس برس تک ٹہر سکتا ہی گیارہوین سال معہ اصل
سرمایہ کے نشٹ ہوجاتا ہی -

دوکاندارون کو لازم ہی کہ خریدار سے چیز فروختنی کی اصلی قیمت یعنی لاگت اور تیر واجبی نفع
علیحدہ علیحدہ یا اکہٹا ایک ہی دفعہ کہدیا کرین اور جب گاہک اسطرح کہی ہوئی قیمت و نفع ادا
کرنے پر راضی نہو اور شے مطلوبہ کے خریدنے کو دوسری دوکان پر جانے کا ارادہ کرے تو اوسکو
دوکاندار کو پہلی کہی ہوئی قیمت و نفع سے ایک کوڑی نیچے اوترنا یعنی کم کہنا نہ چاہئے اور خریدار
کے اوٹہکر چلا جانے کی کچہہ پرواہ نکرے اور یہہ فکر بہی دل مین نہ لاوے کہ پہر یہہ شئے فروخت
نہوگی ضرور شئے مذکورہ کا کوئی خریدار پیدا ہوگا کیونکہ پرماتما پرمیشور کو اپنے بندون کی پرورش
کا ہر وقت خیال ہی کہ بچہ کی پیدایش سے پہلے اوسکی ماکی پستان مین دودہ پیدا کردیتا ہی پس
ہمکو اپنے پرم مالک سی بہوجن بستر وغیرہ ضروری سامان کی کامل توقع رکہنی چاہیئے -

اشعار

جو کچہہ چاہو ہے اپنے داتا کے پاس
نہ لاؤ کبہی یاس کی گفتگو
بہلا اوس سے کیون توڑئے اپنی آس
کہ آیا ہے قرآن مین لاتقنطو

کانا اور اندھے کو اندھا کہنا گناہ نہین ہی لیکن دنیامین انصاف وحق پسند آدمی بہت کم ہین
اسلیے عیب دار جب اپنے عیب سنتا ہی عیب جو سے چڑتا ہی اور اوسکا دشمن ہوجاتا ہی اور دوسرا
سبب اوسکے چڑنے و دشمنی کرنے کا یہہ ہی کہ عیب جو اوسکے عیب بطور طعن زبان پر لاتا ہی اسوجہ
سے دانا لوگون نے عیب جوئی کو گناہ قرار دیا ہی
تجربہ و مشاہدہ سے ثابت ہوا کہ دنیامین نیک مطلق یا بد مطلق کوئی نہین اگر کسی مین دوچار ہنر
ہین ا دسمین دوچار عیب بھی ضرور ہین پس بے عیب ذات خدا کی ہی اسلیے انسان کو چاہیے
کہ حتی الامکان پہلے اپنے تئین عیب سی پاک کرے بعدہ بہت نرمی و ملایمت کے ساتھہ دوسرونکو
اونکے عیبون کے خوفناک نتایج آگاہ کرے جو ایسا کرتا ہی وہ عیب جو نہین ہے ست اوپدیشک
یعنی نیک ہدایت کرنے والا ہے
جو شخص اپنے تئین بدراہی سے بچاتا ہی اور دوسرونکو نیک راہی کی ہدایت کرتا ہی وہ خدا کا
سچا اور اچہا رسول یا ہادی منجانب اللہ ہی اور جو شخص اپنے عیب نہلین چہپا دوسرونکے عیب ظاہر
کرتا ہی وہ بیشک عیب جو ہی اور دوسرونکو ناحق اپنا دشمن بناتا ہی پس عیب جو کو لازم ہی کہ مندرجہ
ذیل شعر کے مضمون پر غور کرے اور کسیکے عیب کو بطور طعن زبان پر نہ لاوے

شعر

دوستی را ہزار شخص کم است ■ دشمنی را یکے بود بسیار

جسپر خدا کا فضل ہوتا ہی اوسکو اپنے عیب نظر آتے ہین اور غیرونکے عیب اوسکی نظر سے
دور رہتے ہین اور جسپر خدا کا قہر ہوتا ہی اوسکو اورون کے ہنر بصورت عیب دکہلائی
دیتے ہین اور اپنے عیوب کو ہنر قیاس کرتا ہی

حیوانات کی قربانی

جو لوگ دنبہ و بکرے و بہینسے وغیرہ حیوانات بلی یعنی قربانی دینے سی پرمیشور یا کسی دیوی
دیوتا یا کسی پیر و پیغمبر کا خوش ہونا قرار دیتے ہین وہ سب غلط فہم و بے رحم اور لذت کے
چہوڑے ہین کیونکہ اول تو قربانی کے خام گوشت کو خدا یا کوئی پیر و پیغمبر یا دیوی دیوتا کہاتا نظر
ہنا۔ دوم خدا جو جملہ حیوانات ناطق و مطلق کی حقیقی یا یعنی پیدا کنندہ ہی ممکن نہین کہ اونکو آپ

ہی ای گوشت خوار وطب کی رو سے بھی انسان کے لیئے دودہ وگھی وبعض میوجات وغلہ گندم وسبز ترکاریون کے سوائے اور کوئی شے طاقت بخش ولذید غذا نہین ہی کیونکہ اشیاء مذکورہ انسان کی طبعی غذا ہین۔
گوشت خوارون کا مقولہ ہی کہ (مانس بناسب گہانس رسوئی) اس مقولہ مین اونہون نے یہہ غلطی کی ہی کہ بجائے لفظ گہی کے لفظ مانس داخل کردیا ہی یعنی صحیح مقولہ اس طرح پر ہے کہ (گہی بناسب گہاس رسوئی) دیکھیئے گوشت خوارون کی حیلہ سازی کو کہ شیر وپلنگ وگرگ وغیرہ دلیر وزبردست حیوانات کی قربانی یا بلی دینا جسمین جان جوکہون کا کام ہی حرام قرار دیدیا اور نہایت مسکین وکمزور حیوانات مثل بہیڑ بکری کی قربانی کو حلال ٹہرادیا۔

دوہرہ

کبیرا تیری جہونپڑی گل کٹون کے پاس۔ جیسی کرنی ویسی بہرنی توکیون بہیا اوداس
مین گوشت خوارون سی پوچہتا ہون کہ جو لوگ گوشت نہین کہاتے کیا وہ موٹے تازہ نہین ہوتے کیا وہ دلیر وطاقت ور نہین ہوتے کیا وہ تندرست نہین رہتے کیا اونکے اولاد نہین ہوتی پس ضرور اونکو ان سوالون کا جواب اثبات ہی مین دینا پڑیگا۔ دیکہو تمہارا وغیرہ کے چوبون کو جو گہی۔ دودہ۔ غلہ گندم وبعض میوجات وسبز ترکاریون کے سوائے اور کچہہ نہین کہاتے اور گوشت کا کہانا تو درکنار اوسکا نام تک بہی زبان پر نہین لاتے کیسے طاقتور وموٹے تازے ودلیر ہوتے ہین اور اولاد سے بہی محروم نہین رہتے۔ پس گوشت کا کہانا انسان کے لیئے طبعی نہین ہی محض ایک صنعی ظالمانہ عادت ہی۔
ای گوشت خوار ولعنت بہجو ایسی لذت وذائقہ پر کہ جسکی خاطر تمکو تیارا انکہ دل کو جو خانہ خدا یا عرش اللہ ہی گورستان حیوانات بنانا پڑے۔
ای بہائیو جسطرح ماکو اپنے سب بچے پیارے ہوتے ہین اسطرح پرماتما پرمیشور کو بہی اپنے مخلوق انسان وحیوان دونو پیارے ہین اور اگر کوری یعنی بچون کی ماہم سی تب ہی خوش ہوگی جب ہم اوسکے بچون پر رحم کرین اور اونکو خوش رکہین اور پیار دیوین پس پرماتما پرمیشور بہی

ہمسے جب ہی خوش ہوگا جب ہم اوسکے بنائے انسان وحیوان سب پر رحم کرین اور ادنکو خوش
رکھین اور پیار دیوین اور ناحق کسیکو نہ ستاوین -
منوکے دہرم شاستر کے ساتوین ادہیاے کے ۵۲ اشلوک کا یہہ مضمون ہی کہ جو شخص گوشت کہانا
ترک کردیوے اوسکو ستوا اسمیدہ جگ کا پہل پراپت ہوتا ہی اور مسلمانون کی آسمانی کتاب قران
کے شروع مین بہی یہہ لکہا ہی (بسم اللہ الرحمن الرحیم) اسکے معنی ہین کہ خدا بڑا مہربان
اور نہایت رحم کرنے والا ہی پس جو شخص خدا کے بنائے انسان وحیوان پر رحم کرتا ہی وہ
خدا کی ارادہ کو پورا کرتا ہے - اور اوسکے برعکس عمل کرنے والے پر بڑی مار ہی
جو لوگ انسان یا حیوان کو قتل یا ذبح کرتے ہین اونکو لازم ہی اشعار مندرجہ ذیل کے مضمون
پر غور کرین اور آئیندہ کسی جاندار کو ناحق نہ ستاوین -

ابیات

ندیدہ کہ چہ سختی رسد بجان کسے	کہ از دہانش بدر میکنند دندانے
قیاس کن کہ چہ حالش بود دران ساعت	کہ از وجود عزیزش بدر کنند جانے

ترجمہ - ای بہائی تو نہین دیکہتا کہ اوس شخص کو کیسی تکلیف ہوتی ہی جسکے مونہہ سے ایک
جاڑہ نکلتے ہین اور نیز قیاس کرکہ اوس شخص کی تکلیف کا تو کیا ٹہکانا ہے جسکے جسم سے
جان نکالین -

بابا نانک صاحب کا بچن،

دردمند درویش بیدرد قصائی	گل وچ چہری چلائی سجے درد نہ آئی
کیا بکری کیا بہیڑ کیا اپنا جایا	سب کا لہو ایک ہی سجے کن فرمایا
نانک لکہہ پرچے بہئے سب گہٹ بیچ پیارا	سب جان جیو ایک ہی گہٹ مانہہ نیارا

جو لوگ یہہ کہتے ہین کہ بڑے بہلے سب کام پرمیشور ہی کی مرضی سے ہوتے ہین وہ بڑی
بہاری غلطی مین پڑے ہوئے ہین کیونکہ پرماتما پرمیشور اپنے رسول یا منتری عقل کے ذریعہ
[illegible] کام کے شروع کرنے سے پہلے ہی ہمکو اوسکے نیک و بد نتایج سے آگاہ کردیتے ہین اسکا
ثبوت یہہ ہی کہ جب ہم کسی برے کام کے کرنیکا ارادہ کرتے ہین اوسیوقت عقل [illegible] رسول الٰہی

جو ہمارے دماغ مین باس کرتی ہی ہمکو اوس برے کام کے کرنے سی روکتی ہی اور منع کرتی
ہی کہ ہمکو اس کام کے کرنے سی اس لوک مین ذلت وقید و بدنامی وغیرہ اوٹہانی پریگی اور
پرلوک مین نرک کا دکہہ بہوگنا پریگا لیکن ہم لوگ وشئے بہوگون کے لالچ مین اگر اوسکی ہدایت
کو نہین سنتے اور اوس برے کام کو کربیٹہتے ہین اسیواسطے ہم لوگ اوس برے کام کے
عیوض مین پرماتما پرمیشور کی حضوری سی اس دنیا مین ذلت و بدنامی وقید وغیرہ کی سزا
پاتے ہین اور عاقبت مین دوزخ کا عذاب سہنا پڑتا ہی پس ہمکو کوئی کام پرمیشور کے
منتری عقل کی ہدایت کے برخلاف کرنا نہ چاہیے۔

خیرات
دوہرہ

آہرن کی چوری کرین اور کرین سوئی کا دان۔ کوٹہے چڑہہ کے دیکہیے کتنی دور بوان

اس دوہرہ کا اصلی مطلب یہہ ہی کہ اکثر اشخاص ہزارون لاکہون روپیہ چوری وٹہگی وجعلسازی
ورشوت وغیرہ اودہرم سے پیدا کرکے اوسمین سے سو پچاس روپیہ پرمیشور کے نمت رشوت
وغیرہ پاپون کی سزا سے بچنے اور سورگ دہام یعنی سکہہ حاصل کرنیکے لیئے خیرات کردیتے
ہین افسوس صد افسوس کہ یہہ لوگ پرماتما پرمیشور کو بہی مثل اپنی جہتی کا بہوکہا اور رشوت
خوار و چورون کا ساتہی تصور کرتے ہین اور یہہ نہین جانتے کہ وہ سرا نیاے کاری یعنی
عادل ہی اور جو عادل ہی ممکن نہین کہ وہ پاپی یا گنہگار سی رشوت یا نذر و نیاز و بہیٹ پوجا
لیکر یا مذہب و قوم کی رعایت یا کسی کی خوشامد و سفارش کے لحاظ سی اوسکو اوسکے عمل کی سزا نہ دے۔
پرمیشور جو دیالو یعنی دیا کرنے والا ہے اوسکے یہہ معنی نہین ہین کہ (گناہ بخشائے
خلعت دہند) یعنی پاپی کو سزا سے معاف رکہکر بجاے نرک یعنی دکہہ کے سورگ یعنی سکہہ اوسکو
عطا کرے اصل مین پرماتما پرمیشور کی دیالوتا یعنی مہر سے یہہ مراد ہی کہ جسطرح ماں باپ
اپنے بچون کو قمار بازی وغیرہ برے کام کرتے دیکہکر اس مراد سی کہ آیندہ وہ ایسے کام نکرین
بہت دہمکاتے اور مار پیٹ کرتے ہین اسیطرح پرماتما پرمیشور بہی پاپیون کو آیندہ پاپ
کرم سے بچانے کی غرض سے اونکو سزا دیتے ہین پس یقین کرو کہ پرمیشور جو پاپی کو سزا

دیتے ہین اپنی دیا لوتا یعنی شفقت فرمائی سی کیون اوسکا ہت کار کرتے ہین -
کوئی شخص ترقی دولت کے لیئے اور کوئی اولاد کے لیئے اور کوئی راج کے لیے اور کوئی
بیماری یا مصیبت دور ہونے کے لیئے خیرات یا پن دان کرتا ہی سو یہہ خیرات نہین ہی بیوپار
ہی کیونکہ جیسے بیوپاری نقدی کے بدلے جنس و جنس کے بدلہ نقدی چاہتا ہے اوسیطرح
مذکورہ بالا خیرات کرنے والے بہی خیرات کے بدلہ دولت و اولاد وغیرہ چاہتے ہین -
میرے نزدیک جو روپیہ پیسہ وغیرہ اپنے علم و ہنر یا ہاتہہ پاؤن کی محنت و مشقت سی دہرم
یعنی سچائی و انصاف کے ساتہہ پیدا کیا جاوے اوسمین سی اگر ہمیں اپنے و ابستگان مثل
بیوی بچون کے کہانے پینے کی ضروری و مناسب اخراجات روزمرہ سی کچہہ بچت یا پس انداز
ہوا اور ایسے روپیہ پیسے وغیرہ سی اندہے لولے لنگڑے وغیرہ محتاجون کی دستگیری بلا
توقع معاوضہ محض لازمہ انسانی سمجہہ کر کیجاوے تو وہ اصل خیرات ہی - توانا و آسودہ حال
بہکہاریون کو خیرات دینا لاحاصل ہی چنانچہ نیتی شاستر مین لکہا ہی -

اشلوک

वृथा वृष्टिःसमुद्रेषु । वृथा तृप्तेषु भोजनम् ॥
वृथा दानं धनाढ्येषु । वृथा दीपं दिवा करे ॥

ترجمہ - سمندر مین بارش کا ہونا - رجے ہوئے کو روٹی کہلانا - دولتمند کو خیرات دینا اور
دن مین چراغ جلانا بیفائدہ ہے - بعض اشخاص ایسے غریب برہمن کو دان دیتے ہین جس سے
اونکا کچہہ کام نکلتا ہے میرے نزدیک یہہ دان نہین ہی ٹہو کا بہاڑا ہے -
اگر ہم اپنے بیوی بچون کا حق تلف کر کے محتاج کو دیوین یہہ خیرات نہین ہی بلکہ ظلم ہی ہمارے
بیوی بچون پر کیونکہ پرماتما پرمیشور نے اول ہمکو اپنی بیوی بچون کی پرورش کا ذمہ وار بنایا ہی
بعد ازآن بصورت کچہہ بچت ہونے کے محتاجون کی دستگیری کرنا بہی ہم پر فرض ہی کیا
یہہ خیرات ہی کہ ایک کی پگڑی اوتار دوسرے کی سر پر رکہہ دینا ہرگز نہین - غرض اس تحریر
سے یہہ ہے کہ جس گرہستی یعنی دنیا دار کی آمدنی اسقدر قلیل ہی کہ جس سے اوسکا اور
اوسکے بیوی بچون ہی کا گذارہ بمشکل ہوتا ہی اگر ایسے دنیا دار کی دروازہ سے کسی ہو کہے

ننگے محتاج بہکہاری بہوجن بستر نہ ملے تو کچہہ گناہ ہنین ہی کیونکہ پرماتما پرمیشور نے محتاج
بہوکے ننگون کو بہوجن بستر یعنی روٹی کپڑا دینا اون شخصون پر فرض قرار دیا ہی جنکی آمدنی
سچائی اور انصاف کے ساتہہ اونکے اور اونکے بیوی بچون کے ضروری ومناسب اخراجات
روز مرہ سے زیادہ ہی بیشک اگر ایسے اشخاص کے دروازہ سے کوئی محتاج بہکہاری محروم جاوے
تو بڑا دوش یعنی گناہ عظیم ہی - ہندوستان مین ایسے مہاجن وغیرہ تہوڑے ہین جو بوسیلہ
تجارت یا کسی اور پیشہ کی ذریعہ دہرم یعنی سچائی اور انصاف کے ساتہہ روپیہ کماکر سیٹہہ یا
ساہوکار کا خطاب حاصل کرتے ہین البتہ ایسے سیٹہہ ساہوکار بہت ہین جنکے پاس لاولد ولاوارث
شخصون کی ہزارون لاکہون روپیہ کی دہروین یعنی امانتین رہ جاتی ہین یا خود ارادتاً
لوگون کی جمع مار لیتے ہین یا آن پڑہہ آسامیون کے نام ایک کی دو اور سیر کا دو سیر لکہہ اونکو لوٹتے
ہین اور ایسے سیٹہہ ساہوکار دن کی خیرات کا یہہ حال ہے کہ محتاج کو جو خیرات کا مستحق ہی
پاؤ بہر آٹا تک ہنین دیتے لیکن گنگا وگیا جی پر جاکر وہان کے پنڈون وپروہتون کو جو بڑے عیاش
و مالدار ہوتے ہین ہر سال ہزارون بلکہ لاکہون روپیہ بطور خیرات دیتے ہین اور وہان بہی
کسی محتاج ننگے بہوکے تیرتہہ باسی برہمن وغیرہ کو ایک روٹی یا لنگوٹی تک ہنین دیتے اسیطرح
یہہ لوگ جب کسی اور موقع پر پن دان کرنا چاہتے تو کسی اپنے لحاظ دار اور دولتمند برہمن
یا پنڈت کو دیتے ہین اور بیچارے غریب محتاج سوکہہ برہمن کو دان دینا تو درکنار اوسکو
پالاگن تک بہی ہنین کرتے اور کوئی بہولا چوکا سیٹہہ ساہوکار کسی غریب محتاج اور سوکہہ
برہمن کو کچہہ دان پن دینا بہی چاہتا ہی تو پنڈت جی اوسیوقت سیٹہہ جیکے کان مین یہہ منتر
پہونک دیتے ہین کہ مہاراج سوکہہ برہمن دان کا ادہکاری یعنی مستحق ہنین ہے کسی
پنڈیا وان برہمن کو دینا چاہیئے یعنی مجکو - پنڈت جی اگر منصف ہوتے اور مہابہارت کی
مندرجہ ذیل بچن پر غور کرتے -

आत्मवत् सर्वभूतेषु यः पश्यतिस पण्डितः

ترجمہ - پنڈت وہی ہی جو اپنے آتما کی برابر سب مین آتما جانتا ہی تو ضرور سیٹہہ جی سے
یہی کہتے کہ بہوکا روٹی کا یا پیاسا جل کا اور ننگا کپڑے کا ادہکاری ہی خواہ وہ سوکہہ ہی خواہ

کے لئے عداوت و دشمنی قایم ہوجاتی ہی اور بعض دفعہ اونمین خانہ جنگی ہی ہو جایا کرتی ہی -
جب کوئی سانگی لڑکا شرم و حیا کو بالاے طاق رکہہ اپنے بزرگون کی رو برو زنانہ لباس پہنے
ہوئے تخت یا ادترا کہاڑے کی بیچ مین کہڑا ہوخوب ادا و انداز کے ساتہہ رنڈیون کی طرح
اونچے سور سے سینہ وغیرہ کی طرف ہاتہون سی اشارہ کرکے لوگون کو چنبولہ سناتا ہی اوسوقت
اکہاڑے کا مہنت و نیز دیگر صاحبان جو سانگ کی مہتمم و منتظم ہوتے ہین اوس لڑکے کو اسطرح
شاباش دیتے ہین (واہ بیٹے کیا کہنا ہے) اسیطرح رنڈیون کے گیتے و سر کئے ہی بسا اوقات
آنکے عمدہ ناچنے و گانے کی داد دیا کرتے ہین - اوسوقت اوس لڑکے کے بزرگ یعنی باپ - تایا چچا
وغیرہ جو سانگ مین موجود ہوتے ہین اپنے لڑکے کے ناچنے گانے کی تعریف سنکر بہت خوش ہوتے ہین
لیکن ایک کبر کرتے ہین کہ اپنے ایسے لایق و فایق لڑکے کے اوپر ایک دو روپیہ بیل یعنی صدقہ کر
رسم کے موافق کسی پشتینی بہکہاری یا نائی وغیرہ کو نہین دیتے -
بڑے شرم کی بات ہی کہ ہولی کے سانگ تماشے کے خرچ کے لئے اکثر دولتمند و غرت دار اشخاص
ادنی او کمینہ آدمیون سے روپیہ پیسہ اسطرح مانگتے پہرا کرتے ہین جسطرح پہیری دینے والہ برائے
نام برہمن ایک دو پیسہ کی خاطر دوکان در دوکان بہجن گاتا اور جی سناتا پہرتا ہی -
سانگی لوگ جو اپنی بہو بیٹیون کے گوٹہ کناری و ٹپہہ وغیرہ کے عمدہ و قیمتی لہنگے و کرتے و اوڑہنے
وغیرہ سانگی لڑکون کو پہنا کر نچاتے و چنبولے وغیرہ گواتے ہین اکثر اونمین سی بے آب و خراب
ہوجاتے ہین بلکہ بعض اوقات مشعل کے پہول گرنے سی کئی جگہہ سے جل بہی جاتے ہین اور
اسی سبب سی جب سانگی صاحب سانگ کی لئے بیوی سے زنانہ کپڑے مانگتے ہین تو وہ دینے سی
انکار کرتی ہے اوسوقت میان غصہ مین آکر دہول جوتی کی بیوی پر خوب بوچہار کرتے
ہین اور انجام کار زنانے کپڑے سانگ مین لے ہی جاتے ہین اور سانگی صاحب بیوی کے
کلیش کے مارے سانگ کی دنون مین گہر روٹی کہانے جانا ہی چہوڑ دیتے ہین اکہاڑے یعنی
سانگ گہر مین بازار سی پوری وغیرہ منگا کر کہا لیتے ہین اور ہولی کے بعد ہی سانگی صاحب کی
بیوی کئی روز تک اوسکے ساتہہ کلیش رکہتی ہے - اور آخر میان کو لاچار ہو کر بیوی سے
یہہ ہی کہنا پڑتا ہی کہ اب تو میری خطا معاف کر آیندہ کبہی تیرے کپڑے سانگ مین نہ لیجاؤنگا اور

تیرا جو تماشا سانگ مین سب آپ ہو لیا ہی یا خراب اوسکے عیوض مین اور بنوا دونگا
ای بہائیو اس بیان سی میرا یہہ منشا نہین ہی کہ ہم لوگ ہولی کے تیوہار کی خوشی نہ مناوین بلکہ
اس سی میری یہہ مراد ہی کہ ہملوگ ہولی کے موقع پر بجائے سانگ و رنڈیون کے ناچ کرانے او
ایسے فحش و بیحیائی کے کام مین سینکڑون روپیا صرف کرنے کے ایک دو روز ڈہولک و سرنگی
وغیرہ ساج پر گانیوالے کسی غریب برہمن سے ایشور ستتی کتہا یا بہجن سنا کرین اور برہمن لوگ
کو بہجن یا کتہا سنانے کے عیوض کچہہ نقد یا غلہ دیدیا کرین اور بجاے مٹی کوڑا اور گارا کیچ ایک
دوسرے پر ڈالنے اور دہول جوتی کہانے کہلانے کے صرف رنگ و برنگ کا گلال ہی ایک
دوسرے پر ڈالدیا کرین تو بہت ہی بہتر و مناسب ہی کیونکہ پرمیشور کے بہجن و کتہا سننے سی ہمارا
کلیان اور غریب برہمن کا اوپکار ہو گا اور ایک دوسرے پر رنگ برنگ کا گلال ڈالنے سی ہولی
کے تیوہار کی خوشی بہی حاصل ہو جایا کریگی۔

نوکری

آج کل ہم لوگ نوکری کو سب سی عمدہ و معزز پیشہ سمجہتے ہین اور اسی غرض سے ہم لوگ اپنے لڑکون
کو سرکاری مدرسون مین پڑہنے بہیجاتے ہین بس اسی خیال و ارادہ نے ہمکو ادرا و معزز و
آزاد پیشون مثل زراعت و تجارت وغیرہ سے روک کر اس درجہ کو پہنچادیا ہی کہ کوئی دن
مین سکتے پر نوکریان آہینگی — ہائے افسوس اگر ہم لوگ آزادی کو اچہا جانتے تو نوکریان کیون
ڈہونڈتے اور کیون کسی کے مجرائی و سلامی بنتے
سچ پوچہو تو نوکری سے غلامی اچہی ہے کیونکہ جب تک کوئی کسیکو جبراً دوسرے کے ہاتہہ بیچ نہ ڈالے
تب تک وہ غلامی اختیار نہین کرتا لیکن نوکری کرنا اپنے ہاتہون غلام بننا ہے — غلام کہانی
پینے کی فکر سے تمام عمر کے لئے سبکدوش ہو جاتا ہی مگر نوکر کیسی ہی عمدہ خدمت کرے پہر بہی
اسکو اپنی نوکری کے قایم رہنے کا بہروسہ نہین ہی کیونکہ نوکر کی جر سارہی تین ہاتہہ اونچے
ہوتی ہے یعنی حاکم و افسر کی زبان پر — جب چاہا جواب دیدیا — اگر ہم لوگ سواے نوکری کے
کوئی اور پیشہ مثل سوداگری وغیرہ کرین تو اوسوقت کوئی ہمکو یہہ نہین کہہ سکتا کہ تم بڑے
نالایق ہو اور کل تم سلام کرنے کیون نہین آئے اسیواسطے دانا لوگون نے کہا ہی ذات ہم بہی

ندہ بیوپار۔ نکھد چاکری۔ بھیکھ ندان) - اسکا مطلب یہہ ہی کہ کہتی کرنا سب سی افضل پیشہ
ہے اور نوکری کرنا سب سی ناقص اور بیوپار اوسط درجہ کا پیشہ ہی اور بھیکھ مانگنا مہا نوکھہ
کا کام ہی۔

نشون کی برائی

جس قسم کی نشون نے ہندوستان مین مدت سی رواج پا رکہا ہے یہہ تسے وہ ہین نہ اگر آدمی غور
سے اونکے نقصان کو دیکہیے تو اونکے نیڑے نہ جاوے اکثر ہم لوگ جو بالکل سست و کاہل اور بیہیا
بیعزت ہوگئے ہین کہ مانگنے سے بہی ہمین شرم نہین آتی اور گالیان کہاتے ہوئے غیرت کو دل
مین جگہہ نہین دیتے یہہ سب ان سرد خشک نشون کی خوبیان ہین غرضیکہ یہہ نشے جیتے جی آدمی
کو مٹی بنا دیتے ہین پس بہیکہ مانگنے اور غیرت و شرم اوٹہ جانے کی پہلی سیڑہی یہی ہے جسطرح
مٹی کا سبہاؤ پڑا رہنے کا ہے اوسیطرح نشہ باز لوگ بہی چاہتے رہتے ہین کہ ایک ہی جگہہ پڑے
رہین اور جو کچھہ آپ ہی آپ موہنہ مین آن پڑے اوسکو کہا کر موجین کرین چنانچہ امرت سر مین
بہی ایک ڈیرہ کے بہنگڑ جنگڑ منفقیر بہی روز یہی صدا کرتے ہین (بابا اُٹل تکی پکا ئیان کہل) اگر ان
کو وقت پر نشہ مل گیا تو ان کی برابر کوئی بے پروا نہین اور جو نہ ملا تو یہہ نہایت غریبی و عاجزی
سی ایک ایک آدمی کے آگے نشہ کی خاطر گڑگڑانے لگتے ہین اگر اوسوقت انہین کوئی دس گالیان
دیکر ایک ماشا افیون کا یا ایک گہونٹ شراب یا ایک چسکی چرس وغیرہ کی لگوا دے تو اوسکے
نہایت احسانمند ہوتے ہین اگر کسی بات پر انکو ایک قسم کہلاؤ تو یہہ ہزار کہا جاوین اور جبتک
تمہین اعتبار نہ آئے اوتنے قسمین لیتے جاؤ۔ بے غیرتی و جہوٹہہ کی بنیاد اول نشے بازون ہی
سے قایم ہوئی ہو تو عجب نہین ہے۔ اب تفصیل وار ہر ایک نشہ کا حال سنیئے۔

افیون

جن لوگونکو بی بی چینی بیگم صاحبہ کا عشق ہے وہ اسی کو اپری کو پدمنی یا حور سے کم نہین
سمجھتے ہین کوئی اسکا چیرا ملتا ہے کوئی گہولوا پیتا ہی ان کا معشوق ہے تو یہہ ہی ہمدم و ہمراز ہے
تو پہر ہی اسکے عاشق یعنی افیونی کے دماغ مین اسقدر خشکی آجاتی ہے کہ رات بہر چوکیدار کی
طرح پہرہ دیا کرتا ہے اور بدن کہجلاتا رہتا ہی اور قبض اوسکو جدا ہی رلا رلا دیتی ہے اگر جا بجا

کہ افیونی کو اوسکا عشق چہوٹے سو ہرگز نہین البتہ میٹہا میٹہا کہا باتین خوب بنا لذت مین بہتا
کی [illegible] خولی ہو جاتے ہین جب بات کرتے ہین تو شربت کیسے گہونٹ لئے جاتے ہین اور اونگہہ
اونگہہ کے جو دل مین آتا ہی کوئی سنے یا سنے کہے چلے جاتے ہین - بہانے سران جوانمردون
کو ڈر لگتا ہی ذرا ذرا سے کہڑکے سی چونک پڑتے ہین کوئی کہتا ہی کہ بہائی افیون کے کہانے
سے منی بہت دیر تک تکی رہتی ہے کوئی کہتا ہی کہ یہہ نزلہ کو روکتی ہے اور نزلہ والے کو بہت
فایدہ بخشتی ہی مین کہتا ہون کہ بینائی کو بہت کم کردیتی ہے اور زیادہ استعمال سے آخر کار اندہا
کردیتی ہی اور منی کو پتلا کرکے جلا دیتی ہی جس سے آدمی تہوڑے ہی عرصہ مین گہرست کے
کام کا نہین رہتا ہے افسوس کہ سرد خشک فراج والے نشون مین لوگ افیون کو اشراف
نشہ سمجہتے ہین اس سبب سی جو اشراف ہین وہ اسکا زیادہ شوق رکہتے ہین -

بہنگ

اب بہنگ کی تعریف سنئے کہ جو اسکے پینے والے ہین وہ یہہ بیان کرتے
ہین کہ اسکی برابر بہوکہہ بڑہانے والی اور کوئی چیز نہین ہے پس اس لوک مین تو اس سے بہوکہہ بڑہانے
کا فایدہ سمجہہ رکہا ہی اور پرلوک مین بہنگ کے پینے کا یہہ فایدہ بیان کرتے ہین کہ بہنگ پیکر پرمیشور
کی طرف خوب دہیان لگتا ہی اور یہہ تمثیل سناتے ہین کہ مہادیو جی نے اوسکو اسی سبب سے
پسند کیا تہا اور اسکا نام بہنگ نہین اصل میں کملاپتی ہی چنانچہ اونکا مقولہ ہے

دوہرہ — بہنگ کہین سو باورے بجیا کہین سو کورہ
اسکا نام کملاپتی نین رہین بہرپور

اب اسکے گن ہمسے سنئے کہ زیادہ کہانے کی وجہہ تو یہہ ہے کہ نشہ کی دہن مین کچہہ نہین
سوجہتا اسی سبب سی کہانے پر ایسا گرتے ہین کہ بجانے موہنہ کے ناک مین لقمہ دینے لگتے ہین -
اگر شام کو کہانے بیٹہین تو صبح کردین - دیکہو زیادہ کہانے سے معدہ مین ضعف آجاتا ہی اسلئے کہانا
اچہی طرح ہضم نہین ہوتا اور علاوہ اسکے زیادہ کہانے والے کو لوگ پیٹو کے خطاب سی مخاطب
کرتے ہین -
تجربہ و مشاہدہ سے ثابت ہی کہ منشی اشیاء کے استعمال سے عقل زایل ہوجاتی ہی کہ جسکے

خرابیون کی جڑ ہے اور رنڈی وکباب تو اسکے خاص الخاص ہین +

حقہ

حقہ کی کثرت بہی دل کو جلا خاک کر دیتی ہی۔ آج کل کا تمباکو جو سبہی اور دوائیا ملا کر بنایا جاتا ہے
پہیہ جگر کو اسقدر نقصان پوہنچاتا ہے کہ مرض سل یعنی موہنہ سے خون گرنے کی بیماری ہوجاتی
ہی جس سے آدمی جلد مرجاتا ہے۔
آجکل اسی بیماری کی کثرت کا بڑا بہاری سبب حقہ نوشی ہے۔
مین افسوس کرتا ہون اون لوگون کی سمجہہ پر جو اپنے چالاک وبے جہجک چلنے والے
ٹٹو کو سست قدم اور اڑیل بناتے ہین۔

دنیا کی بیوفائی و ناپایداری

اجورو خصم کو اور خصم جورو کو نشے بہوت اور اولاد کی غرض سے پیار کرتا ہی اور راجہ پرجا کو حصول
زر کے واسطے محبت کرتا ہی جس سے سلطنت قایم رہتی ہے اسیطرح ہر ایک شخص جو دوسرے سے
پیار کرتا ہی یا خدمت کرتا ہی کسی نہ کسی غرض سے بدون کسی غرض کے کوئی کسی کو سلام تک بہی نہیں
کرتا اور دلیل ظاہر ہے کہ نامرد کو کوئی عورت قبول نہیں کرتی اور جانور اوس درخت پر جسپے
پہل ہوتا ہی اور ہرن اوس جنگل مین جسمین گہاس نہین رہتی اور بہنورا اوس پہول پر جسمین رس
یا سوگندہ نہین ہوتی نہین جاتا اسیطرح ہر ایک کو قیاس کرنا چاہئے پس دنیا مین کوئی کسی سے
دوستی نہین کرتا ہی صرف اپنی مطلب براری کرتا ہی غرضیکہ جسکی جس سے کسیطرح کی غرض
نکلتی ہی وہی اوسکو پیار کرتا ہی پس ثابت ہوا کہ دنیا مین کوئی شخص بیغرض نہین ہے سب خود
غرض ہین او جو خود غرض ہے وہ دوستی کے لایق نہین ہے اور علاوہ اسکے کل دنیا فانی یہہ ہی
اس صورت مین بہی دنیا کی کوئی شے قابل دل بستگی نہین ہے ایک پرماتما پرمیشور ہی بیغرض
ولازوال ہے پس وہی دوستی کے لایق ہے

ابیات

امتحان سب کا کرلیا ہمنے	سارے عالم کو [illegible] دیکھا
کوئی اپنا نہ نکلا محرم راز	[illegible] بیوفا دیکھا

ابتدا جس سے کی محبت کی	اچھا اوسکا نہ انتہا دیکھا
نظر آیا نہ کوئی یار عزیز	آنکھہ جسکی طرف اوٹھا دیکھا
الغرض سب کو اس زمانہ مین	ہمنے مطلب کا آشنا دیکھا

ای انسان تو جسم نہین ہے روح یعنی آتما ہے یہہ تیرا جسم ایک دن [illegible] ہوگا اور تو جو آتما ہے ہمیشہ موجود رہیگا تو اس فنا پذیر جسم کی پرورش وغیرہ کے سامان بہم پہونچانے ہی مین عمر برباد نکر کیونکہ جیسے تیرا جسم یہان کا یہان رہ جائیگا ویسے اوسکی پرورش وغیرہ کا سامان بہی یہان ہی رہ جائیگا غرضیکہ یہان سے رخصت ہوتے وقت تیرے ہاتہہ کچہہ نہ آئیگا - اب تو آپ ہی سوچ کہ ایسی سوداگری تیرے لئے بیفائدہ ہے یا نہین -
ای بہائی تو دیکہہ سن کر بہی کیون اندہا بہرا بنتا ہی اب بہی وقت ہی ہوشیار ہو اور محض اس دنیا کا کیڑا مت بن ورنہ پچہتائیگا اور مرتے وقت بصد یاس و حسرت یہہ دوہرہ زبان پر لائیگا -

	دوہرہ

آگے دن پاچہے گئے ہر سے کیو نہ ہیت اب پچہتائے کیا ہوت ہی جب چڑیان چگ گئین کہیت
دولت دنیا کی طبعی عادت ہے کہ پلک کے ہلاتے ایک کی بغل سے نکل دوسرے کے گہر جاتی ہی جسکی بغل مین جا بیٹہتی ہے وہ سمجہتا ہی کہ ہر جگہہ ہلیا تہہ دیگی اور میرے ہمراہ ستی ہوگی مگر یہہ گہڑی یا پل مین اوسکو زہر کہلا یا پہانسی لگا تیر سے جا آنکہ لڑاتی ہی اور اوسکا لباس بیوفائی ہی اور وہ عورت بہی ہی جیساکہ لوگ کہتے ہین کہ عورت کا اعتبار نکرنا چاہئے - چنانچہ اسپر ایک نظیر سناتا ہون -
ایک بادشاہ جنگ کو گیا باورچی خانہ کا داروغہ نے عرض کی کہ ہزار شتر واسطے باورچی خانہ کی باربرداری کے لئے حالانکہ تین ہزار درکار ہین غرض کہ اور چل گئے دوسرے روز بادشاہ کی شکست ہوئی اور ایک سپاہی نے اونکو گرفتار کیا سپاہی نے رحم کرکے کہچڑی پکوانے کا سامان کروا دیا جب بادشاہ نے کہچڑی پکائی تو تہہر او سپاہی نے ایک پیسہ دیا کہ گہی لے آو بادشاہ گہی لینے گیا اتنے مین کتا کہچڑی کی ہانڈی اوٹہا لے گیا اوسوقت بادشاہ ہنسا سپاہی نے اوس حالت کو دیکہہ کے معلوم کیا کہ یہہ کوئی امیر ہی جب اپنے بادشاہ کی روبرو لیگیا فاتح بادشاہ نے

جہان گہر مالکی گہوڑے زری زربفت کے جوڑے ۔ وہی پہر موت کے توڑے تو خوش کر نیند کیون سویا
جہان نال نیہہ تہا تیرا اوتہان کیا خاک مین ڈیرا ۔ نہ پہر وہ کرن گے پہیرا تو خوش کر نیند کیون سویا

آدمی کہتا ہی کہ یہہ گہوڑا میرا ہی یہہ عورت میری ہی یا یہہ مکان و ملک میرا ہی اگر اسکے ہمراہ وہ شے جاتی جسکو وہ اپنی تہا مانتا ہی تو ہم باور کرتے کہ وہ اوسکی ہی پس غلط فہم ہین جو کسی شے کو اپنی قرار دیتے ہین - ہنود کے مثال مین لکہا ہے کہ (ماتا جانے وہ پتا) پس یہہ کہنا کہ فلانا میرا بیٹا ہی غلط ہی۔
آگرہ کے قلعہ کے برجکو جسے قریب تین سو برس کے ہوئے صدہا آدمیون نے دعوی کیا کہ یہہ ہمارا ہی مگر ہمنے کسیکے ہمراہ اوسکو جاتے نہین دیکہا اور ہرچند ہمنے غور کیا کسیکا نشان اوسمین نہ پایا

نظم

مرغے دیدم نشستہ بر بارۂ طوس ۔ در پیش نہادہ کلۂ کیکاوس
باکلہ ہمیگفت کہ افسوس افسوس ۔ کو بانگ طرنہا و کجا نالۂ کوس

شعر

نہو آغاز پر نازان مآل کار کو دیکہے ۔ یہہ پتلا خاک کا کیون آسمان پر سر اوٹہاتا ہے

دلی مین ایک حلوائی بور کے لڈو بیچتا ہی اور باواز بلند کہتا ہے کہ جو کہائیگا وہ بہی پچہتائیگا اور جو نہ کہائیگا وہ بہی پچہتائیگا - وہ حلوائی مسخرہ نہین ہی سچ کہتا ہی کہ دنیا مثل بور کے لڈو کے ہی کہ جو نہین کہاتا ہی اوسکے دلمین حسرت رہتی ہی اور جو کہاتا ہی وہ بور کا ذایقہ پانے سے پچہتاتا ہی یعنی انسان انجام کار دنیا کی ناپایداری و بیوفائی کو دیکہکر افسوس کرتا ہی کہ مین نے ایسی صورت حرام لڈو کے خریدنے یا بہم پہونچانے کے لئے ناحق عمر برباد کی۔ ہوشیار رہو بیچے تمہاری سرای کے بہٹیارے اور تم مسافر صبح ہوئی گٹھری باندہو اور آگے کی راہ لو اور ہوشیار رہنا کہ محسن و اداکو سرائے مین چہوڑ دو اگر دیر لگاؤ گے دن چڑہ جائیگا راہ مین تکلیف پاؤ گے -
دنیا کی نعمتین حلوائی کی دوکان ہی دمڑی کا حلوا لو اور اونگلی چاٹتے چلے جاؤ -
بابا دن تہوڑا سر پر بوجہہ بہاری منزل دور ہے مسافر کے پانون مین حرص کی بیڑیان ہوس کے جانے غفلت کا نشہ لیکن چلنا ضرور ہی۔

شعر

گہڑی کی عمر ہو یا لاکہہ کا سن ۔ [illegible] اس [illegible] سے چلنا ہی اِک دن

ایک دن گردش سے یہہ دورِ سما رہ جائے گا ۔ بن چکا ہے جسقدر ہو کر فنا رہ جائے گا
کچہہ نہین رہنے کا دنیا مین خدا رہ جائے گا ۔ آپ ہی چلدیگا یہہ جیسدم تو کیا رہ جائے گا
سیم و زر لعل و گہر سب کچہہ پڑا رہ جائے گا

چار دن کی بات ہی یہہ مال و جاہ و ملک و تخت ۔ افسر عزت کلاہ و سروری و تاج و بخت
اوہ گذر جائیگا یہہ عیش و ملال و نرم و سخت ۔ جب مکین آخر مکان سے باندہ لیجائیگا رخت
فرش زر ایوان دولت مین بچہا رہ جائے گا

علم معاش کی کہ اپنی زندگی بغیر امداد دوسرے کے آسودگی سے قطع کرے ۔

علم سے دولت و حکومت مل سکتی ہے ۔ اِن دو سے علم نہیں مل سکتا ۔ دولت و حکومت میں بہت طرح سے زوال آجاتا ہے کہ چور و زبردست چھین لیتے ہیں یا بے تمیزی سے ضایع ہو جاتی ہے ۔ لیکن علم تا مرگ ہمراہ رہتا ہے ۔ دولت اگر صندوق میں ہو جیب میں نہو اور حاکم جب اپنی قلمرو سے باہر ہو ۔ ہیچ ہے ۔ مگر علم ہر وقت سینہ میں موجود رہتا ہے اور حضر و سفر دونوں میں کام آتا ہے ۔ دولت و حکومت تقسیم و خرچ سے کم ہو جاتی ہے مگر علم اوروں کو پڑھانے اور دینے سے زیادہ ہوتا ہے ۔ دولت و حکومت بد راہی اور ظلم کی ترغیب دیتی ہے اور علم راہ حق پر لگاتا ہے ۔ علم جتنا نفع غیروں کو پہونچا سکتا ہے ۔ طاقتور و دولتمند پہونچا نہیں سکتا ۔ آدمی بغیر علم کے عمل کر نہیں سکتا نتیجہ بے علم کا عمل ایسا ہے ۔ جیسے گدھے پر کتب خانہ ۔ پس علم کا محتاج ہر متنفس ہے ۔ جب بادشاہوں کی طاقت میں ضعف آتا ہے اُن کے محکوم اُن سے باغی ہو جاتے ہیں ۔ مگر علماء کے شاگرد عالم سے تا مرگ اِس طرح محبت کرتے ہیں جس طرح پروانہ شمع سے ۔ بادشاہ بھی علماء کے محتاج رہتے ہیں اور اُن سے ہدایت چاہتے ہیں ۔ بہر حال علم کو فوقیت ہے ۔ جو گھوڑا خریدتا ہے وہ لگام و رسی ہمراہ پاتا ہے ۔ اِسی طرح جو عالم ہوتا ہے طاقت و دولت و حکومت و دین و دنیا علم کے ہمراہ پاتا ہے ۔ کسی دانا کا قول ہے (علم شے بہ از جہل شے) اِس کی ایک نظیر ہے ۔

ایک دریا کے کنارے دو طالب علم ۔ مذکر ۔ مونث و مخنث کی تکرار کر رہے تھے ۔ وہاں ایک ماہی گیر بھی مچھلیاں پکڑ رہا تھا ۔ ماہی گیر نے اُن کو دو مچھلیاں بطور نذر دیکر پوچھا کہ تم جو تکرار کر رہے ہو اُس کے معنے مجھے بھی سمجھا دو ۔ اُنہوں نے کہا کہ مذکر ۔ مرد ۔ مونث عورت ۔ مخنث ہیجڑے کو کہتے ہیں ۔ اِس کے چند روز بعد ایک بہت خوشرنگ مچھلی اُس ماہی گیر کے ہاتھ آئی ۔ اور وہ مچھلی بادشاہ کی نذر کو لے گیا بادشاہ اُس مچھلی کو دیکھ کر بہت خوش ہوا اور وزیر کو حکم دیا کہ ماہی گیر کو ایک ہزار روپیہ انعام دو ۔ وزیر نے کہا کہ خزانہ واسطے انجام مہمات کے ہے نہ ایسی بازیچہ اطفال کے لئے ۔ اگر اجازت ہو تو اُس سے کوئی حیلہ شرعی بنا کر بطور حجت قانونی پیش کر کے اُس کو دو چار روپیہ

پھر اُسی روز بادشاہ نے کہا کہ راشے وزیر صاحب منظور +
وزیر نے شاہی گیر سے کہا کہ اِس مچھلی کا جوڑا حاضر کر تب تجکو انعام ملے ۔ اُس نے جواب دیا کہ اے امیرالمومنین
یہ نہ نر ہے نہ مادہ بلکہ مخنث ہے جو جوڑے کی طالب نہیں ۔ وزیر صاحب ماہی گیر کا یہ جواب سُنکر شرمندہ ہوئے ۔ اور
ماہی گیر کو دو ہزار روپیہ انعام دیکر رخصت کیا ۔ ظاہر ہے کہ جاہل اور گونگا جانور برابر ہے ۔ پس مانند بکری و مرغی کے
انسان و حیوان کی خوراک ہے ۔ جیسے انسان و حیوان غذا نہ پانے سے بے جان ہو جاتا ہے اور درخت پانی نہ
پانے سے سوکھ جاتا ہے اسی طرح آدمی جاہل رہنے یعنے علم نہ پانے سے مُردہ دل رہتا ہے ۔ جیسے شرابی حالت
نشہ میں اپنی ہستی سے بیخبر ہو جاتا ہے ۔ اسی طرح جاہل بھی اپنی ہستی سے بیخبر رہتا ہے +
دولت مند اور حکومت والے سے خاص وقت میں بضرورت رجوع کرتے ہیں لیکن عالم سے ہر وقت میں تمام
والیین ریاست درکار ہوتی ہے +
دستور عام ہے کہ عالم عالم کی اور جاہل جاہل کی عزت کرتا ہے اور اُس کے کلام کو معتبر سمجھتا ہے ۔ بلکہ جاہل
کو ہر متنفس حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے اور عالم کو عزت کی ۔ حالانکہ عالم کسی کو جاگیر و انعام و تمغہ کچھ نہیں
دیتا ہے +
کمینگی کا خطاب اُنہیں کو ملا ہے جو جاہل اور کمزور و مفلس ہیں علم سے گُناہ کم ہوتے ہیں ۔ کیونکہ وہ حق
و ناحق کو جانتا ہے ۔ اتفاقاً اگر اُس سے کوئی گناہ ہو بھی جاتا ہے ۔ تو فوراً اُس سے توبہ کرتا ہے ۔ پس
معاف ہو جاتا ہے +
یہاں عالم مراد ہے عالم معقولات سے ۔ ایسے عالموں سے مطلب نہیں ہے ، جو دو چار کتاب پڑھ اور کان میں
قلم اڑیس افترا پردازی کرتے پھرتے ہیں ۔ ایسے عالموں سے تو جاہل اچھے ہیں کیونکہ ؎

مسکین خر اگرچہ بے تمیز است + چو بار ہمے برد عزیز است

گاوان و خران بار بردار + بہ ز آدمیان مردم آزار

ایک جاہل کا ایک غلام تھا جب وہ آزاد ہوا ۔ اُس نے علم تحصیل کیا علم سے اُس کے دل میں
ایسی استغنا پیدا ہوئی کہ سلطان وقت اُس کے درشن کو آیا اور اُس نے اُس کی طرف

التفات نہ کی۔ فی الحقیقت جاہل غلامانِ غلام ہے اور عالم بادشاہوں کا بادشاہ ہے +
ایک عالم نے اپنے بیٹے کو سمجھایا کہ تو علم معقول حاصل کر کہ دولت و طاقت بیوفائی کرتی ہے۔ لیکن علم تیرا رفیق و قربی رہیگا اور جو تو تو نگر ہوجائیگا تو یہ تیرا حسن ہوگا۔ اگر تو بادشاہ ہوجائیگا۔ تو یہ تیرا وزیر ہوگا +
ایک حکیم نے کہا ہے کہ جیسے زمین بارش سے سیر ہوتی ہے ویسے عالم کی صحبت سے دل تازہ ہوتا ہے۔
حقیقت یہ ہے کہ آدمی کو آدمیت کی فضیلت بغیر علم کے نہیں اور بغیر علم کے کوئی کام دین و دنیا کا درست نہیں ہوسکتا اور اپنے اور خلق خدا کے نفس کی اصلاح کو فقط علم ہی ہے جسکو علم نہیں وہ حیوان کی برابر ہے غرضیکہ حکیم یا صاحب کمال وہی ہے جو علم معقول رکھتا ہے +
آنکھیں جیسی ہو انسان کے ہیں ویسی ہی حیوان کے۔ مگر وہ آنکھ کہ جس سے جہالت جاتی ہے اور دانائی حاصل ہوتی ہے علم ہے۔ ملتجی ہونا زن۔ زمین۔ زر کے لئے رکاکت ہے۔ لیکن علم کے لئے ظرافت ہے
(علم کی التجا سے چار اشخاص کو نفع ہوتا ہے اوّل سائل کو۔ دوم متعلم کو۔ سوم سامع کو۔ چہارم جسکو علم اور عالم سے محبت ہو۔ عالم کی مصاحبت بھی فائدہ سے خالی نہیں ؎

صحبتِ باجاہلان نسبتِ آہنگراں + گر ندہد نارِ خویش ہم برسد شعلۂ آں۔
صحبتِ باعالماں نسبتِ عطاردان + گر ندہد عطرِ خویش ہم برسد بوئے آں۔

دوہرہ

ہوسنگ کے سنگ گھنا ڈکہ کسنگ کے تھاں + گندھی اور لوہار کی دیکھو بیٹھ دوکان

دنیا میں جس نے فضیلت پائی علم و ادب سے کہ لقمان و افلاطون وغیرہ نے کسی قوم سے جہاد نہیں کیا اور نہ بھاٹ و میراسیوں کو جاگیر و انعام دیا تھا۔ ہر قوم کے آدمی اُن کے مدّاح ہیں۔ خوبی رنگ و شکل و عمدگی لباس و زیور و کثرت خاندان و خادم و زیادتی دولت و ملک بغیر علم و عقل سلیم مثل ڈھاک کے پھول بیکار ہے حرص۔ ہوس و تمنا ہر چیز کی معیوب ہے مگر علم کی نہیں کہ حقیقی نور فقط علم ہے اور دل کی تاریکی بغیر علم کے دور ہو نہیں سکتا۔ وہ ظاہر ہے کہ پہچان علم سے ہوتی ہے اور جو نیک و بد کی تمیز کرتا ہے وہ بدی

سے بیچتے ہیں اور نیکی کرتا ہے اور نیک نتیجہ پاتا ہے دیکھو ہند کے کاریگروں سے یورپ کے کاریگر عمدہ چیز بناتے ہیں اس لئے
زیادہ قیمت پاتے ہیں اور زیادہ عزت سے بھی رہتے ہیں فقط علم کے سبب سے ❖
ابتدا میں برہمنوں کو جو ہر قوم پر فضیلت ہوئی صرف علم کے باعث سے کہ حکومت والوں اور دولت والوں نے
بھی اُن کو سر جھکایا تھا اور بہت ہیں انگریزوں کو جو فضیلت ہے وہ بھی علم سے ہے ❖
طفولیت کی عادت تا مرگ نہیں جاتی - پس تعلیم و تربیت کا وقت وہی ہے - صرف و نحو لغت و نظم و نثر میں
جو لیاقت رکھتے ہیں وہ ہر علم سے کچھ واقف ہو سکتا ہے آدمی کو سپہ گری و انتظام خانہ داری وغیرہ ہر کام کی
ضرورت وقت بوقت پڑتی ہی پس جس علم سے ناواقف رہتا ہے وقت پر عاجز ہوتا ہے چنانچہ
۱) جو حساب نہیں جانتا وہ جمع خرچ و واصل باقی سے بے تمیز رہتا ہے اور اندازہ سے کوئی کام نہیں کر سکتا اور
ساہیوں کے ہاتھ میں لٹتا ہے ❖
۲) انشا یعنی خط پتر لکھنا جو نہیں جانتا وہ خفیہ نگاری کو اپنے متعلقان سے بوقت ضروری عاجز رہتا ❖
۳) امر و نہی یعنی فقہ و دھرم شاستر جو نہیں جانتا وہ بد فعلی کرتا ہے ❖
۴) طب جو نہیں جانتا وہ بد پرہیز ہوتا ہے اور عمر طبعی سے پہلے مرتا ہے اور عمر طبعی سو برس سے مراد ہے ❖
۵) تفنگ رانی - شناوری - سواری اسپ و طعام پزی وغیرہ بہت سے ایسے علم ہیں کہ جنکے بغیر اطلاق انسانیت نہیں
ہو سکتا ❖
۶) ادب جو نہیں سیکھتا ہو وہ ہر متنفس کی نظر میں حقیر رہتا ہے ❖
۷) ساحری - شعبدہ بازی - طلسمات یہ سب فروعات علم طبعی کے ہیں جس شہر یا دیس میں اس کا عالم نہیں ہوتا وہاں
احمقوں کو بدمعاش ٹھگتے ہیں پس عمل اونکا نہ چاہئے مگر علم چاہئے ❖
۸) ہیئت یعنی قطر و بعد و گردش اجرام فلکی اس کا علم و عمل اور غیروں کو تعلیم چاہئے کہ قدرت حق نمایان ہوتی ہے
۹) ملک کا بندوبست - عدالت گستری - جنگ کی ترکیب جنکا تعلق سلطنت سے ہے اور اُن کو یہ علم نہ ہو (الخ)
سلطنت خراب ہو ❖
حکما کہتے ہیں کہ افسوس ہے اُس شخص کے حال و خیال پر جو متلاشی علم کا نہیں ہے یا کچھ واقف ہو کر معنی و مدعا کو نہیں

سمجھتا اگر سمجھتا ہے اُس کے مطابق عمل نہیں کرتا اور دوسروں کو عالم نہیں بناتا اور اپنے علم کو مکمل سمجھ کر زیادہ نہیں کرتا +
اے عزیزو! علم کی حد نہیں پس آدمی کو چاہیئے کہ تا دم والپسین طالب علم رہے اور اپنے علم پر نازاں نہو +
جب تک ہندیوں کو یہ خیال رہیگا کہ علم علت و اسباب نوکری ہے تب تک یہ جاہل رہینگے جب کوئی اِن کا گورو ان
کے دلمیں یہ یقین کرا دیگا کہ علم سبب انسانیت ہے تب مرد و عورت امیر و غریب ہر ایک علم کا خواہاں ہوگا اور جب اِن
کو علم ہوگا کسی کے دست نگر نہ رہیں گے +

عقل کی فضیلت

علم کے معنی ہیں جاننا اور قوت سے انسان و حیوان ماہیت کسی شے کی جانتا ہے وہ عقل ہے پس عقل کو علم پر شرف ہے کہ
جس کو عقل نہو علم نہو اگر ہو ناکارہ ہو عقل ممکن اور ناممکن کو بتاتی ہے عقل جوہر ہے قدرتی یا خلقی اور علم عرض ہے صنعی یا
فطرتی۔ بہت بے علموں نے بہت سے کارنمایاں کیئے ہیں جیسے حکماء چین و دانایان فرنگ وغیرہ نے علّت اُن کے
فعل کی عقل ہے اور جتنے علم و ہنر وضع ہوئے ہو سب عقل سے آدمی کو فضیلت عقل سے ہی۔ دیکھو بے عقل حساب کے
عالم نے اوسط کے حساب سے دریا کو پایاب قرار دے اپنی گاڑی کو دریا میں ڈالا اور کُنبہ کو غرق کیا حساب میں سہو
نہ تھی مگر اوسط کا حساب عبور دریا کو نہیں ہے +

عقل کے کم یا زیادہ ہونیکے اسباب

غم کی زیادتی۔ جہالت میں گذران۔ شہوت و غضب سے مغلوبی۔ ناقص صحبت۔ اور غور و فکر میں سستی کرنے
سے عقل کم ہوتی ہے اور بضد واقع ہونے سے زیادہ +

نصیحت

جیسے تنو نیکی کو ایک بدی چھپا دیتی ہے ویسے تنو عیب کو ایک راستی ہٹا دیتی ہے جیسے تنو راحت کو ایک رنج کھو دیتا
ہے ویسے تنو مصیبت ایک صبر مٹا دیتا ہے جیسے تنو آفت کو ایک جہالت پیدا کرتی ہے ویسے تنو جہالت کو ایک علم
دفع کرتا ہے جیسے تنو ذلت کو ایک لالچ موجود کرتا ہے۔ ویسے تنو خواہش کو ایک عشق معدوم کرتا ہے +

خوف

[illegible] سے دریافت کیا کہ تو کس سے ڈرتا ہے اُس نے جواب دیا کہ [illegible]

88|11|

98